

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_228479

UNIVERSAL
LIBRARY

دہلی

بارہویں صدی ہجری میں

علاء
مطبوعہ

ساج پرہیز خان آباد دکن

— (جملہ حقوق محفوظ ہیں) —

ہمع دلی

— از —

نواب القدر گاہ علی خان سالار جنگ اندور

— (مقدمہ) —

— از —

حکیم مظفر حسین

تصاویر

(۱) - نواب میر یوسف علی خاں بہادر سالار جنگ

(۲) - نواب نور محمد علی خاں -

(۳) - نواب فیہ القدر و رگاہ قلیخان سالار جنگ خاندوران -

(۴) - منظر مقبرہ سالار جنگی -

(۵) - مرقد نواب فیہ القدر و رگاہ قلیخان سالار جنگ خاندوران -

(۶) - منظر - باغ و لکشاں -

(۷) - دروازہ جلوخانہ قدیم -

(۸) - نواب یحییٰ الدولہ خان عالم امام قلیخان سالار جنگ -

(۹) - عاشور خانہ خان عالم -

خواب میریو سف عای خان بهادر سالار جنگ دام اقبال

انتخاب

سلاطین حضرت مغفرتاب نظام الملک آصفجاہ اول طاب ثابہ جب
مازم دہلی ہوئے اس وقت خاندوران ذوالقدر نواب درگاہ علی خاں
سالار جنگ و نواب حیدر خاں شیر جنگ آپ کے ہر کا بیٹے۔

یہ تالیف خان دوران نواب ذوالقدر کے ذوق سلیم اور اس عہد کی بہترین یادگار ہے
ان دونوں مذکورہ بالا خاندانوں کے ارکان کو یہ فخر حاصل ہے کہ حضرت مغفرتاب طاب ثابہ کے عہد میں
اس مبارک عہد عثمانی تک ہمیشہ عہدائے جلیلہ و مناصب فیہ پر سرفراز اور نہایت نیک نام
و فاشعاری و جاں نثاری سے متصف ہے۔

نواب مختار الملک سالار جنگ اسی خاندان کے رکن رکن اور دولتی ہے
کے سچے جاں نثاری تھے جن کے گورہ شب چراغ عالیجناب نواب میر یوسف علی خان بہادر
سالار جنگ دام اقبالہ (جو متذکرہ صدر خاندانوں کے فضائل و فوائد کے حقیقی وارث و حلاصہ
دو دمان ہیں) دولت علیہ آصفیہ کی کرسی مدار المہمانی کو زینت بخش چکے ہیں۔
یہ متذکرہ بنائے خاندانی موصوف ہی کے نام نامی معنی نون گوئی کی عزت
حاصل کرتا ہوں۔

احسان فراموشی ہوگی اگر اس موقع پر میں اپنے سراپا غایت مجاہد شاق نواب غیاث جنگ در
دام اقبالہ (خلف خان دوران نواب رکن الدولہ رکن الملک مغفور) کی اس ذوق علمی و غنایت کا
ذکر نہ کروں کہ موصوف ہی کے الطاف کی مانند سے خیر کو خان دوران نواب ذوالقدر کے متعلق مفید
معلومات و عکس نقادیر و غیرہ کا ذخیرہ حاصل کرنے کا موقع ملا۔

حکیم مظہر حسین آبادی

فہرستِ مکتوبین

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۲	سفرِ دہلی	۰	آفتاب
۱۳	خدمتِ داروغہ علی گڑھ کا رہبر پسر فراری	۰	نواب میر یوسف خاں
۱۴	نارِ گردی	۱	مقدمہ
۱۸	خاندورانِ نوابِ الدہلی کی رفاقت و خاداری	۱	دہلی بارہویں صدی ہجری میں
۲۰	حضرتِ مغیرتؒ کا نوابِ الدہلی پر اعتماد	۲	دہلی اور اس کے بانیوں کے نام اور اس عہد کا مختصر خاکہ
۲۰	تالیفِ تذکرہ -	۴	مولف کا تعارف
۲۱	ایک تاریخی انکشاف	۵	نام و خطابات، تخلص اور اصنافِ ادبی و طبع و سلیقہ
۲۱	شہادتِ زندہ دہلی	۶	خاندورانِ نوابِ الدہلی کے آبا و اجداد
۲۱	ترتیبِ تذکرہ		خاندانِ علی خاں
۲۲	انشاء پر دازی	۸	درگاہِ علی خاں اہل
۲۳	حسنِ عقیدت	۹	نوروزِ علی خاں
۲۳	قدمِ شریفِ حضرتِ سولائے کائنات	۱۰	عکسِ نوروزِ علی خاں
۲۳	قدمِ مبارکِ حضرتِ علیؑ	۱۱	خاندانِ علی خاں (۲)
۲۴	مزاراتِ درگاہِ ادلیا	۱۱	عہدِ حضرتِ مغیرتؒ کا طالعِ شہادہ
۲۵	نوابِ ذوالقدر کی پاکِ مشربی	۱۱	خاندورانِ نوابِ الدہلی درگاہِ علی خاں کے آثار
۲۵	عرسِ صلہٴ نزل	۱۱	تاریخ و مقامِ ولادت
۲۶	بارہویں صدی کی خوش حالی اور دولت	۱۱	تعلیم و تربیت
۲۶	خوش حالی کا دوسرا وقتہ -	۱۲	منصب و جاگیر

صفحہ ۲ مضمون

۴۸ و آغا منصب و خطائے سزا فرما

۴۸ رگناتھ راؤ سے مقابلہ مقابلہ
۴۹ عہدہ عزت فرماں نواب انصاف علی خاں

۵۰ خاندوران نواب والہ کا خطا علیٰ انصاف
جلیلہ پسر فرما ہونا

۵۱ اورنگ آباد میں ساری جلوس

۵۲ حسن انتظام

۵۲ عکس مقبرہ سلاہنگی

۵۳ عسزل

۵۳ وفات

۵۳ عکس نزار خاندوران نواب والہ

۵۴ خاندوران کی لطیفہ گوئی و بذلہ سخی

۵۴ تاریخ گوئی

۵۸ شاعری و بزم افزونی

۶۰ کلام فارسی

۶۱ کلام اردو (قصیدہ)

۶۲ شوق عبارات

۶۳ عکس باغ و لکشا و بوم دیو پڑھی سلاہنگ

۶۵ عکس دروازہ جلو خانہ قدیم

۶۵ اولاد واز واج

۶۶ عکس نواب خان عالم قرندہ نواب کا چلیخان

۶۶ عکس عاشور خان خان عالم

نقول اسناد
سند نظام آباد پر دانگی پسند کو تالی

سند دعا ویرہ بندہ دارنگی منازل نول الی حال

۲۶ ادب و تہذیب

۲۶ شاہ سدا شد

۲۶ شاہ غلام محمد و اول پورہ

۲۹ روسا و نواب ذوالقدر کے ہم بزم اجا

۲۹ اعظم خاں

۲۹ نواب ذوالقدر کی راست گوئی

۲۹ مرزا سنو

۳۰ لطیف خاں

۳۰ اس عہد کی وضع داری

۳۲ یازدہم میرن

۳۳ شاعر عرب

۳۳ کل پورہ

۳۴ ناگل کامیلہ

۳۴ رینی ہماست خاں

۳۴ شعرائے معاصرین مرثیہ گو و ارباب طبع و غیرہ

۳۸ نواب ذوالقدر کی موسیقی دانی

۳۹ دکن کو مراجعت

۴۱ عہدہ نواب ام الدلولہ ناصر جنگ شہید

۴۲ انصاف بخش اور ہاتھیوں کی بہادری کا نشانہ

۴۳ خاندوران کے ہاتھی کی بہادری

۴۳ خدمت کو تالی پسر فرمازی

۴۶ عہدہ نواب امیر الممالک صلابت جنگ

۴۸ خان دوران کی داروغگی نیاخانہ پسر فرمازی

خان دوران نواب ذوالقدر کا صوت داری اورنگ آباد

آفتاب از تذکره

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۲۱	ذکر در پیش صلوات خوانی	۱	ذکر تدم شریف
۲۲	میر سید محمد	۲	قدمگاه حضرت علی علیه السلام
۲۳	مجنون ناک شاهی	۳	درگاه قطب الاقطاب
۲۴	شاه کمال	۵	مرقد سلطان حسین الدین زوی
۲۵	شاه غلام محمد	۵	مرقد سلطان الشیخ معشوق الهی
۲۶	شاه رحمت الله	۷	مزار نصیر الدین پسران دلی
۲۷	اعظم خاں	۸	مزار شاه ترکمان بیابانی
۲۸	مرزانتو	۸	مرقد باقی بالله
۲۹	لطیف خاں	۹	قبر شاه حسن رسول نا
۳۰	کیفیت بنت	۹	قبر شاه بایزید الله عز
۳۱	یازدهم میران	۹	قبر شاه عزیز الله
۳۲	دوازدهم بیچ الاول در سر عز	۱۰	قبر مرزابدیل
۳۳	بزم آرائی خان زمان	۱۱	عرس خلد منزل
۳۴	ذکر کیفیت کسل پوره	۱۲	قبر میر شرف
۳۵	کیفیت ناگل	۱۳	ذکر میر گل پسر میر شرف
۳۶	ذکر رینی بهابیت خاں	۱۴	کیفیت چوک سعد اسم خاں
۳۷	ذکر شعراء	۱۵	چاندنی چوک
۳۸	مرزاجان حیاتاں	۱۶	ذکر حافظ شاه سعد الله
۳۹	معنی یاس خاں	۱۷	شاه غلام محمد اول پوره
۴۰	شیخ علی حسنین	۲۰	شاه محمد امیر
۴۱	سراج الدین خاں آرزو	۲۱	شاه پانصد منی

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۸	غلام محمد	۴۵	میر محمد نسل ثابت
۵۹	رحیم حسین دتائین	۴۶	ابراہیم علی خاں راقم
۵۹	قاسم علی	۴۷	میر حسن الدین مفتون
۶۰	معین الدین قوال	۴۸	مرزا عبدالحق دارستہ
۶۰	برہانی قوال	۴۸	گرامی
۶۱	برہانی امیر خانی	۴۹	مرزا ابو الحسن آگاہ
۶۱	رحیم خاں جہانی	۵۰	ذکر مرثیہ خواناں
۶۱	شجاعت خاں کلاوت	۵۰	پیر لطف علی
۶۱	ابراہیم خاں کلاوت	۵۱	مکیں حسن بن نگین
۶۱	سواد خاں	۵۱	میر عبد اللہ
۶۲	بوئے خاں	۵۲	شیخ سلطان
۶۲	گھانسی رام کھاڑجی	۵۳	میر ابو تراب
۶۲	حیدر خاں ڈھولک نواز	۵۳	مرزا ابراہیم
۶۳	تہسنا	۵۳	میر درویش حسین
۶۳	شہباز وحدے نواز	۵۴	حبانی حجام
۶۳	شاہ درویش سہوچ نواز	۵۴	محمد نسیم
۶۳	نابت اشکم نواز	۵۵	ذکر ارباطرب
۶۴	تقی بھگت باز	۵۵	نعت خان جین نواز
۶۵	شاہ دینال سرخی	۵۶	برادر نعت خاں
۶۶	خواصی دانوٹھا	۵۷	ساج خاں قوال
۶۶	یاری نعت ال	۵۷	جانی ، غلام رسول
۶۷	معتوقہ ابو الحسن خاں	۵۸	باقر ظہورچی
۶۸	جٹ قوال	۵۸	حسن خاں ربانی
۶۹	رحیم خاں ، دولت خاں ، گیان خاں ، بھدو	۵۸	

مفہوم غلط

۵۲	۴	فردل
۵۳	۱۰	خوابت کہ
فہرست متعارف نام		نواب میر یوسف علی شاہ
۲	۳	دگر گناہ راؤ سے مقابلہ
۴	۱۸	ذکر اربا طرب
امتاب	۴	حیدر خاں
۹	۱	اصفہا ثانی
۱۵	۱۵	نواب رکن الدولہ
نقوال نادوت	۸	دول
۲	۵	مکار
۳	۳	بدستخط نواب مخیرتاب
۵	۵	فوج دار فواج
۶	۲	تتے
		بمبادش
		موجود است
		امسوار
		صمصام جنگ مرحوم
		نیم آنہ از سرگراشت
		رشد دواب
		بیار
		بیار
		مسی
حصہ زین		منہا سواری سرکار
۸		
۱۰		فوجدار فواج
۱۵	۹	خلافت ارشد
۱۵	۱۵	اسناد

صحیح

افسرد	
خوابت و	
عکس نواب میر یوسف علی شاہ بہادر شاہ لاچنگ نام	
دگر گناہ راؤ سے مقابلہ و فتحیابی	
ذکر اربا طرب	
حیدر خاں	
آصفیہ ثانی	
نواب مخیرتاب شرف الدولہ	
دول	
مکار	
بدستخط نواب مخیرتاب شرف الدولہ	
فوجدار فواج	
تتے	
بمباد	
موجودات	
امسوار	
صمصام جنگ مرحوم	
نیم آنہ از سرگراشت	
رشد دواب	
بیار	
بیار	
مسی	
منہا سواری سرکار	
فوجدار فواج	
خلافت ارشد	
اسناد	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۶	چک بکائی	۴۰	الہ بندی امرد
۴۶	کالی کنکا	۴۰	رجی امرد
۴۴	زینت و بھی	۴۰	میاں ہنگامہ امرد
۴۸	گلاب	۴۱	سلطانہ امرد
۴۸	رمضانی	۴۳	سرس روپا امرد
۴۸	رحمان بائی	۴۳	نوربائی (طوائف)
۴۹	پنابائی	۴۴	چمنی
۸۰	کمال بائی	۴۵	اورنگیم
۸۰	ادما بائی	۴۵	بنیائے نیل سوار
۸۱	پنا و متو	۴۶	رام جینی

صحتی لطا

صفحہ	غلط	صحیح
۴	تلون	مستون
۸	رائے اجازت	رائے واجازت
۱۰	.	طاہر خط ہو عکس خاندوران نواب ذوالقدر و گاہ قلیچا
۱۰	اضافہ کیا تھا	اضافہ کیا تھا رکھا
۲۰	ہمراہ رکاب	ہمراہ رکاب
۲۵	چنیں ہنگامہ	دچنیں ہنگامہ
۳۲	د اصحاب غنچ دلال میے	د اصحاب غنچ دلال
۴۳	جادی الاوتی	جادی الاول
۴۶	زرہ	زرہ
۴۶	کہ	چو
۴۶	ہوشدار	ہوشدار
۵۱	بروج	بروج
۵۲	الفوزہ نوازی	الفوزہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دہلی

بارہویں صدی ہجری میں

کوئی افسانہ نہیں تیرے فسانہ کی طرح
سب ہی تیار بخین ٹھہیں سیکڑوں دفتر دیکھے

قلمرو ہند میں دہلی ہی ایک ایسا مقام ہے جو فرماں روا یا ان ہند کی
شاہنشاہیوں کا صدر مرکز ہوتی رہی اور وقتاً فوقتاً مختلف زمانوں میں اپنے
بانیوں کے نام کی مناسبت سے اس کے نام بھی مختلف مثلاً ہستنا پور، اندپرست،
دلیپ نگر، تغلق آباد، دہلو، شاہجہاں آباد وغیرہ رکھے گئے۔ ایک شہر

یہ لفظ عہد فیروز شاہ تک زبانِ نو خلاق تھا۔ طوطی ہند امیر خسرو اپنے مدح ”فیروز شاہ“ کو مخاطب
کے فرماتے ہیں:
یا یک اسپم بخش یا ز آخور بغرا بار گیر یا بغراں دہ کہ گردوں شینم و دہلو روم (منظف)

اُجڑنے پر دوسرا شہر اُسی کے متصل آباد ہوا۔ مگر ان ناموں میں سب سے زیادہ قبولیت اور عام شہرت دہلی یا دہلی نام ہی کو حاصل ہوئی جو آج تک زبانِ خاص و عام ہے۔ غرض دہلی کے کوچہ و بازار کی بنیاد تاریخی زمانہ کی آب و گل سے پڑی ہے اُس کے مہندم عمارات، شکستہ مقابر، بلند مینار، عالیشان گنبد اپنے اولوالعزم بانیوں صاحبِ عظمت و جبروت شہنشاہوں کے نشاط انگیز اور عبرت خیز افسانوں کو آج تک یاد دلارہے ہیں۔

آخری دہلی شاہجہاں آباد کی بناء اور اُس کی آبادی کا فخر مغلیہ خاندان کے اقبال مند تاجدار شاہجہاں کو حاصل ہوا۔ دہلی اُس وقت طرفہ شانِ شوکت اور عجیبِ عظمت و حشمت کی آماجگاہ بنی ہوئی تھی۔ کسی شاعر نے خوب نظم کیا ہے:

نگرِ ماشِ گرم و نہ سرِ ماشِ سرد ہمہ جائے شادی و آرام و خور
نہ بینی درِاں شہرِ بیمار کس کیے بوستان از بہشت است بس

لے میر جلی کاشی نے بہترین تاریخ ”شدشاہ جہاں آباد از شاہجہاں آباد“ لکھی اور پانچواں درجہ پیر پلہ سے سرسرا ہوا ۱۲ مظفر
لے شاہجہاں نے شہنشاہی میں جلوس کیا۔ بادشاہ نہایت فیاض اور خیر خواہ رعیت تھا۔ اس کی بنوائی ہوئی عمارات
آج تک روئے زمین کی عمارتوں میں بے مثل بھی جاتی ہیں۔ اس کے عہد میں ملک اس درجہ سرسبز و آباد ہوا کہ کسی عہد
مغلیہ میں نہ ہوا ہوگا گو یا سلطنتِ مغلیہ کی عظمت و شان کا ستارہ اس کے عہد میں اُتھائے عروج کو پہنچ گیا تھا۔ تختِ طاووس
اسی شہرِ یار کی نادر یادگار تھا۔ شہنشاہ میں اس تاجدار کی سلطنت کا خاتمہ اُسی کے پرہیزگار شاہ عالمگیر کے ہاتھوں
ہوا۔ اور آٹھ برس تک قید کی مصیبتیں جھیل کر لے کر اس نے فانی سے عالم جاودانی کی طرف کوچ کیا ۱۳ مظفر

چہ ہندوستانِ طراوتِ سرسبزیت کہ از شرم اورنگ بار و بہشت
 بلندی گرفتہ درویشانِ حسن زہے مصر و خوبی و کنعانِ حسن
 دوسرا شاعر کہتا ہے

کسے از زندگی شاد باشد کہ در شاہجہاں آباد باشد
 مگر ہمارا عہد موضوعِ دہلی بار ہویں صدی ہجری میں ہے جس کو
 عہدِ زوال کہنا بجائے۔

یہ وہ زمانہ ہے کہ سلطنتِ مغلیہ کا آفتاب اقبالِ نصف النہار سے
 گزر چکا ہے۔ اس کا جاہ و جلال اور آنکھ نہ ٹھیرنے والا پُرِ عجب چہرہ لحظہ
 بہ لحظہ زرد ہو رہا ہے۔ ادا بار و اسخطاط کے دل بادل گرد و پیش منڈلا رہے
 ہیں۔ خانہ جنگی اور طوائفِ الملوک کی دبا ہر چہار جانب پھیلی ہوئی ہے۔ خود غرض
 ناعاقبت اندیش وزراء، امراء کی باہمی چشمک اور رشک و حسد نے رہی سہی
 شاہی عظمت و شوکت کو بھی مفلوج بنا دیا ہے۔ کہیں مرہٹے سرکشی و سرکشی
 اور لوٹ مار میں مصروف ہیں تو کسی طرف سکھوں نے شور و فساد مچا رکھا
 ہے اور اُس کی نیمروزہ آن پر ایمان لانے والے بھی زیر لب لا احب الاہلین
 کہہ رہے ہیں۔

ظاہر ہے کہ ایسے طوفانِ خیر اور شورشِ انگیز زمانہ میں دہلی کس درجہ
 مرکزِ آلام و مصائب نہ بنی ہوئی ہوگی اور کیا کچھ اس کی معاشری و تمدنی

حالات میں انقلاب نہ ہو گیا ہوگا۔ بالآخر اس مرقعِ دہلی کو پڑھئے اور موجودہ متمدن و روشن زمانہ کی دہلی کا اس وقت کے حالات و واقعات سے مقابلہ کیجئے انصاف شرط ہے ممکن نہیں کہ آپ بھی میسر کے ہمنوا نہ ہوں اور نہ کہیں۔

دلی کے نہ تھے کوچے اور انصو تھے جو شکل نظر آئی تصویر نظر آئی

یہ مرقع اسی عہدِ گزشتہ کی یادگار ہے۔ مؤلف معاصر ہے۔ چشم دید حالات و واقعات کو بے کم و کاست حوالہ قلم کیا ہے۔ جس کی وجہ سے ہم عصرانہ قیمتی معلوماً اور اس عہد کی طرزِ زندگی پر معنی آفریں روشنی پڑ رہی ہے۔ لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں ناظرینِ کرام سے مؤلف کا تعارف کرایا جائے کہ مرقع ہذا کی اہمیت پر کافی روشنی پڑ سکے۔

مؤلف کا تعارف

نام و خطابت، تخلص اور	نواب ذوالقدر لقب، درگاہِ قلیں خاں نام، سالار جنگ
اوصاف ذاتی۔	مؤمن الدولہ، مؤمن الملک، خانِ دُوراں خطاب، تخلص بہ درگاہ

لے برقی نام میر تخلص۔ بیخت گئی کے سلم الثبوت استاد متوطن اکبر آباد۔ دہلی میں عرصہ تک سکونت پذیر رہے علامہ اللہ
میں لکھنؤ پہنچے وظیفہ سے سرفراز ہوئے انکے والد کا نام تذکرہ نویسوں نے میر عبد اللہ لکھا ہے مگر موصوف نے خود نوشت سوانح حیات
”ذکر میر“ میں میر علی متقی بیان کیا ہے ۱۲۲۵ھ میں انتقال کیا موصوف کی تصنیفات (۱) کلیات جوچھ دیوانوں اور قصائد وثنویات

پر مشتمل (۲) تذکرہ ریختگیانِ موسوم بذکات الشعراء (۳) ذکر میر خود نوشت سوانح حیات یادگار ہیں ۱۲ منظر

عالی خاندان، خوش خلق، سلیم الطبع، مدبر، شجاع، انصاف پسند، شگفتہ مزاج،
سنخندان، بدیہ گو، انشا پر داز، عرض جلد اوصاف حمیدہ و اخلاق پسندیدہ سے
متصف تھے۔ جن کا ہم آئندہ خان دوراں یا نواب ذوالقدر کے
لقب سے ذکر کریں گے۔

وطن و سلسلہ نسب | نواب ذوالقدر کے آبا و اجداد کا وطن نواحی مشہد
مقدس مملکت ایران تھا۔ اور سلسلہ نسب حسب ذیل واسطوں درگاہ قلیخان
ابن خاندان قلیخان بن نوروز قلیخان بن درگاہ قلیخان بن خاندان قلیخان
جو ترکان بور بوراوس خانات سیاخمیہ کے ایک بڑے سردار سے تھی منہی ہوتا ہے۔

لے لکھی نرائن شفیق تذکرہ گل رعنائیں رقمطراز ہے :- ”(درگاہ قلیخان) امیرے مودعہ عیاج، دانش آگاہ
متصف باوصاف حمیدہ و متعلق باخلاق پسندیدہ غنچہ تصویر راہ محفل رنگینش ہوائے شگفتگی در سر و طوطی خوش فیروز از میان
نیرینش متعارف در شکر بلبل ہزار داستان تغنی طلاق ز بانس گل شگفتہ جیس در یوزہ گرچہ رخ خندش۔ چربے ابانی او
دل سنگ را موم می ساخت و بہر دل نزدیک او اجا و اعداء را در دام می اذاخت ضمیر نیرش در بھیرسانی بازار آئینہ
نیکوئی ذات والا صفاتش در بنم افروزی بلا دست شمع می نشست مولتی دل شیر تر از آب می نمود و نہا عش گونے سبقت از
رستم و تان می ربود۔ دیگر ادصابندہ عدیل و نظیر نہ آ۔“ نیز عبدالنواب ولایتی نے بھی اپنے تذکرہ فیاض میں ذکر کیا ہے۔
(درگاہ قلیخان) جن خلی او بونے عطرا طبع باہما میرا نگہ گر خوشی و حجام نشاد و بالا در مھلبا میگردد اند و نظم و نثر استعداد بلند دارد

و از جلال طبعیت شعر و انشاء و اسرعت تمام ابداع می نماید۔ منظر

لے دولہ نام قضا تیرک اور کی زبان میں قادیان رکھی میں منظر لے نواحی مشہد متعدد میں قلیا سادری شجاعت مشہور تھا۔ منظر

خانِ دُورانِ نوابِ القدر کے آبا و اجداد

خاندانِ مُتلی خاں

خانِ دُورانِ نوابِ ذوالقدر کے جدِ اعلیٰ خاندانِ قلیخاں علی مردان خاںؑ کے ہمراہ متعینہ قندھار تھے۔ شاہِ صفیؒ کی تلون مزاجی اور ناقدر دانی کی وجہ سے علی مردان خاں نے جب ترک ملازمت کی قلعہ قندھار اولیائے دولت

۱۔ علی مردان خاں کے والد گنج علیخاں زیک کرد۔ شاہ عباس صفوی اول (قاضی) کی ولایتِ دی میں خدمت آتا ایسی پرستش اور بعد طوس بصلہ خدمات لائقہ مراتب علیائے خانی اور آجندہ بابا کے لقب سے سر بلند ہوئے تیس سال تک قتل کرمان پر حکومت کی بعد فتح قلعہ قندھار ۱۰۲۸ شاہ عباس نے اس قلعہ کی حکومت پر سر فراد کیا۔ گنجعلی نے سکنہ ام میں جھوٹے سے کرکر انتقال کیا۔

۲۔ علیہ مردان خاں لاش شہد مقدس روضہ منورہ رضویہ میں دفن کی۔ شاہ عباس نے جہانگیر خاں کو خطاب خانی حکومت قندھار سے سر فرما اور بآثانی کے لقب سے مقرر کیا۔ شاہ عباس کے انتقال اور شاہ صفیؒ کی ناقدر دانی کے باعث علی مردان خاں متوسل بدو بارشہا بجمانی اور حسن خدائے صلیب مرتب اعلیٰ منصب ملیر لامرانی پر فائز ہوئے۔ لاہور میں آگئے۔

۳۔ اب تک موصوف کی یادگار موجود ہے۔ ۱۰۲۸ میں قائم ہوا۔ لاہور میں دفن ہوئے۔ عالم آرائے عباسی مطبوعہ ایران ۱۳۰۳۔ آثار الامراء ص ۹۵، مطبوعہ مکتبہ سوسائٹی (مظفر) ۵۲ خزانہ عامرہ ص ۲۲ (مظفر) ۵۳ شاہ عباس صفوی کا پوتا نہایت جبارانہ حکومت کی ۱۰۲۸ میں بمقام کاشان انتقال کیا۔ قم میں دفن ہوا۔ تاریخ ایران ص ۱۵۱ (مظفر)

شاہجہانی کے تفویض کر کے بیعت خاندان قلی خان عازم ہند ہوئے اور لاہور پہنچے۔ خاندان قلی خان روز شنبہ ۲ جمادی الثانی ۱۰۳۸ھ مع عرصہ شہادت علی مردان خان اور بارہ نفر رومیوں (جن کو شاہ ایران نے بعد فتح ایران قندھار روانہ کیا تھا) کے ہمراہ دربار شاہجہانی میں حاضر ہوئے۔ خود نے خلعت اور ہزار روپیہ نقد سے سرفرازی پائی۔ رومیوں کو بھی خلعت اور چار ہزار روپے خزانہ شاہی سے مرحمت ہوئے۔ ۷ جمادی الثانی ۱۰۳۸ھ کو جب شاہجہاں نے اختیار پور میں منزل کی اور باغ انبالہ میں حشر منعقد کیا تو خاندان سلیمان ہی کے ذریعہ علی مردان خان کو خلعت خاصہ و پالکی عاج بایراق طلا روانہ کی۔ علی مردان خان جب (روز دوشنبہ ۲۲ جمادی الثانی ۱۰۳۸ھ صوبہ داری کشمیر پر سرفراز ہوئے تو خاندان سلیمان بھی موصوف کے ہمراہ کشمیر میں تاحیات عز و وقار سے بسر کرتے رہے۔

۱۰ خلعت خاصہ۔ اس لباس خاص سے مراد ہے جس کو بادشاہ کسی وقت زیب تن فرمائے۔ حصا: عمل صالح نے اس خلعت خاص میں پوش سمور کا ذکر کیا ہے (منظر)

۱۱ پالکی عاج (سکھیاں) بایراق طلا وہ شاہی پالکی جو ہاتھی دانت اور بکار زر مرصع ہو۔ ایسی پالکی عموماً بغیر زین و کے کوئی استعمال نہیں کر سکتا۔ اس قسم کی خلعت کی سرفرازی انھیں امتیاز پیدا کرتی تھی (منظر)

۱۲ بادشاہ ۱۰۳۸ھ بطور مملکت۔ عمل صالح ۱۹۶۶ھ -

۱۳ گل رعنا ۱۰۳۸ھ قلمی -

درگاہ قلی خاں اول

خاندان تسلیم خاں کے بعد ان کے خلف الصدق درگاہ قلی خاں اول نے علی مردان خاں کی سفارش پر بارگاہ شاہجہانی سے ضلع ٹھٹہ میں جاگیر و منصب سے سرفرازی پائی۔ خود علی مردان خاں نے بطور ضمیمہ اپنے سرکار کی میسر سامانی بھی خان موصوف کے سپرد کی۔ علی مردان خاں کے انتقال ^{۱۱۸۵} کے بعد شہزادہ اورنگ زیب نے خان موصوف کو اپنے منصبداروں میں شریک کر کے افتخار بخشا۔ درگاہ قلی خاں شاہزادہ کے ہمراہ دکن آئے کچھ عرصہ قیام کے بعد ہندوستان کو مراجعت کی اور وہیں انتقال کیا۔

۱۱۸۵ میر سامانی کی خدمت اس وقت گویا مرتبہ وزارت کے حامل بھی جاتی تھی۔ اسی لیے یہ عہدہ دیون خانگی کہلاتا اور قہرسم کا نظم و نسق میر سامان ہی کی رائے سے اجازت پر موقوف ہوتا تھا۔ (منظر)

۱۱۸۶ عالمگیر۔ ممتاز محل کے بطن سے ^{۱۱۸۶} مشہور شب چیشنبہ ۱۱ ذی قعدہ کو پیدا ہوئے۔ باپ اور بھائیوں پر فتح پائی۔ ^{۱۱۸۷} ۱۱ ذی قعدہ کو جلوس کیا۔ دکن کی اسلامی سلطنتیں مفتوح ہوئیں۔ تمام عمر سپاہیانہ میدان داریوں میں گزاری۔ پچاس سال ستائیس یوم سلطنت کر کے نو سال سترہ یوم کی عمر میں ۲۸ ذی قعدہ ^{۱۱۸۸} کو انتقال کیا۔ خلد آباد میں دفن ہوئے خلد مکان لقب پایا۔



نواب نوروز قلی خان جد نواب درگاہ قلی خان سالار جنگ

نوروز قلی خاں

درگاہ قلی خاں کے بیٹے نوروز قلی خاں دار و آوار کی قلعہ داری پر سرفراز
کیے گئے۔ تاحیات اس خدمت پر ممتاز رہے اور یہیں انتقال ہوا۔
(ملاحظہ ہو عکس ۱۔ شبیہ نوروز قلی خاں) یہ دو شعر موصوف ہی کی طبع زاد ہیں
نشاں نیافت کسے از غبار ما و مہنوٰ غبار خاطر خلقیم و خاک بر سر ما
انچہ جہتیم و کم دیدیم و در کار است و نیست
نیز این معنی بجز آدم کہ بسیار است و نیست

خاندان قلی خاں

نوروز قلی خاں کے بیٹے خاندان قلی خاں ثانی منصب و جاگیر
سرفراز ہو کر منصب داران متبعینہ اور نگاہ باد میں شریک ہوئے۔ شاہ عالم خلد منزل
۱۰۰۰ دراصل دھار وار ہے۔ شاہجہانی جلوس کے تیسرے سال ۱۰۰۰ء میں اعظم خاں، رحمت خاں، راجہ جھنگ بدای
کے ہاتھ پرستج ہوا۔ عمل صالح صفحہ ۱۰۰ ج ۱۔

۱۰۰۰ ماخوذ از بیاض خاندانی۔ قلی

۱۰۰۰ ابو نصر قطب الدین محمد معظم شاہ عالم بہادر شاہ غازی۔ بعد وفات عالمگیر ۱۰۰۰ء میں تخت نشین ہوئے۔ بدیع الزماں
اجتبیہ خاں نے غلہ دین پناہ سے تاج جلوس نکالی بھائیوں پرستج پائی۔ مرہٹوں کی بغاوت اور سکھوں کی مکرشی کا
(باقی برصغ)

سنگمیر کی وقائع نگاری اور وہاں کے محالات کی فوجداری پر سرفراز فرمایا
نظام آباد والے کتلے فرد پھر آجٹھ کی تعمیر و آبادی حضرت منفرت آباد
طاب ثرا کے عہد میں خاندان قسلی خاں ہی کے اہتمام سے سرانجام کو پہنچی۔
خان موصوف پہلے رکن ہیں جن کا مستقل تعلق دولت علیہ آصفیہ سے
ہوا۔ خان دوران فواب ذوالقدر درگاہ قلی خاں مولف تذکرہ ہذا آپ
ہی کے خلف الصدق ہیں۔

(بقیہ حاشیہ ص ۹) سد باب کیا۔ نہایت ذی علم اور عالم دوست خصوصاً فقہ حدیث اور علم کلام میں ممتاز زمانہ
علماء سے اکثر مباحثہ و مناظرہ کی صحبتیں رہتی تھیں حضرت علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حقیقت اور خلافت بلا
کے قائل ہوئے۔ بعد تحقیق مذہب امیر انشا عشری اختیار کیا ^{۱۲۳} لا ذکر انتقال ہوا۔ تاریخ بہادر شاہی قلی ص ۱۰ و سیر المتاخرین۔
۱۷ سنگمیر سنگمیر معنی لٹا نیو معنی آب کو کن کی جانب شرق سے جو بہر قی ہو وہ اس مقام پر آب لنگ سے مل جاتی ہے
اسی لیے اس مقام کو سنگمیر کہتے ہیں۔ غربی حد گھاٹ کو کن اور سرکار کلیان اس کے پائیاں ہیں۔ شمالی حد کوہ
سبھا پل جو کو کن سے ملا ہوا ہے۔ ماہور اور صورت برآر بلکہ اس سے کچھ آگے تک پہنچتی ہے۔ قلعہ دھڑ و غیرہ کی
پر واقع ہیں جنوبی حد کندہ تا لیبار پائیاں میں ساحل دریا الائی جانب ملک مرٹھ و کنٹر اور قلعہ خیر ہے اس سرکار
میں نہایت حکم تھکے تھے۔ سوانح و کن قلمی ورق ۲۰۔

۱۸ نظام آباد۔ یہ نام حضرت آصف جاہ طاب ثرا نے ^{۱۲۴} لا کے عہد میں جبکہ اس کی دوبارہ آبادی میں ترقی اور عمارت
میں اضافہ کیا تھا۔ اور بطریق انعام التماخاں دوران ذوالقدر درگاہ قلی خاں کو عطا فرمایا ملاحظہ ہو نقل سند
(بقیہ برص ۱۱)



خاندوران فواب ذوالقدر درگاه قلی خان سالار جنگ
موتمن الدوله موتمن الملک



عہدِ حضرت مغفرتا طلبا ثبہ

خاندانِ نوابِ ذوالقادر گاہِ قلینا سارا جنگ

تاریخ و مقام ولادت | خانِ دورانِ نواب ذوالقدر ۲۹ رجب ۱۲۲۲ھ ہجری
بمقام سنگنیر پیدا ہوئے۔ سنہ ولادت کی تاریخ خود ہی
نظم فرمائی ہے۔

شد سالِ ولادتش ز روئے الہام در گاہِ مستی ز خاندانِ والا
تعلیم و تربیت | فیاضِ قدرت کی طرف سے خانِ دورانِ نواب ذوالقادر
کو ایک خاص جوہرِ قابلیت عطا ہوا تھا موصوف لڑکپن
ہی سے نہایت ذہین اور فکی لطیف واقع ہوئے تھے۔ ابتداً گوا اپنے والد
خاندانِ تسلیم کے زیرِ پرورش رہے مگر موصوف کی حقیقی تعلیم و تربیت حضرت
مغفرتا مآب طاب ثراہ کے زیرِ نگرانی رہی جس کے فیضان سے

(بقیہ حاشیہ منہ) | سند بہر خانِ دورانِ نواب کن الدولہ کن الملک مار الہام دکن ۱۷ رمضان ۱۲۸۰ھ ولادت نواب

ذوالقادر کو عطا ہوئی ہے اس سند میں اس وقت تک محال چار ہزار آٹھ سو چھ روپے ساڑھے آٹھ آنے دکھایا گیا ہے۔ مظفر

لہ اس تاریخ میں ایک مدد کی کمی یعنی سلاطین بآمد ہوتے ہیں۔ مظفر

خان دَورال ہنوز سنِ رشد کو نہ پہنچے تھے کہ اکثر علوم و فنونِ متداولہ میں بہرہ یاب ہو کر ہمعصروں میں ممتاز ہوئے

منصبِ جاگیر | حضرت مغفرت مآب طاب ثراہ نے حقوقِ دیرینہ اور خاندانِ
کی ذاتی قابلیت پر نظر فرما کر چودھویں سال (۱۳۱۳ھ)
آبائی منصبِ جاگیر عطا فرمائی۔ مصاحبت میں رہنے کا شرف بخشا اور بیسویں
سال ہمراہ رکاب رہنے کی عزت سے سرفراز کیا۔

سفرِ دہلی | یہ وہ زمانہ ہے کہ خاندانِ تیموریہ کا آفتابِ اقبال گھٹا گیا
ہند کے آخری شہنشاہ محمد شاہ (رنگیلے) سربراہِ سلطنت

۱۳۱۳ھ خزانہ عامہ ۲۲ لاکھ و ۲۰۰ روپے، ۱۳۱۴ھ خزانہ عامہ ۲۲ لاکھ و ۲۰۰ روپے، ۱۳۱۵ھ خزانہ عامہ ۲۲ لاکھ و ۲۰۰ روپے

۱۳۱۶ھ خزانہ عامہ ۲۲ لاکھ و ۲۰۰ روپے، ۱۳۱۷ھ خزانہ عامہ ۲۲ لاکھ و ۲۰۰ روپے، ۱۳۱۸ھ خزانہ عامہ ۲۲ لاکھ و ۲۰۰ روپے

۱۳۱۹ھ خزانہ عامہ ۲۲ لاکھ و ۲۰۰ روپے، ۱۳۲۰ھ خزانہ عامہ ۲۲ لاکھ و ۲۰۰ روپے، ۱۳۲۱ھ خزانہ عامہ ۲۲ لاکھ و ۲۰۰ روپے

۱۳۲۲ھ خزانہ عامہ ۲۲ لاکھ و ۲۰۰ روپے، ۱۳۲۳ھ خزانہ عامہ ۲۲ لاکھ و ۲۰۰ روپے، ۱۳۲۴ھ خزانہ عامہ ۲۲ لاکھ و ۲۰۰ روپے

۱۳۲۵ھ خزانہ عامہ ۲۲ لاکھ و ۲۰۰ روپے، ۱۳۲۶ھ خزانہ عامہ ۲۲ لاکھ و ۲۰۰ روپے، ۱۳۲۷ھ خزانہ عامہ ۲۲ لاکھ و ۲۰۰ روپے

۱۳۲۸ھ خزانہ عامہ ۲۲ لاکھ و ۲۰۰ روپے، ۱۳۲۹ھ خزانہ عامہ ۲۲ لاکھ و ۲۰۰ روپے، ۱۳۳۰ھ خزانہ عامہ ۲۲ لاکھ و ۲۰۰ روپے

۱۳۳۱ھ خزانہ عامہ ۲۲ لاکھ و ۲۰۰ روپے، ۱۳۳۲ھ خزانہ عامہ ۲۲ لاکھ و ۲۰۰ روپے، ۱۳۳۳ھ خزانہ عامہ ۲۲ لاکھ و ۲۰۰ روپے

۱۳۳۴ھ خزانہ عامہ ۲۲ لاکھ و ۲۰۰ روپے، ۱۳۳۵ھ خزانہ عامہ ۲۲ لاکھ و ۲۰۰ روپے، ۱۳۳۶ھ خزانہ عامہ ۲۲ لاکھ و ۲۰۰ روپے

۱۳۳۷ھ خزانہ عامہ ۲۲ لاکھ و ۲۰۰ روپے، ۱۳۳۸ھ خزانہ عامہ ۲۲ لاکھ و ۲۰۰ روپے، ۱۳۳۹ھ خزانہ عامہ ۲۲ لاکھ و ۲۰۰ روپے

۱۳۴۰ھ خزانہ عامہ ۲۲ لاکھ و ۲۰۰ روپے، ۱۳۴۱ھ خزانہ عامہ ۲۲ لاکھ و ۲۰۰ روپے، ۱۳۴۲ھ خزانہ عامہ ۲۲ لاکھ و ۲۰۰ روپے

دربار گہوارہ عیش و عشرت اور آماجگاہ نشاط و طرب بنا ہوا ہے۔ بادشاہ امور مملکت سے بے بہرہ ہر وقت ہاتھ میں جام اور مشغول بہ دلارام ہیں زمام سلطنت بھی اُن ہی اعیان اور روساء کے ہاتھوں میں جنھوں نے عیاشی اور لہو لعب کو اپنا شعار اور مقصد حیات بنالیا ہے۔

حضرت مغفرت مآب طاب ثراہ عرصہ سے کنارہ کشی اختیار فرما کر دکن میں مستقل فرمانروائی کر رہے ہیں۔ مرہٹوں کی سرکشی روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ ہر طرف تاخت و تاراج میں مصروف ہیں۔ شیرازہ سلطنت درہم برہم ہو رہا ہے۔

آخر کار محمد شاہ نے مرہٹوں کے مقابلے اور ان کی تادیب کے لیے حضرت مغفرت مآب طاب ثراہ ہی کو منتخب فرما کر اولاً کمال دلجوئی اور اشفاق آمیز عنایت ناموں سے سرفراز کیا۔ پھر صوبہ مالوہ و گجرات کو ضمیمہ دکن بنا کر مرہٹوں کا فتنہ فرو کرنے کے لیے دہلی طلب فرمایا۔

خدمت پر سرفرازی | اس سے قبل ذکر ہو چکا ہے کہ حضرت مغفرت مآب نے خانِ دُوراء کی حُسنِ لیاقت کے باعث جاگیر و منصب شرفِ مصاحبت و ہمراہ رکاب رہنے کے اعزاز سے سرفراز فرمایا تھا۔

مردہ کی روانگی کے موقع پر خصوصیت سے عہدہ داروں کی ہرکارہ سے سرفراز
فرما کر خانِ دواراں کو اپنی معیت میں رہنے کے شرف سے ممتاز کیا۔

۱۔ آثار نظامی قلمی مؤلف خسارام درق (۶۳) یہاں اس امر کا اظہار ضروری معلوم ہوتا ہے کہ خدمت ہرکارہ کی اہمیت پر پی بھلا روشنی ڈالی جائے جس سے اس کی داروں کی وقت اور منزلت کا صحیح اندازہ کیا جاسکے۔ واضح ہو کہ موجودہ زمانہ کی طرح اُس وقت ہرکارہ کی خدمت اس قدر معمولی اور بے وقعت نہیں ہوتی تھی۔ اوقات سے پتہ چلتا ہے کہ اُس وقت یہ خدمت ایک خاص رتبہ رکھتی اور ہر کس ناکس کو نہیں دیجاتی تھی ہرکاروں کے تقسیم کے وقت ان کی راست بازی و فاداری اور مستعدی کا خصوصیت سے خیال رکھا جاتا تھا چونکہ حقیقت دوسرے لفظوں میں ان کو سوانح نویسی کی سی ہتم بالشان خدمت انجام دینی ہوتی تھی۔ گویا یہ شاہی سوانح نویس سمجھے جاتے تھے۔ چنانچہ جگ جیون داس (ہرکارہ) اپنی تواریخ منتخب معروف بتاریخ بہادر شاہی میں رقمطراز ہے کہ ”میں ایں سواد در سنہ یکہزار و یکسٹ پنچ ہجری مقدمہ در سلک بندگی بندہ بے درگاہ عالم پناہ انسلک یافتہ بخدمت ہرکارگی کہ عبارت از سوانح نویس است سر بلند گشت۔“ اب صحیح اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ عہد داروں کی ہرکارہ جس پر خاندانِ دواراں ذابہ القدر سرفراز کیے گئے تھے کس درجہ و قیام اور رفیع المنزلت خدمت تھی جس کو کمسن لال نے اپنی تاریخ یادگار میں عہد خدمتگاری سے تعبیر کیا ہے۔ چنانچہ وہ نواب فیروز الملک بہادر کے ترجمہ میں دولت علیہ آصفیہ سے اس خاندان کے توسل اور واقعہ نادری کے تحت حضرت آصفیہ اور محمد شاہ و تالہ دیخان کی نظر بندی کا حال اور اس وقت شیخ حید (شیر جنگ) (یعنی مناصب جلیلہ پر سرفراز رہے اس کو ناظرین آئندہ کسی نئی خطہ فرما) (باقی بر صفحہ ۱۴)

حضرت مغفرت مآب طاب ثراہ آخر ماہ ربیع الاول ۱۱۱۱ھ دہلی پہنچے۔
 ملازمت شاہی سے سرفراز ہو کر بعد اجازت مرہٹوں کی ہم پر روانہ ہوئے
 مہنوز ہم سرنہ ہوئی تھی کہ غلغلہ نادری بلند ہوا۔ حضرت مغفرت مآب طاب ثراہ
 نے مرہٹوں سے مصالحت کر کے دہلی کو مراجعت فرمائی۔

نادر گردی | نادری طوفان جبکہ باد و باران کی طرح قندھار، کابل، لاہور کو تباہ
 و برباد کرتا ہوا دارالخلافہ دہلی سے سو میل کے فاصلہ پر
 آ پہنچا۔ شاہی لشکر نے بھی کرنال پر مقام کیا۔ برہان الملک ۱۱۱۱ھ ذیقعدہ
 کو داخل لشکر اور دربار شاہی میں باریاب ہوئے۔ اس عرصہ میں جاسوسوں
 سے نادری سپاہیوں کے ہاتھوں اپنے بہیر و بنگاہ پر آخت و تاراجی کی خبر ملی۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) اور خانِ دُور از نواب ذوالقدر کی رفاقت و جاں نثاری کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ
 ”دُران قید ایں شیخ حیدر (شیر جنگ) و درگاہ قلی ہر دو خد متکا در رفاقت بودند“ اس فقرہ کو پڑھ کر
 بجز اس کے کہ ہم بریں عقل و دانش بایہ گریست کہیں اور کیا کہہ سکتے ہیں۔ منظر

لے فضل علیاں نے حضرت آصفیہ طاب ثراہ کے درود دہلی کے موقع پر تاریخ ذیل لکھ کر پیش کی اور ہزار روپے
 نقد مع اسب با ساز فقرہ صلہ سے سرفرازی پائی۔ ۵

صد شکر کہ ذاتِ دیں پس نہی آمد رونقِ دو ملک بادشاہی آمد

تاریخ رسیدنش بگو شرم با تفت گفت آیتِ رحمتِ الہی آمد

۵ بقول گرد و معاری لال ۱۱۱۱ھ ذیقعدہ -

بادشاہ سے سرسواری اجازت خواہ ہوئے۔ حضرت مغفرت آب امیرالامراء نے، صحت وقت منع فرمایا۔ مگر برہان الملک، جو شش شجاعت میں ہی دم شاہی لشکر سے نکل کر سپاہ نادری پر حملہ آور ہوئے اور لڑتے ہوئے اس کے ہارول لشکر کا پہنچ کر گھر گئے۔ محمد شاہ نے یہ خبر سن کر امیرالامراء کو مدد کے لیے حکم فرمایا۔ امیرالامراء بھی برہان الملک کے شریک کارزار ہوئے۔ نہایت پامردی سے مقابلہ کیا۔ آخر زخمی ہو کر شکست اُٹھائی۔ برہان الملک اسیر ہوئے۔ نادر شاہ نے برہان الملک کی جاں بخشی۔ امیرالامراء نے واپس ہو کر زخموں کی شدت سے دوسرے روز انتقال کیا۔ حضرت مغفرت آب منصب امیرالامرائی بخشی الملک سے سرفراز ہوئے۔ ۱۶ ذیقعدہ ۱۱۵۵ھ کو حضرت مغفرت آب نے بادشاہ کی جانب سے اولاً پیام صلح دیکر لشکر خاں ونجم الدین خاں کو نادر شاہ کی سخت میں بھیجا۔ پھر خود مع عظیم لشکر خاں نادر شاہ کے دربار میں حاضر ہوئے بشرائط صلح طے ہونے کے بعد اسی روز حضرت مغفرت آب نے شاہی لشکر میں معاودت کی۔ دوسرے روز خود محمد شاہ بتقریب ملاقات مع مخصوص اراکین سلطنت نادر شاہ کی فروگاہ پر تشریف فرما ہوئے۔ نادر شاہ نے شاہانہ مراسم مہانداری

۱۱۵۵ ہجری قمریہ و تاریخ غفرۃ و تاریخ راحت افزا۔ تلمی تحفۃ الشعراء قلمی ۱۲

۱۱۵۵ ہجری قمریہ و تاریخ غفرۃ و تاریخ راحت افزا۔ تلمی تحفۃ الشعراء قلمی ۱۲

۱۱۵۵ ہجری قمریہ و تاریخ غفرۃ و تاریخ راحت افزا۔ تلمی تحفۃ الشعراء قلمی ۱۲

ادا کیے بعد سہ پہر محمد شاہ نے اپنے قیام گاہ کو مراجعت فرمائی۔

بعض مورخین کا بیان ہے کہ برہان الملک کو منصب امیرالامرائی کی آرزو تھی اور ان ہی کی کوشش سے نادر شاہ مصاحبت پر آمادہ ہوا تھا مگر جب برہان الملک کو منصب امیرالامرائی سے مایوسی ہوئی۔ انھوں نے نادر شاہ کو بہت کچھ مال و دولت کی طمع اور قلعہ معنے چلنے کی ترغیب و تحریص کی۔ نادر شاہ نے دوبارہ بعض امور کے تصفیہ کے جیلہ سے (۲۴ ذیقعدہ ۱۱۵۱ھ) اولاً حضرت مغفرت مآب پھر (۲۶ ذیقعدہ ۱۱۵۱ھ) کو محمد شاہ اور فیروز جنگ کو بلا کر نظر بند کر لیا۔ غرض اس وقت حضرت مغفرت مآب کی رفاقت میں بجز خان نے وراں نواب ذوالقادر اور نواب حیدر خاں شیر جنگ کوئی رفیق و جاں نثار موجود نہ تھا۔

(بقیہ جانی صفحہ گذشتہ) کے آثار عیاں تھے۔ سن ۱۱۵۱ھ کو بیچکر سلطنت ایران کو تباہی سے بچایا تمام مقبوضات افغانستان روسیوں، رومیوں سے واپس لیے سلطان سیر صفوی اور شاہ عباس ثالث کو معزول کر کے (۱۱۵۱ھ) خود تخت تاج کا، لک ہوا۔ قندھار فتح کیا پھر کابل پر قبضہ کیا ۱۱۵۱ھ میں ہندوستان پر تاخت کی فتیاب ہوا۔ دریائے سندھ کی مغرب طرف کا تمام ملک قلمرو ایران میں شامل ہوا۔ ہندوستان سے واپس کے بعد شہد کو دار السلطنت بنایا خوارزم، بخارا اور افغانستان کو مغلوب کیا۔ اس کی خوریزی کے باعث رعیت نارضامی تھی۔ آخر غلی قلی خاں حاکم ہرات (جناد رکاب بھتیجا تھا) نے بعض امراء کے اتفاق سے سلسلہ ہجری میں قتل کر دیا۔ اس کے عہد میں حدود سلطنت ایران دریائے سندھ سے کوہ قاف تک وسیع ہو گئے تھے۔ (جہاں کٹناے نادری)

۱۱۵۱ھ اصلی نام شمس الدین محمد حیدر ہے۔ بن محمد تقی بن محمد باقر بن شیخ محمد علی بن شیخ اویس۔ سلسلہ نسب سچیندہ واسطہ (باقی بر صفحہ ۱۱۸)

رفاقت و وفاداری | خانِ دوراں کی جیتی رفاقت و وفاداری اس سے زیادہ

(بقیہ ماضیہ صفحہ ۱۷) حضرت خواجہ ادیس قرنی تک نہی ہوتا ہے۔ جد اعلیٰ شیخ ادیس اولاً خدمتِ قبولیت اوقات

مدینہ منورہ پر سرفراز تھے بالآخر مدینہ منورہ سے اپنے بیٹے (شیخ محمد علی) کے ہمراہ حجاز آئے وہاں سے عازم کوکن (کجنڑی کن کنائے دیہات شور واقع ہے) ہوئے۔ کوکن سے محمد علی عادل شاہ میں بیجا پور پہنچے علی عادل شاہ نہایت اعزاز و احترام سے پیش آیا اور اقامت بیجا پور پر مقرر ہوا۔ آپ نے منظور فرمایا۔ علی عادل شاہ نے آپ کے فرزند شیخ محمد علی کی قابلیت پر نظر فرما کر خدمتِ دبیری سے سرفراز کیا اور ملا احمد نوائے (جو فاضل ریگانہ اور اس وقت مرحوم شہاباد سے مرتبہ دارالہمامی پر سرفراز تھا) کی دختر سے عقد ازدواج قرار دیا۔ اس بخذوہ کے بطن سے شیخ محمد باقر و شیخ محمد علی عالم ظہور میں آئے۔ شیخ محمد باقر سن رشتہ کو پہنچ کر خدمتِ میر سامانی اور شیخ محمد علی عہدہ ستونی الممالکیت سرفراز ہوئے۔ عہد سکندر عادل شاہ میں مصطفیٰ خاں وزیر کی ناموافقت سے عالمگیر کے پاس عرضداشت لکھی۔ عالمگیر نے فرماں سببی صادر کیا بعد حصول ملازمت شاہی شیخ محمد باقر منصب دوہزاری و پانصد سوار اور دیوانی شاہجہاں آباد و کشمیر سے ممتاز اور شیخ حیدر منصب ہزار و پانصدی و سصد سوار و دیوانی فوج شاہنشاہِ عظم شاہِ مغربیہ کیے گئے۔ شیخ محمد باقر نے سبب ناموافقت آپ ہوا شہنشاہ عالمگیر سے بواسطہ اسد خاں تعیناتی کوکن کی درخواست کی۔ عالمگیر نے زراہ عنایت دیوانی ملک کوکن نظام شاہی پر سرفراز کر کے مقرر فرمایا۔ شیخ موصوف نے قیام کمال غزو و فار بصر کی۔ آخر عمر میں خدمت سے مستعفی اور جاگیر مشر و علی سے دست بردار ہو کر انوار آباد میں سکونت اختیار کی۔ عالمگیر نے جاگیر ذات بجال اور تکلیف نوکری سے معاف فرمایا مسئلہ میں انتقال ہوا۔

علم منقول و منقول میں فاضل جید اور عالم متبحر تھے۔ تلخیص الدرام فی علم الکلام و روضۃ الانوار زبدۃ الافکار آپ کے مشہور تصانیف سے ہیں۔ موصوف کے فرزند شیخ محمد تقی عہد عالمگیر میں منصب سصدی اور عہد بہادر شاہ میں منصب پانصدی (۱۱) برصغیر

اس واقعہ سے ظاہر ہوتی ہے جبکہ نادر شاہ کے ورود دہلی کے بعد (دہلی کے بد معاشوں کی ہرزہ سرائی کے باعث) قتل و غارت کا بازار گرم تھا اور

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۷) بڑا سوار اور بہادر فرخ سیر میں داروغہ جزیرہ نجستہ بنیاد سے سرفراز کیے گئے جب حضرت منفعت آبطائباہ فائز دکن ہوئے تو خان موصوف کے داروغے احتشام قلعہ جات دکن پر ممتاز کیا جسٹہ شیخ موصوف نے اس عالم فانی سے کوچ فرمایا۔ شمس الدین محمد حیدر آپ ہی کے خلف المصطفیٰ میں ۱۱۳۳ھ میں وجود میں آئے عالی جنس (۱۱۱۳ھ) تاریخ تولد کسی میں منصبی عالمگیری سے منقحر اور بعد میں رشد و تیز حضرت منفعت آپ کے زمرہ متوسلین میں شامل ہو کر باضافہ صدی منصبی مہدی داروغہ نگلی فلینا سے سرفراز ہوئے بعد رحلت شیخ (محمد تقی) باضافہ صدی منصبی پر ممتاز اور بوقت روانگی حضرت منفعت آپ بسوے دہلی خدمت عرض گئی سے سرفراز ہوئے اور ہنگامہ نادری کے بعد باضافہ دو صدی منصب پانصدی و خطاب میریایاں پر منتخو کیے گئے۔ واقعہ نواب ناصر جنگ، شہید کے بعد باضافہ صدی منصب ششصدی اور بعد فتح ترچاپلی باضافہ دو صدی منصب ششصدی و ہشتصد سوار پر ترقی فرمائی بعد مظفر جنگ میں منصب ہزار و پانصدی و پانصد سوار سے ممتاز ہوئے بعد امیر المملک ملاقات جنگ میں اولاً منصب پنجہزاری چار ہزار سوار و پانچو ہزار و علم و لغار و خطاب فیروز اللہ شیر جنگ ثانیاً باضافہ دو ہزاری منصب ہفت ہزاری و ہفت ہزار سوار و ماہی ہزار اور خطاب فیروز المملک میسر سامانی سے سرفراز کیے گئے پھر دیوانی سکراؤں ذراں بعد صوبجات دکن پر ممتاز ہوئے آخری سبب ضعیفی گوشہ نشینی اختیار کی۔ مگر حضرت آصف جاہ ثانی نے باصرہ تمام نظامت نجستہ بنیاد (اونگ آباد) سے سرفراز فرمایا۔ پانچ سال تک ہنایت عدل و داد و نیک نامی سے خدمت مفوضہ انجام دے کر ۱۱۵۵ھ بعمر ۷۰ سال اس سرائے فانی سے کوچ کیا۔ حدیقۃ العالم

حضرت مغفرت مآب طاب ثراہ نادر شاہ کے پاس بغرض غفو تفصیر حاضر ہوئے
 ہیں۔ اس نازک موقع پر خاندورانِ نواب ذوالقدر نے جو جاں بازی و سرفروشی
 کی ہے اس کے متعلق تمام تذکرہ نویس متفق اللفظ ہیں کہ وہ قوتِ بشری سی باہر تھی
 اعتماد | حضرت مغفرت مآب طاب ثراہ خان دورانِ نواب ذوالقدر
 کو گولڑا کین ہی سے نہایت عزیز رکھتے اور موصوف کی قابلیت و شجاعت
 پر اعتماد و بھروسہ فرماتے تھے۔ مگر گذشتہ واقعات نے خانِ دوران کے اعتبار
 و اعتماد میں اور بھی اضافہ کر دیا تھا۔ چنانچہ حضرت مغفرت مآب طاب ثراہ نے
 یہ دستور کر لیا تھا کہ بزمِ نادری میں خانِ دورانِ نواب ذوالقدر اور حیدر خاں
 شیر خباگ کو ضرور ہمراہ رکاب رکھاتے تھے۔

تایف تذکرہ | تذکرہ نادر خان دورانِ نواب ذوالقدر نے اسی عہد میں تالیف
 کیا جو معاشری تمدنی، تاریخی معلومات اور ادبی فوائد گونا گوں سے مالا مال ہے
 اس کے بغور مطالعہ کے بعد صرف دہلی کے واقعات اور معاصرین کے حالات

۱۔ غلام علی آزاد بلگرامی خزائن عامہ میں رقمطراز ہیں۔ درہنگامِ نادر شاہی (نواب درگاہ قلی خاں)

ہمراہ رکاب بود جانفشانیہا فوق طاقت بشری تقدیم رساند ۱۲۲۱ اسی طرح چھپتی زبانِ شفیق نے اپنے تذکرہ گلِ عنایا

لکھا ہے۔ درہنگامِ نادر شاہی (نواب درگاہ قلی خاں) ملازم رکاب بود جانفشانیہا خارج از مقدور بشری لعل آؤ

قلی ۱۲۲۱ نیز عبد الوہاب لٹ بادی اپنے تذکرہ بینظیر میں لکھتا ہے۔ درہنگامِ نادر شاہی (نواب درگاہ قلی خاں)

ہمراہ رکاب بود طرف جانفشانیہا خارج از مقدور بشری لعل آؤ و ۹۔ ۱۰ حدیقہ العالم ۱۲۱۱ ج ۲۔

ہی پر عبور نہیں ہوتا بلکہ خانِ دوراں کی انشا پر دازی اور اوصاف ذاتی پر بھی کافی روشنی پڑتی ہے۔ نیز ایسے واقعات کا بھی پتہ چلتا ہے جس سے اکثر خاص تاریخی انکشافات | تاریخی صفحات معرا نظر آتے ہیں۔ مثلاً بعد ہنگامہ نادر علی محمد شاہ کا مہنیاں شرعیہ سے تائب ہونا اور اس ضمن میں اربابِ رقص و سرود کو موقوف کرنا ایک ایسا انکشاف ہے کہ اس عہد کی کسی تاریخ میں نظر نہیں آتا ملاحظہ ہو۔ خانِ دوراں اربابِ طرب کے تختِ کمال بانی کے حالات میں خامہ فرسایں:

”دیں ولاکہ از سوانح نادر شاہی مزاج بادشاہ دیں پناہ از
استماع ساز و نوا انحراف ورزیدہ وارباب نغمہ را بیکتلم
موقوف گردیدہ۔“

شبابِ زندہ دلی | ورود دہلی کے وقت خانِ دوراں کی عمر ۲۹ سال تھی۔ گویا
ریحانِ شباب تھا۔ سن کا اقتضا ماحول کا اثر زندانِ مخملوں بے تکلف مجلسوں
کی شرکت اُس وقت گویا زندہ دلی اور مقصدِ حیات سمجھی جاتی تھی۔ اس کے زیر
اثر خانِ دوراں بھی درگا ہوں میں جاتے حالِ قاتل کی مجلسوں راگ و رنگ
کی محفلوں میں شریک ہوتے۔ تفریح گاہوں اور میلوں کی سیر سے محفوظ ہوا
کرتے تھے۔ جیسا کہ تذکرہ ہذا کے ملاحظہ سے ناظرین پر روشن ہوگا۔

ترتیب تذکرہ | اس تذکرہ کی ترتیب نہ ابواب و فصول پر کی گئی ہے نہ اس پر

کوئی مقدمہ تحریر کیا گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خانِ دوران نے یہ تذکرہ تالیف کی نظر سے مرتب نہیں کیا بلکہ بطور یادداشت صرف چشم دید حالات و واقعات کو نہایت سادگی سے قلمبند کیا ہے تاہم جو ترتیب اس تذکرہ کی واقع ہوئی اس سے خانِ دوران کے ذوقِ سلیم اور بعض مخصوص صفات پر روشنی پڑتی ہے۔ نیز اس خصوصیت کے زیرِ اثر موصوف کے زورِ قلم اور روشِ انشاء پر دازی | انشاء پر دازی کا بھی کافی اندازہ کیا جاسکتا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ قلم برداشتہ تحریر میں وہ تمام خوبیاں جو مشرقی لٹریچر میں کلام کی عمدگی کا معیار سمجھی جاتی ہیں۔ مثلاً عبارت کی سادگی اور بے ساختگی حقائق نگاری کے ساتھ استعارات و تشبیہات کا بر محل استعمال، الفاظ کی شستگی ترکیبوں کی جستجی، تلمیحات یا اشعار کا جا بجا چٹخارہ وغیرہ وغیرہ موجود ہوں۔ موصوف کی خاص تحریریں قدر بلند مرتبہ نہوگی۔ علاوہ ازیں ایک اور خصوصیت جو خانِ دوران کی طرزِ انشاء میں خاص طور پر نمایاں ہے وہ تحریر میں روانی اور قدرتِ بیانی ہے۔ کہ ہر ایک واقعہ کو اس پیرایہ میں جو اس کے مناسب حال ہو یعنی متانت کے موقع پر سنجیدگی، ظرافت کے محل پر ویسے ہی معنی خیز برجستہ فقرے اس خوبی سے بیان کرتے ہیں جو حقیقتاً تحریر کی جان ہوتے ہیں۔ ناظر بجائے خود ملاحظہ فرمائیں اور مخطوط ہوں۔ یہاں ہم اب ترتیب تذکرہ کے ضمن میں خانِ دوران کے بعض مخصوص صفات پر روشنی ڈالینگے۔

حسن عقیدت | ترتیب تذکرہ پر نظر کرنے سے خانِ دُوراء کے حسن عقیدت کا اظہار ہو رہا ہے۔ چنانچہ موصوف نے سب سے پہلے ذکرِ قدیم شریف حضرت سرورِ کائنات سے تذکرہ کا آغاز کیا ہے۔

قدیم شریف حضرت سرورِ کائنات | یہ مقام دراصل فیروز شاہ کا باغ تھا۔ شاہزادہ فتح خاں کے انتقال کے بعد بادشاہ نے فرطِ محبت سے شاہزادہ کو یہیں دفن کیا۔ گردِ مدرسہ و مکانات بنوائے مسجد تعمیر کی اور نقشِ پائے مبارک (جو خلیفہ بنو اُ نے تحفہ بھیجا تھا) بطور تعویذ قبر پر سنگِ مرمر کا حوضہ بنوا کر نصب کیا۔ چار دیواری کے متصل ایک کشادہ پختہ حوض بنوایا۔ مجاورین حوضہ کو پانی سے ہر وقت لبریز کرتے اور تبرکاً تقسیم کیا کرتے ہیں۔ زمانہ عرس (ربیع الاول) میں زائرین کا بہت ہجوم ہوتا ہے اور بڑی دھوم دھام رہتی ہے۔ خصوصاً ۱۲۔ ربیع الاول کو دُور و نزدیک سے غریب امیر زیارت کے لیے جمع ہوتے ہیں۔ عہدِ مولف میں عموماً ہجرت اور خصوصاً ماہِ ربیع الاول میں زائرین کی بڑی کثرت رہا کرتی تھی۔ عمائدین شہر کے پاس سے بطریقِ نذر و نیاز کھانے پینے کا سامان اس قدر آتا تھا کہ تمام فقراء و مساکین اسی سے سیر و سیراب ہو جایا کرتے تھے۔

قدیم مبارک حضرت علی | اس کے بعد قدیم مبارک حضرت علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تذکرہ کیا ہے۔

یہ مقام اب شاہِ مرداء اور علی جی کے نام سے مشہور ہے نقشِ بابائے قدس

سنگِ مرمی کے حوضہ میں جایا اور حوضہ کے نیچے سنگِ مرمی کا فرش کر کے اطراف سنگِ مرمی کا مچھر بنایا گیا ہے۔ حوضہ کے کنارہ پر یہ شعر کندہ ہے ۵

برزینے کنشانِ کعبِ پائے تو بود

ساہبا سجدہ صاحبِ نظراں خواہد بود

راسخ الاعتقاد حضرات نے گرد و اطراف میں بہت سی عمارتیں تعمیر کر کے سعادت دارین حاصل کی ہے۔ اکثر عمارات پر تاریخی کتابے نصب ہیں۔ ہزاروں زائرین حاضر ہوتے اور مقاصدِ دلی میں کامیاب ہوتے جاتے ہیں۔ ہر ہسینے کی بیویں اور غرہ محرم سے ۱۲ تاریخ تک خاص مجمع رہتا ہے۔ عہدِ مولف میں عموماً بروزِ شنبہ زائرین اور حاجتمندوں کا بڑا ہجوم ہوتا اور ۱۲ محرم کو (بروزِ زیارت حضرت خامس آلِ عبا) خصوصیت سے اہلِ غرا برسمِ پُرسہ داری گریاں مالاں حاضر ہو کر مراسمِ تعزیت بجالاتے تھے۔ اس روز کوئی متنفس ایسا نہ ہوتا تھا کہ زیارت سے محروم رہے۔

مزارات اور درگاہِ اولیا ازاں بعد مزارات اور درگاہوں کا ذکر مثلاً درگاہِ قطبِ قطاب (خواجہ بختیار کاکی) قاضی حمید الدین ناگوری، سلطان شمس الدین غازی۔ نظام الدین اولیا، امیر خسرو، خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی، شاہِ ترکمان بیا بانی، باقی با شاہِ بایزید شاہِ عزیز اللہ، مرزا بیدل۔ عرسِ خلد منزل و میر مشرف کے اعراس اور خوارق عادات کا ذکر نہایت خوش اسلوبی سے کیا ہے۔

پاک مشربی | متذکرہ بالا اعراس کے تذکرہ میں ذکر عرس غلد منزل پڑھنے سے خانِ دُوراء کی پاک مشربی پر ایک خاص روشنی پڑ رہی ہے اور ظاہر ہو رہا ہے کہ (باوجود زندانہ محفلوں اور بے تکلف جلسوں کی شرکت کے) خانِ دُوراء کا دامن نجاست کے بدنامہ صوبوں سے پاک ہے۔

عرس غلد منزل | یہ عرس ۲۳ء محرم کو حسبِ الحکم ہر پرور باہتمام حیاتِ خاں ناظر منعقد ہوتا۔ ایک مہینہ قبل سے تیاری کی جاتی اور انواع و اقسام کے اسباب و آرائش سے زینت دی جاتی دھیمی بڑھانے کے لیے ہر قسم کی ممکنہ صورتیں اختیار کی جاتی تھیں عرس کیا تھا۔ سچ پوچھئے تو ایک خاص بزمِ زندانہ یا ہر قسم کے فسق و فجور کی آماجگاہ تھی۔ اس کی حقیقتی اور پر لطف تصویر خانِ دُوراء کے قلم مانی رقم سے کھچی ہے۔ ہم صرف اس ذکر میں جو آخری فقرہ موصوف کے زبانِ قلم سے بے اختیار نکل گیا ہے۔ جس سے خانِ دُوراء کی پاک مشربی کا اظہار ہو رہا ہے نقل کرتے ہیں۔ وہ ہوندا۔

چنیں ہنگامہ چشمِ بستنِ عینِ مصلحت و بصرِ نکشودنِ محضِ بصیرت
اعراس کے تذکرہ کے بعد چوکِ سداۓ خاں اور چاندنی چوک کے مرقع دکھائے ہیں۔

چاندنی چوک کا ایک واقعہ جس سے اس عہد کی خوشحالی اور دولتِ مندی پر روشنی پڑ رہی ہے قابلِ ملاحظہ ہے۔

بارہویں صدی کی خوشحالی اور دولت مند واقعہ یہ ہے کہ ایک رئیس زادہ چاندنی چوک کی سیرکاشتات ہوتا ہے۔ بیوہ ماں تہیدستی کے عذر کے بعد اس کے متروکہ پدری سے ایک لاکھ روپیہ دیتی اور کہتی ہے کہ چوک کے نفائس اور نوادگو اس قلیل رقم سے نہیں خرید کیے جاسکتے ہیں مگر اب اسی قلیل رقم کو اپنے ضروری مصارف کے لیے لجاؤ۔ اسی طرح ایک اور واقعہ جو اس عہد کی خوش حالی پر روشنی ڈال رہا ہے قابل ملاحظہ ہے۔ ضمناً خان دوراں کی راست گوئی پر بھی شعاع پڑ رہی ہے۔

خوشحالی کا دوسرا واقعہ | واقعہ یہ ہے کہ بینائے فیل سوار اس عہد کی مشہور طوائفین میں ایک ممتاز طوائف تھی۔ وزیر الممالک اعتماد الدولہ کو اس سے خاص تعلق تھا چنانچہ نواب موصوف نے ایک مرتبہ صرف اسباب تجرع (جام و صراحی) مرصع برسم تحفہ جو اسے دیا تھا وہ ستر ہزار روپیہ قیمت کا تھا۔ چاندنی چوک کے ذکر کے بعد معاصر مشائخین عظام و فقرا کا تذکرہ کیا ہے ان بزرگوں کے حالات پڑھنے کے بعد خان دوراں کے ادب و تہذیب ادب و تہذیب | اور اس عہد کے حسن اخلاق پابندی وضع حسن معاشرت کا موجودہ زمانہ کی ترقی یافتہ دہلی کی دولت مند اور اس اجڑی ہوئی دہلی کی خوشحالی کا توازن فرمائیے اور دیکھئے۔

تفاوتِ رہ از کجاست تا بکجاست

کی کس حد تک مصداق ہے۔ مظفر

مرق پیش نظر ہو جاتا ہے۔

شاہ سعد اللہ | چنانچہ شاہ سعد اللہ (جو ایک نہایت مرد بزرگ اور اس وقت کے ممتاز مشائخین میں شمار ہوتے تھے) کے متعلق لکھتے ہیں:۔

علو جلال و سمو مناقب ایشاں از اندازہ تحریر و ترقیم بیرون است
و شرح کالات و بیان نزہت طلبان از احاطہ گزارش بیرون۔

شاہ غلام محمد داول پورہ | اسی طرح شاہ غلام محمد داول پورہ کی علو منزلت اور شکوہ و حشمت کے متعلق رقمطراز ہیں۔

۱۔ داول تخلص کی ایک ثنوی موسوم بہ ناصری نامہ راقم کی نظر سے گذری جو تین سو چھپن اشعار پر مشتمل ہے اور ایک شب میں تصنیف ہوئی ہے۔ اس تخلص سے اس وقت تک جو مصنف کے حالات کا پتہ چلا ہے۔ اس بناء پر کہا جاسکتا ہے کہ ثنوی شیخ عبد اللطیف المحاطب بہ دوا الملک معروف بہ شاہ داول کی تصنیف ہے شاہ صاحب موصوف اول سلطان محمود بیکہ کے رسائے عظام سے تھے۔ مگر مصلوق الفقہر خزی ترک لباس دنیوی کے بعد منہ فقہ پر رونق افروز ہوئے۔ اس ثنوی میں زنی شوہر کے تعلقات و حقوق شوہر کو مختلف عنوان اور دھچپ پیرایہ سے سمجھایا ہے۔ آفاک کے چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

ناریاں سنو بیو کی بیاں	بیو باج کوئی پیارا نہیں	بن میر کہے نام پے عیاں	بیو باج کوئی پیارا نہیں
عورت خاوند	بیو بیو	بیو جو بیو کا سلطان ہے	بیو باج کوئی پیارا نہیں
جس کو عقل ہو گیان ہیں	بیو سوں وہی احسان ہیں	بیو سوں سچی اختیار ہو	بیو باج کوئی پیارا نہیں
دنیا فنا ہو شمار ہو	بیو تمیہ کو بیزار ہو	نا چیز ہے دنیا فنا	بیو باج کوئی پیارا نہیں
جن میں جہنم کا ہے بنا	قل کی گھڑی اس کی منا		

دور باش شکوہ فقر ایشاں صولت اغنیا بر عرشہ می آرد و کلمات عظمت
یماش دولت مند را در لرزہ می افکند۔

شاہ صاحب موصوف ہی کے حالات میں اس عہد کی پابندی وضع ملاحظہ
فرمائیے کہ بادشاہ وقت (محمد شاہ) اور روسا و علمائین شہر کی جانب سے شاہ صاحب
موصوف سے یومیہ قبول کرنے کا اسرار بجز مالغہ پہنچتا ہے مگر خود داری یہ ہے کہ
”ثبات قدمش باوجود کثرت توابع کہ در دائرہ توکل مستقیم و استقلال
وضعش در ناز و نعم۔“

ان ہی کے اوصاف میں لکھا ہے۔

با وضع و شریف و با اغنیا و غربا یکساں سلوک است از بزرگان زمانہ
اند و در فتوحات و جواہر دی یگانہ۔

(تبیہ حاشیہ صوفی گذشتہ) خاتمہ پر لکھتے ہیں۔

دیکھا دنیا کی دھات میں کتنا فکر ایک ات میں بولیا زناں کی بات میں بیو باج کوئی پیارا نہیں
مقطع ملاحظہ ہو۔

زن تی ہوا جیکوئی دکھا دکھارتی سینا پکیا دو مین یوں داول لکھا بیو باج کوئی پیارا نہیں
اس ثنوی سے لسانیات خصوصاً گجراتی زبان پر بہت کچھ روشنی پڑ سکتی ہے مگر یہاں صرف یہ دکھانا مقصود ہے کہ شاہ غلام محمد
داول پورہ جیسا کہ ان کے نسب نامہ ہر پڑ ہے اسی سلسلہ کی ایک فرد ہیں۔ یہ وہ بزرگ تھے کہ حضرت مغفرت مآب انکی محفل
سماع میں خود حاضر ہو کر تھے مسلمانہ نظامی نے ایک دفعہ کا ذکر کیا جس سے موصوف کی علو منزلت و حضرت تہاکی روشن خیالی و اعلیٰ
دامنی پر روشنی پڑتی ہے۔ مظفر

پھر شاہ محمد امیر و شاہ پاتھنی، درویش صلوٰۃ خوانی، وسید محمد، مجنوں، ناخناہی،
شاہ کمال، شاہ رحمت اللہ وغیرہ کا بلحاظ حفظ مراتب ذکر کرتے ہوئے ہم بزم احباب
روسا وہم بزم احباب | اور سار کا تذکرہ کیا ہے ان حالات کے تحت خاندوران
کی نڈرولی و راست گوئی کی بہت سی مثالیں پیش کیجا سکتی ہیں۔

اعظم خاں | از انجلہ اعظم خاں ولد فدوی خاں برادر زادہ خانبھاں عالمگیری
کی رنگیں مزاجی بزم آرائی، فیاضی، فراخ حوصلگی، فن موسیقی سے یکپسلی وغیرہ وغیرہ کا
راست گوئی | تذکرہ کرتے ہوئے موصوف کی امر دہ پرستی و شاہد بازی کے متعلق
صاف طور پر لکھتے ہیں۔

طبیعتش امارد پسند است و مزاجش بجمت سادہ رویاں در بند۔
پھر اس گروہ کی نادر برداری خاطر و تواضع کے ذکر میں لکھا ہے۔

”غرض ہر جا سبزہ رنگے بنظری آید منسوب بہ اعظم خاں است وہم کجا نو خطے
جلوہ می کند از وابستہائے آن عظیم الشان۔“

مرزا منو | اسی طرح مرزا منو (جو اس عہد کے روسا زادوں میں تھے) کی امر دہ پرستی

کا نقشہ اور ان کی اس فن میں گیانگی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔
”خانہ اش بہشت شداد است و کا شانہ اش آشیانہ مجمع پرزاد ہرنو
خطے

رنگیں کہ بایں محفل ربط ندارد و فرد باطل است و ہر طبع کہ بایں مجمع مربوط نیست
در حلیہ اعتبار عاقل مجلسش دارالعیار شاہراں است و بزمرش محکم امتحان

گلر خاں - نقد قراضہ حسن تا بدار الضرب بزمرش رجوع نکند کمال عیار نیست
چہ شد مثل طلایے دست افشار است و سیم جال تا در کوزه مجبش گذار نیابد
چاندی نیست چہ شد کہ ز زرقہ خالص است -

لطیف خاں | ز اں بعد لطیف خاں (جو اس عہد کے امراء میں تھے اور فنِ سستی
میں یکمے روزگار سمجھے جاتے تھے) کی لطیفہ گوئی 'بذلہ سنجی' بزمِ افسر زری
عیشِ پندی کا ذکر کیا ہے - یہ ذکر کرتے ہوئے ان کی وضع داری پر بھی روشنی ڈالی
اس عہد کی وضع داری | ہے جس سے اس عہد کی وضع داری کا ایک خاص نمونہ
پیش نظر ہو جاتا ہے وہ یہ کہ موصوف کی دولت و بضاعت جب صرف
پا انداز شاہی ہو چکی اور حشمت و اقبال نے جواب دیدیا باوجود اسکے موصوف نے
اس وقت بھی (گو سابق کے مثل ہجوم نہ ہوتا تھا مگر) مخصوص احباب سے
محفلِ عیش و عشرت کو اسی طرح منعقد رکھا - چنانچہ لکھتے ہیں :-

"الحال کہ بضاعتہا صرف پا انداز شاہی گردیدہ اینہم ہجوم نیست
لیکن مردم مخصوص جمع می شدند و یکپاس شب ہمیشہ بہ تعیش می گزرا نید -"
اس کے بعد کیفیتِ بسنت اور مقاماتِ متبرکہ کا ذکر کرتے ہوئے
یازہم میرن کا ذکر کیا ہے - اس ذکر میں خصوصیت سے خانِ دوراں کے

لے میرن تخلص صادق علی خاں نام پسر میر جعفر علی خاں ناظم بنگالہ - شاہزادہ علی گورہ رجب اپنے والد
احمد شاہ سے ناراض ہو کر بغرضِ تسخیر بنگالہ پہنچے تو یہی میرن مع فوج شاہزادہ کے مقابلہ میں فوج کش تھا -
۱۱۱ تصویر آئندہ

قلم کی میبائی و راست گوئی کا اظہار ہو رہا ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) یکایک ایک شب بجلی گری اور مرین کی خرم ہستی کو مع دو خد متکا روک کے فنا کر دیا۔ تحفہ احباب مؤلفہ عبد الکریم صفحہ معصوم کا نمونہ کلام آردو (جو ایک قدیم ریاض میں حقیر کے کتا بخانہ میں موجود ہے) نمونہ ہدیہ ناظرین ہے۔

ہے نور خدا محرم اسرار پو صلوٰات	من بعد وصتی حیدر کرار پو صلوٰات
سب لوح و قلم عرش و کرسی ہوا مداح	سب اولیوں کے قافلہ سالار پو صلوٰات
سلطان شجاع میر عرب شاہ دلاؤ	است کی شفاعت کے کرہار پو صلوٰات
یا حیدر صفدر میری مشکل کرو آساں	ہے شاہِ دو عالم کے مددگار پو صلوٰات
تم مہر نبوت کے چھتر از دل جاں ہو	تجھ شیر خدا دل دل اسوار پو صلوٰات
کر میری مدد واسطے خاتونِ قیامت	ہے تجھ سے ہر ایک نذر و دیدار پو صلوٰات
تم باپ ہو شبیر و شبیر یا شہِ عالی	تجھ دست بدین قاتلِ کفار پو صلوٰات
سُن میری عرض عابد و باقر کے تصدق	جعفر کے بھگشن گلزار پو صلوٰات
تم وارثِ کونین ہو یا موسیٰ کلسم	سُلطان رضا شاہ خراسان پو صلوٰات
از روئے تقی داد میری دے میرے بولا	سردار تقی روشن انوار پو صلوٰات
یا عسکری رکھ لاج میری ہر دو جاں میں	اور مہدی دیں ہادی سالار پو صلوٰات

مہین کو شبِ روز ہے صلوٰات کا کہنا

لازم ہے وہ معصوم دہ و چار پو صلوٰات

مناجات سے معلوم ہوتا ہے کہ معصوم منہیات شرعیہ سے اس وقت تا بُب ہو گئے تھے۔ لہٰذا

یازدہم میرن | یہ محفل نامبروہ کے مکان پر ہر مہینہ کی گیارہویں تاریخ منعقد ہوتی ہر قسم کے تکلفات اور اسباب آرائش سے زینت دی جاتی۔ مہمانوں کی خاطر تو وضع خاص طور سے خاطر خواہ کی جاتی۔ تمام شہر کی زہرہ جبین نامور طوائف اور اماردائے رنگیں کے ہجوم سے موصوف کا مکان گویا نمونہ بہشت شداد بنا رہتا تھا۔ غرض اس محفل کا مرقع کھینچتے ہوئے اولاً میرن کی منکسر مزاجی و وسعت اخلاق کثرت تواضع، مہمان نوازی، سلیقہ بزم آرائی ارباب رقص و نشاط سے ربط و ضبط، حسینوں و مجینوں کی تسخیر اور اس خصوص میں موصوف کی رسوائی اور وزیر الممالک کے مزاج میں درغور اور رسوخ پانے کا اظہار کرتے ہوئے وزیر الممالک کی بادہ خواری و حسن پرستی کا صاف صاف الفاظ میں تذکرہ کیا ہے چنانچہ لکھتے ہیں :-

نامبروہ ہر خدیکہ بوفرا نکسار و وسعت اخلاق و کثرت تواضع و رعایت مہمانداریا
و ترتیب بزم آرائیہا محو اقران خود است لیکن بعلاقہ دار و نگلی ارباب رقص
و نشاط و تقریب مرجعیت اہل طرب فی الجملہ مطعون است چوں وزیر الممالک
بتجرع میلے دارند و با اہل حسن و جمال و اصحاب غنچ و دلال میلے از انجا کہ توجہ
خاطر بتقدیم حسن خدمات مغرز و محترم است و در تلاش مردم حسین طرفہ دستے دارد
و ہر روز پیکرے تازہ با فوسوں تسخیری کند از دیگر مصاحبانش مکرم۔
پھر دوازدہم سلسلے عرب کا تذکرہ کیا ہے ۔

سرے عرب | یہ سراسر کبریٰ میں تعمیر ہوئی۔ جمیدہ بانو بیگم عرف حاجی بیگم محل ہمایوں بادشاہ نے تین سو عرب سوسادات عظام سوشائین کبار اور سو عام عرب حرمین شریفین سے لا کر آباد کیے تھے۔ عہد محمد شاہ تک یہ مقام عربوں کی بود و باش ہی کے لیے مخصوص تھا۔ بارہویں ربیع الاول کو دوازدہم ہوتی تمام شب عربی قصائد (مدحیہ حضرت سرور کائنات) پڑھے جاتے مناقب مولود خوانی نہایت خوش الحانی سے ہوتی تھی۔ شوقین مزاج بھی ملیحان عرب کی نظارہ بازی کے لیے شریکِ محل ہوتے غرض خاصہ مجمع ہوتا۔ انواع و اقسام کے عربی کھانوں سے ہمایوں کی ضیافت کی جاتی قہوہ کا دور چلتا ختم پر خرمائے تازہ دختہ تقسیم کیا جاتا تھا۔ خانِ دوران بھی ایک مرتبہ سید حشمت خاں کے ہمراہ شریکِ محل ہوئے اور موصوف کی بھی قہوہ سے ضیافت کی گئی موصوف کی زبانی کیفیت قہوہ خوری ملاحظہ ہو۔

”پیالہ ہائے کلاں قہوہ خوری کہ گاہے شیرینی ہم داخل می کنند علی الاطلاق
بمردم تکلیف می نمایند چوں تہوع آور است ہماں در رد و قبول سخت
ازیت میکشد۔“

اس کے بعد دوازدہم خانِ زماں کی زریب وزینت و آثارِ متبرکہ کی زیارت وغیرہ کے ذکر کے بعد۔ کسل پورہ کا تذکرہ کیا ہے۔

کسل پورہ | یہ مقام کسل سنگھ نے (جو محمد شاہی ہزاریوں اور دولتِ ثروت

میں ممتاز تھا) نہایت خوش منظر و پر تکلف بنوایا۔ اور فواخشان روزگار و فنا ہنسا
بازاری کو بسایا تھا۔ اوباشوں، شہوت پرستوں کا مسکن مامن تھا۔ محاسب کی
مجال نہ تھی کہ اس احاطہ میں قدم رکھ سکے یا کسی پر احتساب کرے ہر ایک
اپنے شہر میں آزاد تھا ہر طرف ناد و نوش کا ہنگامہ اور ہر وقت صدائے
چنگ و رباب بلند رہتی تھی اس کے بعد ناگل کے میلہ کا ذکر کیا ہے۔

ناگل کا سید | ناگل نامی کوئی شخص صاحب کمال اس احاطہ میں دفن ہوئے
تھے۔ یہ احاطہ خواجہ بسنت اسد خانی کی سراسے متصل تھا۔ ہر مہینے کی ۲۷
تاریخ دہلی کی شوقین مزاج تماشہ میں عورتیں بن سنور کر زیارت کے بہانہ سے
آتیں اور اصل مدعائے دلی سے کامیاب ہوتیں اس مقام کی برکت یا
ان بزرگ کے تصرفات سے تھا کہ ہر وارد و صادر جو بھی یہاں پہنچ جاتا تھا
وہ کوئی نہ کوئی جلیس و دمساز سے ہمکنار اور شراب و صل سے ضرور سرشار
ہوتا تھا۔ بلاکشان محبت سویرے ہی سے منزل مقصود کا رخ کرتے اور شام واپس
ہوتے تھے۔ اس کے بعد رینی ہما بت خاں کا ذکر ہے۔

رینی ہما بت خاں | یہ ایک وسیع میدان تھا جہاں بروز یکشنبہ بکثرت پہلوان اور
تماشائی جمع ہوتے پہلوانوں میں زور آزمائی اور کشتی ہوتی ہر ایک اپنے جوہر
کمال دکھا کر ناظرین کو خوش کرتا تھا اور بعد برخاست شیرینی تقسیم کیا جاتی تھی۔
شعراء حاضرین | ازاں بعد بعض شعراء عصر مثلاً میرزا جاجاناں، یعنی یاب خاں

شیخ علی خریں۔ سر ساج الدین علی خاں آرزو۔ مرزا محمد افضل ثنابت۔ ابراہیم علی خاں رزم
 شیریں الدین مفتوں۔ عبدالخالق وارستہ۔ گرامی۔ مرزا ابوالحسن آگاہ۔ حلیمہ وغیرہ
 کے حسن بیان، حسن اخلاق، قادر الکلامی، نازک مزاجی، نرم آرائی
 کا تذکرہ کیا ہے۔ چونکہ خان دوران خود بھی شاعر تھے اس لیے جستہ جستہ مقام پر
 روانی قلم میں شعرا کے مخصوصات کلام کا بھی ذکر آ گیا ہے۔ مثلاً حلیمہ کے کلام کے
 متعلق لکھا ہے۔

”طور کلامش بطور اسحق اطعمہ“

اسی حلیمہ کی یادداشت کے متعلق لکھتے ہیں کہ پچاس ہزار منقذ میں اور مناخر
 کے ابیات اس کو یاد تھے۔ یا گرامی کشمیری کے حالات میں لکھا ہے کہ باوجود
 مولویت ذوق شاعری بھی تھا۔ اپنے کلام کی بیاض ہر وقت بغل میں لیے رہتے
 اپنا تمام کلام منتخب سمجھتے اور تازہ گوئی کے دعوے میں اس درجہ غلو کرنے کہ مشاعرہ کو
 مناظرہ کی حد پر پہنچا دیتے تھے۔ زان بعد مشہور مرثیہ گو، مرثیہ خوانوں اور ہر ایک
 کی طرز خواندگی سوز و گداز، مضامین درد و الم میں ایک دوسرے پر تفوق، معین
 کا ان کی خواندگی کی مجلسوں میں هجوم۔ ایک دوسرے پر سبقت اور ہمہ تن تعزیت
 ادا کرنے کا ذکر کیا ہے۔ ان میں بعض ایسے بھی مرثیہ گو شعراء کا ذکر ہے جنہوں نے
 اس وقت ریختہ گوئی میں علم استاد ی بلند کیا تھا۔ مثلاً منقبت کہنے میں پسر
 لطف علی خاں کے متعلق لکھا ہے۔

و منقبت در ریختہ بطمطراق و ساز و سامان مالا کلام میگوید۔

یا مسکین و حزن و غمگین تینوں مجائیوں کے حالات میں لکھا ہے کہ

ہر سہ برادرانہ دو سے بزبان ریختہ مرثیہ گفتن ہمارے تمام دارند۔ درمہ
شہر کلام اینہا شہرت دارد و در واقع ہر سہ کہ بسیار خوب مرثیہ می گویند۔
یا محمد نایم کے متعلق لکھا ہے۔

مضامینے در ریختہ می آرد کہ فارسیان مضمار فارسی زیں گیر می شوند

پھر ارباب طرب کا ذکر ہے جس کے تحت 'میں نواز'، 'قوال'، 'طنبورچی'، 'ربابی'،
'سارنگی نواز'، 'ڈھولک نواز'، 'دمے نواز'، 'سبوتچے نواز'، 'بھگت باز'، 'شکم نواز'،
'زنکو لہ نواز'، 'مورچنگ نواز'، 'نقال'۔ 'امرد' اور 'طوائفین' کا ذکر کیا ہے۔ ان کے
حالات پڑھنے سے گو اس عہد کی عشرت پسندیوں کا مرقع پیش نظر ہو جاتا ہے
مگر قابلِ لحاظ یہ امر ہے کہ جو بھی جس فن کا ماہر ہے وہ اس فن میں کامل اور یگانہ روزگار
ہے مثلاً ایک طوائف ادبیکم کے حالات میں لکھا ہے کہ یہ جب محفل میں آتی پاجا
نہیں پہنتی تھی۔ بجائے اس کے افضل بدن کو اس خوبی سے رنگتی اور نقش و نگار
سے آراستہ کرتی کہ گویا گلبدن یا کنخواب کا پاجامہ پہنے ہوئے ہے بڑی خوبی یہ تھی کہ
سوائے آشنا کے کوئی اور پہچان بھی نہ سکتا تھا۔

اسی طرح ایک نقد نام معروف بہ شاہ درویش مادرزاد باغیا کی سبوتچہ نوازی
کا ذکر کیا ہے کہ یہ اس چابکدستی اور خوش اسلوبی سے سبوتچہ بجا تا کہ ڈھولک نواز

استادوں اور پکھاؤجی کی پیشانیوں سے عرقِ خجالت ٹپکتا تھا اس نے خود ایک ایسا بمثل ساز اختراع کیا تھا کہ اس سے ڈھولک و پکھاؤج اور تنبورہ تینوں صدائیں نکلتی تھیں اس ذیل میں ایک اور نابینا کی شکم نوازی کے متعلق لکھا ہے کہ اس کا پیٹ مانند سیاہ بختوں کے سیاہ ہو گیا تھا۔ اور شیخص موافق اصول و قانون ڈھولک و پکھاؤج شکم اس خوبی سے بجاتا تھا کہ اکثر طوافین اس کی شکم نوازی پر رقص کرتی تھیں۔

اسی طرح سلطانہ امر کے ذکر میں لکھا ہے کہ سبز رنگ تھا بارہ سالہ عمر تھی مگر رفاہی میں طرفہ ادائیں اور بلا کی شونیاں کرتا گانے سے ایک عالم کو مفتوں اور خلائق کو دیوانہ بناتا تھا اور اس عمر میں فن موسیقی میں اس درجہٴ کامل حاصل کیا تھا کہ اس سے زیادہ متصور نہیں ہو سکتا۔ بڑے بڑوں سے مقابلہ و دعوائے ہمسری رکھتا تھا خانِ دوراں نے ایک محفل کا جس میں سلطانہ امر بھی موجود تھا ذکر کیا ہے اور دوبارہ اظہارِ آرزو کرتے ہوئے لکھا ہے۔

خار خار حسرت اعادہ صحبتش درد لہائے یاراں باقیست شوق

تحریر کے میخواب

یاحسین خاں ڈھولک نواز کے حالات میں لکھا ہے کہ یہ ڈھولک نوازی میں یگانہ روزگار اور عجبہ عصر تھا۔ دہلی میں اس سے بہتر کوئی ڈھولک نواز پیدا نہ ہوا تھا۔ اس کی استاد کی کا یہ عالم تھا کہ چھ مہینے تک اگر محفل منعقد رہے تو وہ شہر ب

نئے طریقے سے دھوکا بجا کر اہل بزم کو خوش کرتا رہے۔

موسیقی دانی | اگلے زمانے میں دستور نچا کہ شرفاء امراء اور شاہزادوں کو ہر قسم کے فنون لطیفہ کی کچھ نہ کچھ تعلیم ضرور دیجاتی تھی۔ از انجملہ فن موسیقی کی تعلیم بھی ہر وضع و شرفیہ کے لیے ضروری تھی۔ بزرگان دین خود اس فن میں کامل ہوتے اور اس فن کے مہرین کی قدر اور حوصلہ افزائی کیا کرتے تھے۔ متذکرہ بالا باب طرب کے حالات پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خان دوراں کو بھی اس فن میں اس درجہ مہارت اور کمال حاصل تھا کہ موصوف نے اُن کے حالات میں اکثر و بیشتر ہر ایک کی خواندگی پر ایک تنقیدی نظر ڈالی ہے۔ مثلاً رحیم سن و تان سبن کی خوش گلوئی بزم رانی وغیرہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ در عالم کسبت عجوبہ روزگار اند و در عرصہ دھڑپد مبارز سپہ سالار۔

یا رحیم خاں جہانی کے متعلق لکھا ہے کہ خیال را بزمہ میخواند
یا شجاعت خاں کے متعلق لکھتے ہیں کہ در کسبت دعویٰ دارد لیکن
اثرے درد لہا نیست۔

یا نور بانی کے تھل سکاری اور جاہ و چشم کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ
”جنگلہ اکہ با فضل راج الوقت دہلی است خوب مشق کردہ“

لہٰذا یہ وہی نور بانی ہے کہ مادر شاہ اس کی حاضر جوابی و لطیفہ گوئی بذراستی سے بہت خوش ہوا تھا اور یہ عزال جبر کا
مطلع ہے ”دلبر بابہ دگر بر سنا ز آمدہ باز دل باچہ بجا ماند کہ باز آمدہ“ شکر چار ہزار روپیہ انعام سر فراز کر کے کہا تھا۔

دکن کو مراجعت | حضرت مغفرت مآب طاب ثراہ نے بوقت روانگی دہلی اپنے
 فرزند نواب ناصر جنگ شہید کو دکن میں اپنا جانشین فرمایا تھا۔ بعض مفسدین نے
 موصوف کے دل میں خود مختاری کے خیالات پیدا کر دیے۔ مغفرت مآب
 طاب ثراہ کو جب اس انحراف کی متواتر خبریں پہنچیں آپ ۲۰ جمادی الاول
 کو حضور محمد شاہ سے مرخص ہوئے اور بمعیت خان دوراں نواب ذوالقدر درگاہ قلیجا
 دکن کو مراجعت فرمائی۔ نواب نظام الدولہ ناصر جنگ شہید حضرت مغفرت مآب
 سے برسر پرکار ہوئے شکست پائی اور صحیح و سلامت حضرت مغفرت مآب
 کی خدمت میں حاضر کیے گئے۔

غرض خان دوراں نواب ذوالقدر دکن پہنچ کر حضرت آصفیہ طاب ثراہ کے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ”روئے ہند را سیاہ کن بیا کہ بایرانت بریم“

مگر ایک غزل جس کا مطلع تھا

من شمع جاگدازم تو صبح و لکٹائی سوزم گرت یہ بینم سیرم چو رخ منائی

سنا کر بیکہ بیماری نجات حاصل کی تھی۔ مرآۃ آفتاب نا۔ قلمی ص ۶۹

۱۷۰۰ء آرم سامی نواب میر قمر الدین شاہ بہاری میں پیدا ہوئے۔ بعد عالمگیری میں منصب پنجابری اور خطاب پٹن قلعہ نا
 و صوبہ داری جیپور سے سرفراز ہوئے۔ شاہ عالم بہادر شاہ نے خطاب خان دوراں و صوبہ داری آودھ سے سرفراز کیا
 اول سال جلوس فرخ سیر خطاب نظام الملک بہادر فتح جنگ و منصب ہفت ہزاری و نظامت سو بجات دکن سے منتظر
 ہوئے۔ عہد فرخ الدراجات میں صوبہ داری ماوہ عطا ہوئی۔ پھر بغیر تسخیر دکن رواں ہوئے۔ ۱۷۲۰ء میں قلعہ آسیر طاب ثراہ
 (باقی صفحہ آئندہ)

حین حیات غنایات شانہ و مراحم خسروانہ سے سرفراز و شاد کام رہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۹)

اور برہان پور محمد انور خاں سے مصفیٰ تخریج کیا۔ انفراس تسلط سادات بارہ کی ہم بھی دراصل آپ ہی نے سر کی سلاسل میں بارگاہ محمد شاہ میں حاضر ہو کر خلعت وزارت سے ممتاز ہوئے۔ چند در چند وجوہات کی بنا پر دار السلطنت (دہلی) سے تشریف فرمائے دکن ہوئے۔ مبارز خاں (ناظم دکن) سے شدید معرکہ کے بعد ۲۳ محرم ۱۱۳۳ ہجری کو فتح یاب ہو کر جملہ صوبجات دکن پر بلا شکر تکریم غیرے فرمانفرما رہے۔ اللہ میں محمد شاہ نے خطاب صفیہ سے اور صوبہ اکبر آباد و گواڑہ کو ضمیمہ دکن بنا کر سرفراز آدم مہٹوں کا فتنہ فرو کرنے کے لیے دہلی طلب کیا یہی وہ سفر ہے کہ خاں دوراں نواب ذوالقدر بھی ہملہ رکاب تھے) آپ دہلی پہنچے ان ہی دنوں میں نادری طوفان اٹھا۔ اس ہنگامے کے فوجیوں نے کے بعد ۱۱۳۵ھ میں دکن کو مراجعت فرمائی۔ بعد مرحلہ نواب نظام الدولہ ناصر جنگ شہید ۱۱۳۵ھ میں ترجنا پٹی قلعہ بالکل ڈھ و غیرہ تعمیر کیا۔ ۴ جمادی الثانی ۱۱۳۵ھ نواح برہان پور میں انتقال فرمایا۔ نقش اورنگ آباد منتقل ہوئی اور غلہ آباد میں پائین مزار شاہ برہان الدین دفن کیے گئے بعد طاعت مغفرت آب سے عقب ہوئے۔ غلہ بہشت متوجہ بہشت رحلت کی تاریخیں ہیں۔ اس بہت سے بھی سزا رحلت برآمد ہوا ہے۔

رنگ طرب از رخ جہاں رفت صد حیف کہ آصف زماں رفت

حضرت مغفرت آب کو شعر و شاعری سے بھی خاص ذوق تھا۔ چنانچہ باد جو کثرت کا و انہماک نظم و نثر کی مکت دو دیوان وسیع موزوں کی یاد گار ہیں۔ مصروف نے اولاً شاکر بعدہ آصف تخلص فرمایا۔ نمونہ کلام بلاغت نظام ہدیہ ناظرین ہے۔ غزل یہ تخلص شاکر۔

عیش است دران خاں کہ بستر نتوں یافت اسباب ترو ہوسہ کیسہ نتوں یافت
(باقی صفحہ ۴۱)

عہد نواب نظام الدولہ ناصر جنگ شہید

بعد ملت مغفرت آب اللہ نواب نظام الدولہ ناصر جنگ شہید
جلوہ فرمائے تخت حکومت ہوئے۔ ادھر دہلی میں محمد شاہ نے بھی اللہ میں
انفقال کیا اور احمد شاہ سریر آرائے حکومت ہوئے۔ نواب ناصر جنگ شہید کے
نام فرمان صوبہ داری دکن مع لوازمات صادر ہوا۔ نواب صاحب موصوف

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۹)

ایں طائرِ فرست کچوں برقِ است پراشتاں
دردِ امِ علی گیر کر دیگر نتواں یافت
از شرم رسا جلوہ آں حسن دل آزار
در خائِ آئینہ مکر نتواں یافت
ہوئے اگر از درد کشم روزِ قیامت
بر باد رود محشرِ دفتر نتواں یافت
شناکرنِ حدیثِ نبوی کشم ایں جام
جز ہر علی آب کوثر نتواں یافت
ولہ تجلّٰی صفت

بوسہ گاہے لبِ فلاک بود جائے علی
اوج امید گرفتہ است چوں بن پائے علی
آفت دست چو ارکانِ مسلمانی من
شدہ ام شیفۃ دوا لدوشیدائے علی
می سز و قمتش افزوں زدو عالم صفت
بے بہا ہست زبں گوہر بیتائے علی

حضرت مغفرت تاجک چھ فرزند (۱) میر محمد پناہ، صاحب پنجاب، بغازی الینجاں فیروز جنگ (۲) میر احمد خاں، خلیفہ نظام الدولہ ناصر جنگ شہید

(۳) میر محمد خاں، خلیفہ امیر اللہ، ملازمت جنگ (۴) میر نظام علی خاں، خلیفہ آصف شاہ ثانی (۵) میر محمد حسین خاں، خلیفہ
برادر الملک بسلالت جنگ (۶) میر غلام علی خاں، خلیفہ ناصر الملک۔ اور پانچ صاحبزادیاں تھیں لیکن آئینہ شہادت و تزکِ سفید و مظلوم

حسب دستور بغرض استقبال ہنایت ترک اختتام سے فرماں وازی (محمدی باغ)
 رونق افروز ہوئے۔ جشن منعقد ہوا اور ہاتھیوں کی بہادی کا تماشا شاہی توپ خانہ
 انعقاد جشن اور ہاتھیوں کے مقابلہ میں ہونے کا حکم ہوا۔ وسیع میدان میں ایک جانب
 کی بہادی کا تماشا تین سو توپوں کی قطاریں جمائی گئیں۔ دوسری جانب ہاتھیوں
 کی صفیں کھڑی کی گئیں۔ تمام توپیں یکبارگی چھوٹیں توپوں کا سرتونا تھا کہ بہت سے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۰

لے گل رعنا قلمی ورق ۲۰۶ و تذکرہ بیغیر قلمی ورق ۵۰ د خسران عامرہ - نشأت موسوی خاں کے اس رازد
 سے جو حضرت مغفرت مآب کی جانب سے لکھا گیا ہے اس میں خان دوران کو عالی پناہ کے لقب سے یاد کیا ہے جس
 خان موصوف کی وقت و عظمت کا اظہار ہو رہا ہے۔ عنایت نامہ خان موصوف کے خط کے جواب
 میں ہے۔ - ملاحظہ ہو۔

برگاہ مستلی خاں - خط مسلسل متضمن اظہار نگاہداشت جمعیت سوار و پیادہ و بیدخل
 شدن مغزول دروازہ شدن - آنغوالی پناہ بجانب سرا و رجوع آوردن و کلائے زمینداران و ساعی
 بودن در تحصیل پیشکش و فیصل شدن مقدمہ بندی از زمینداران و تلاش برآمد عمل مغزول رسید
 و کینیت مرقومہ مشہوراً و مضموناً بمجاہدہ واجب استخوان گردید۔ تا حال یقین کہ سبز و رسیدہ
 از انتظار مہام و انصرام کار و افسدہ کلی حاصل نمودہ و از وجہ پیشکش مہنگاہے خطیر معبرین
 وصول درآوردہ اند و کار بافضل الہی بر وفق مدعا مدگرقتہ بہر حال از جملات جاگیر سرکار بحمدی تمام زہد وافر
 بلا توقف و تاخیر باید فرستادہ کہ براسے تنخواہ سپاہ و اخراجات لادری ضرور است۔ نشأت موسوی خاں کے خط کے جواب
 مقرر

ہاتھی روگرداں ہو کر بھاگے۔ مگر بعض ہاتھی مقابلہ پر جیسے رہے۔ خصوصاً خانِ دُورں
 خانِ دُورں کے | نواب ذوالقدر کا ہاتھی جو نہایت دلیر و مہیاک تھا توپِ خا
 ہاتھی کی بہادری | پرستانہ وار حملہ آور ہوتا رہا۔ اس جشن کے بعد نواب صاحبِ جنگ
 شہید جلوہ فرمائے بلکہ نجستہ بنیاد (اورنگ آباد) ہوئے۔

خدمت کو توالی پر سر فرازی | جلوس کے دوسرے سال ۱۱۰۱ ہجری ۱۶۳۳ء کو
 خانِ دُورں نواب ذوالقدر نے بارگاہِ سلطانی سے خدمت کو توالی بلکہ نجستہ بنیاد
 لے کر انجلی کی فیل درگاہ فی خاں نہایت دلیر و مہیاک ہو کر چوں سستاں چلبا بروئے توپ می دید۔
 تاریخِ فہرہ تالیف گرد عاری لال - (منظر)

لے کو توالی کا قیام حضرت عمرؓ کے ادبیات سے ہے جو شرطہ (پولیس) سے موسوم تھا۔ قضاءِ انتہی، فتہا کی
 زیرِ صدارت رہتا تھا۔ ان کے احکام کا نفاذ اثبوتِ جرم سے پہلے مجرم کی حراست و تادیب اور مجرم سے اثباتِ
 جرم میں مفتی کی امداد اس کا فرض منصبی تھا۔ افسر پولیس (کو توال) مجاز تھا کہ ذنا اور مسکرات پر حد شرعی قایم
 کرے۔ بعدِ خلفائے عباس، اندلس کے اموی فاتحین۔ مصر کے خلفائے فاطمیین نے
 جرائم کی سماعت ان کا فیصلہ حدود شرعی کا اجراء کو توال کے ذرائع قرار دیکر قضاہ کے حدود اختیار سے نکال
 لیا۔ مگر عظیم المنزلت خدمتِ ذی وجہت سرداروں اور ذی مرتبت عالمین کے لیے مخصوص تھی۔ دلیلیات
 اندلس نے اس کی دو قسمیں کیں (۱) شرطہ صغریٰ جو عام رعایا اور سمری لوگوں کے اعمال کی بخوانی
 اور اس طبقے کے مجرمین کی تادیب کیا کرتا تھا (۲) شرطہ کبریٰ اس کا متبہ وزارت کے بعد سمجھا جاتا تھا۔ سردارانِ قوم
 متعزینِ سلاطین شاہی خاندان کے فرزا و عاملینِ عظام اور روسائے شہر کے معاملات اور ان کے اعمال کی بخوانی اس کے
 (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

آج تک دکن میں قدیم بادشع لوگوں کی زبانوں پر شل مشہور ہے اول بادشاہ بعد وزیر پیر کو تو ال باقی بیچ
حقیقت بھی یہی ہے کہ کو تو ان کے استیارات نہایت وسیع اور اس کے فرائض بھی نہایت دشوار ہوتے تھے۔ تمام شہر
اور باشندگان شہر کی جان مال کی حفاظت اس کا فرض اولیں تھا۔ کو تو ال کو حسب ذیل قواعد کی پابندی اور ان
انظم لازم ہو جاتا تھا: (۱) دورہ کرنے والے سپاہیوں کی مختلف مقامات پر چوکیاں قائم کرنا (۲) شب میں تمام شہر اور گلی کوچوں
کی گشت و نظار کروانا (۳) چوروں، اٹمی، ڈکیتیوں، گرد آفت، برصا نشوں اور ڈاکوؤں کی شب رو زنگبانی او
ان کی دست برد سے رعایا کو محفوظ رکھنا (۴) منہیات شرعی علی الخصوص مسکرات پر نہایت موشیاری سے نگرانی رکھنا (۵)
فاشان بازار کی بیکروانی اور شرف کی عورتوں کو اغوا کر کے بھاگیا بننے والوں کی انحصار کمیٹیوں محفوظ رکھنا (۶) برصا
نشوں اور کچوں غریب شرفاء کی عزت آبرو کی مصیبت (۷) لوہاروں کے بندوق سازی سے منع کرنا اور ان پر نگرا نی کرنا
(۸) ٹھکانہ جات موقع وقوع قیام کرنا جس سے شاہزادوں کی اس طرح مخالفت ہو سکے کہ مر فرین اور راہرو باطنین آن قدرت
رکھ سکیں (۹) کہیں کسی یہاں چوری یا رہنزی نہ ہونے پسے (۱۰) اگر کسی کا مال پوری جائے مال باند کر کے مالک کے مال

(بقی صفحہ آئندہ)

عہد نواب امیر الممالک صلابت جنگ

نواب امیر الممالک صلابت جنگ کو بعد شہادت ناصر جنگ

ملہ میر احمد خاں نام نظام الدولہ ناصر جنگ خطاب بعد رحلت حضرت آصف شاہ خطاب شہادۃً، جہادی الثانی اللہ قریب بہترین نالہ سائل ہستی واقع برآپچوسند نشین ہوئے۔ بوقت نیابت چونکہ آیت راؤ مغلوب ہو گیا تھا لہذا آپ کے عین حیات اس نے سرکشی نہیں کی۔ اسی سال شاہ ابراہیم نے دہلی پر چڑھائی کی۔ امیر شاہ بادشاہ کی طرف فرماں سلبی پر بغرض امداد آپ روانہ ہوئے۔ ہنوز دیئے تڑپا تک پہنچے تھے کہ پھر بادشاہ نے حکم سابق منسوخ فرمایا آپ حاجت فرمائے دارالسلطنت ہوئے آپ کے غیاب میں مظفر جنگ نے امداد دوپے وچند صاحب علم بغاوت بند کیا فرانسید کی مخالفت میں انگریز کمپنی نے اپنے مفاد کی فرض سے نواب ناصر جنگ شہید کی رفاقت پر آمگی ظاہر کی۔ بغرض مقابلہ میں مظفر جنگ شکست ہوئی اور قید کیے گئے۔ نواب ناصر جنگ شہید پانڈ پوری کی تسخیر کے خیال سے روانہ ہوئے آخر وہاں کے زمانہ قیام میں فرانسید کی سازش سے بہت خان نیکرام نے خون مار کر ہتھام چچی آپ کے شہید کر ڈالا۔ غرض خدا بد لائی گئی اور روضہ مضرتہ بڑن الدین میں قریب قد حضرت آصف شاہ مدفون کیے گئے۔ علامہ زاد بلگرامی نے تاریخ رحمت آفتاب فت فرمائی۔ نواب شہید کو دفن موسیقی اور موسیقی کمال حاصل تھا۔ شاہی کسی خاص فرقہ تھا۔ علامہ زاد بلگرامی نے سورہ سخن فرماتے تھے آپ کو دو دیوان طبع ہوئے۔ نظم و نثر کا ملاحظہ

دانش جنگ شکر آفریند دلب قند کر آفریند

ترا غور شہید انور آفریند مرا از زرہ کستہ آفریند

کرم کن عیسیٰ مادر خایم ترا ساقی کوثر آفریند

دل صافی کہ مادریم ناصر

کہ شہنم پاک گوہر آفریند

(باتی صفا آئندہ)

و قتل مظفر جنگ نواب نظام علی خاں آصف جاہ ثانی اور بعض اعیانِ مملکت
بہ سبب بزرگی تخت نشین کیا۔ آپ کے جلوس (۸ ربیع الاول ۱۲۳۲ھ) سے
گو نزاعات خانگی کا خاتمہ ہو گیا مگر فرانسیسی گروہ کے روز افزوں اقتدار نے

یہودیہ صنیعہ گذشتہ کہ برچیدہ کے از آشنائی کہ کل گردہ ہمارے بیوفائی

ورق گردانی دارند ہوش دل بوقت کار یارانِ ریائی

مراکشی دقاقت رست کرد چور روز قیامت رونائی

زخون دین میخواب دل سن کعب پائے تراس زوحنائی

گدائی گر ہوس باشد کسے را توں کرد از درد لسا گدائی

گدائی از در شاہ نجف کن

اگر خواہی تو ناصر بادشاہی

یہ شعر بھی پکا نہایت مشہور ہے: ^{ننگا و انتخابے نیکی برین سرست دم} تو اے جاں از کجا آمد ختی ایش روانی (مظفر)

۱۷ ہایت علی الدین خاں نام مظفر جنگ خطاب حضرت آصف جاہ طاب ثراہ کے چتے پڑے اور سدا شدہ خاں وزیرِ عظم شاہ

کے پوتے۔ جب نابینا ہو گیا شہید حسب الطلب و اندوہی ہوئے تو مصروف نے باغواچہ صاحبِ بامداد و پے ارکاٹ میں

انزالِ دین خاں کو شکست دیکر قتل کیا اور خود مدعیِ سلطنت ہوئے۔ نواب ناصر جنگ شہید نے واپسی کے بعد مظفر جنگ کو شکست دی اور

مقتدر رکھا۔ کربعد و ائمہ شہادت نواب ناصر جنگ فرانسیسیوں اور چند ماجن مظفر جنگ کو قید سے رہا کر کے تخت نشین کیا۔ ہمزود ماہ ۱۲۳۰

مکومت نکلی تھی کہ مخبرِ بہت خان مار کے ائمہ ۸ ربیع الاول ۱۲۳۱ھ کو مصروف بھی قتل ہوئے۔ اور بہت ناں نکولام حضرت نواب

آصف جاہ ثانی کے دستِ حق پرست سے وصالِ جنم ہوا۔ مظفر ۱۷ تا بیخ ظفرہ ص ۱۱۱ مظفر

انگریزی کمپنی کی رقابت کو اور برا فروختہ کر دیا۔ ادھر مرہٹوں نے بھی سر اٹھایا مزید برآں
 فرماں روا کی غیر مستقل مزاجی نے سلطنت کو نہایت ضعیف بنا دیا۔ غرض خاندور
 نواب القدر عہدہ کو توالی پر کار فرما تھے کہ امیر الممالک نواب صلابت جنگ کا دور شروع ہوا
 داروغہ فیلیجیانہ | ایند خان دوراں نواب ذوالقدر داروغہ فیلیجیانہ پر سرفراز کیے گئے مگر
 ۶۷ء میں باضافہ منصب شش ہزاری و علم و تقارہ مع خطاب مومن اللہ سے مفتخراؤ
 صوبہ ری اور ملک آباد و لغاؤ منصب علی خطا۔ ^۱ کچھ عرصہ نہ گذر تھا کہ صوبہ اری خستہ بنیا د اور گالبا پر سر مبارک ہوئے۔
 رگھوناتھ راؤ سے مقابلہ | یہ وہ زمانہ ہے کہ راؤ بالاجی راؤ کے انتقال کے بعد اسکا بیٹا (مادھو)
 پونے میں جانشین ہوا مگر نام سلطنت و حقیقت رگھوناتھ راؤ کے قبضہ اختیار میں رہی
 چنانچہ اس نے تھوڑے عرصہ میں فوج کثیر فراہم کر کے دکن کا رخ کیا اور تاخت کرتا ہوا
 اونگابا دیہیچا۔ خاندور اں نواب القدر سے معرکہ آرا ہوا۔ موصوف نے نہایت پامردی
 سے مقابلہ کیا۔ یہاں تک کہ غنیم کو شکست فاش نصیب ہوئی۔ اسی سال امیر الممالک
 نواب صلابت جنگ غارت نشین کیے گئے۔ اور حضرت نواب نظام علی خاں آصف جاہ
 ثانی رونق افروز ہوئے۔

۱۔ یادگار کھن لال ۲۱۷ء ۲۲۳ء خزائن عامہ ۲۲۳ء ۲۳۵ء آثار دکن ۲۹۷ء مؤلف منالال - مظفر
 ۲۔ میر محمد خان امیر الممالک صلابت جنگ سے قبل داروغہ صبحی و طاہرہ کے فرزند ہوں۔ آپ کے عہد میں انیسویں کا
 بہت غلہ رہا۔ مہٹوں نے طور شیں کیں۔ آپ کی تون نرازی نے کاروبار سلطنت میں بہت ضعف پیدا کر دیا۔ آپ کی عہد میں سلطنت
 حیدر آباد قرار پاوا اور جب دہلی وزیر کا کیے بی دیگرے عزل نصیب ہو۔ رگھوناتھ داس۔ کرن ملک مصفا ملہ دلا بسات
 نواب نظام علی خاں۔ سبھی ذاتی آخر ہر جب سلطنت کی حالت روز بروز اتر ہونے لگی تب نواب نظام علی خاں آصف جاہ
 ثانی نے ۱۱۴۰ھ میں موصوف اللہ کو قلعہ مید میں عزلت نشین کر کے تمام سلطنت اپنے ہاتھ میں لی۔ نواب امیر الممالک
 نے گیارہ سال سلطنت کی۔ بحال تین ماہ چھ روز غارت میں رہا۔ ۱۱۴۳ھ و ۱۱۴۴ھ میں کوا انتقال فرمایا۔ امیر تراز خان کا
 نے موصوف ہاتے تاریخ عزلت نکالی۔ امیر الممالک سمجھت شدہ۔ رشید الدین خانی ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳۶۷۔ ۱۳۶۸۔ ۱۳۶۹۔ ۱۳۷۰۔ ۱۳۷۱۔ ۱۳۷۲۔ ۱۳۷۳۔ ۱۳۷۴۔ ۱۳۷۵۔ ۱۳۷۶۔ ۱۳۷۷۔ ۱۳۷۸۔ ۱۳۷۹۔ ۱۳۸۰۔ ۱۳۸۱۔ ۱۳۸۲۔ ۱۳۸۳۔ ۱۳۸۴۔ ۱۳۸۵۔ ۱۳۸۶۔ ۱۳۸۷۔ ۱۳۸۸۔ ۱۳۸۹۔ ۱۳۹۰۔ ۱۳۹۱۔ ۱۳۹۲۔ ۱۳۹۳۔ ۱۳۹۴۔ ۱۳۹۵۔ ۱۳۹۶۔ ۱۳۹۷۔ ۱۳۹۸۔ ۱۳۹۹۔ ۱۴۰۰۔ ۱۴۰۱۔ ۱۴۰۲۔ ۱۴۰۳۔ ۱۴۰۴۔ ۱۴۰۵۔ ۱۴۰۶۔ ۱۴۰۷۔ ۱۴۰۸۔ ۱۴۰۹۔ ۱۴۱۰۔ ۱۴۱۱۔ ۱۴۱۲۔ ۱۴۱۳۔ ۱۴۱۴۔ ۱۴۱۵۔ ۱۴۱۶۔ ۱۴۱۷۔ ۱۴۱۸۔ ۱۴۱۹۔ ۱۴۲۰۔ ۱۴۲۱۔ ۱۴۲۲۔ ۱۴۲۳۔ ۱۴۲۴۔ ۱۴۲۵۔ ۱۴۲۶۔ ۱۴۲۷۔ ۱۴۲۸۔ ۱۴۲۹۔ ۱۴۳۰۔ ۱۴۳۱۔ ۱۴۳۲۔ ۱۴۳۳۔ ۱۴۳۴۔ ۱۴۳۵۔ ۱۴۳۶۔ ۱۴۳۷۔ ۱۴۳۸۔ ۱۴۳۹۔ ۱۴۴۰۔ ۱۴۴۱۔ ۱۴۴۲۔ ۱۴۴۳۔ ۱۴۴۴۔ ۱۴۴۵۔ ۱۴۴۶۔ ۱۴۴۷۔ ۱۴۴۸۔ ۱۴۴۹۔ ۱۴۵۰۔ ۱۴۵۱۔ ۱۴۵۲۔ ۱۴۵۳۔ ۱۴۵۴۔ ۱۴۵۵۔ ۱۴۵۶۔ ۱۴۵۷۔ ۱۴۵۸۔ ۱۴۵۹۔ ۱۴۶۰۔ ۱۴۶۱۔ ۱۴۶۲۔ ۱۴۶۳۔ ۱۴۶۴۔ ۱۴۶۵۔ ۱۴۶۶۔ ۱۴۶۷۔ ۱۴۶۸۔ ۱۴۶۹۔ ۱۴۷۰۔ ۱۴۷۱۔ ۱۴۷۲۔ ۱۴۷۳۔ ۱۴۷۴۔ ۱۴۷۵۔ ۱۴۷۶۔ ۱۴۷۷۔ ۱۴۷۸۔ ۱۴۷۹۔ ۱۴۸۰۔ ۱۴۸۱۔ ۱۴۸۲۔ ۱۴۸۳۔ ۱۴۸۴۔ ۱۴۸۵۔ ۱۴۸۶۔ ۱۴۸۷۔ ۱۴۸۸۔ ۱۴۸۹۔ ۱۴۹۰۔ ۱۴۹۱۔ ۱۴۹۲۔ ۱۴۹۳۔ ۱۴۹۴۔ ۱۴۹۵۔ ۱۴۹۶۔ ۱۴۹۷۔ ۱۴۹۸۔ ۱۴۹۹۔ ۱۵۰۰۔ ۱۵۰۱۔ ۱۵۰۲۔ ۱۵۰۳۔ ۱۵۰۴۔ ۱۵۰۵۔ ۱۵۰۶۔ ۱۵۰۷۔ ۱۵۰۸۔ ۱۵۰۹۔ ۱۵۱۰۔ ۱۵۱۱۔ ۱۵۱۲۔ ۱۵۱۳۔ ۱۵۱۴۔ ۱۵۱۵۔ ۱۵۱۶۔ ۱۵۱۷۔ ۱۵۱۸۔ ۱۵۱۹۔ ۱۵۲۰۔ ۱۵۲۱۔ ۱۵۲۲۔ ۱۵۲۳۔ ۱۵۲۴۔ ۱۵۲۵۔ ۱۵۲۶۔ ۱۵۲۷۔ ۱۵۲۸۔ ۱۵۲۹۔ ۱۵۳۰۔ ۱۵۳۱۔ ۱۵۳۲۔ ۱۵۳۳۔ ۱۵۳۴۔ ۱۵۳۵۔ ۱۵۳۶۔ ۱۵۳۷۔ ۱۵

عہد حضرت غفرانما نواب نظام علی خاں آصف جانی

غفرانما حضرت نواب نظام علی خاں آصف جاہ ثانی ۱۷۵۷ء میں بمقام بیہ مسند نشین ہوئے۔ آپ کی شخصیت اس وقت دکن میں بلحاظ قابلیت و تدبیر و بہادری حضرت آصف جاہ اول طاب ثراہ کا حقیقی معنوں میں نقش ثانی سمجھی جاتی تھی اور واقعہ بھی یہی ہے۔

چنانچہ جس وقت سے زمام سلطنت مستقلاً حضرت غفرانما طاب ثراہ کے ہاتھوں میں آئی۔ باوجود اس کے کہ اُس وقت دکن کے اندرونی و بیرونی حالات و واقعات نہایت ناگفتہ بہ ہو رہے تھے۔ خود ہندوستان کی سیاسی فضا نہایت مکدر تھی۔ انگریز کمپنی کا اثر و اقتدار روز افزوں بڑھ رہا تھا۔ باج بٹاؤتوں کا طوفان شورش پسندوں کی سرکشی رو بہ ترقی تھی۔ قلمرو آصفی کے اصلی رقبہ کا بھی بہت کچھ حصہ نخل چکا تھا۔ محاصل کی کمی فوجی ضرورت اور اس کی کثرت سے خزانہ بھی

۱۷ چنانچہ صاحب ترک آصفیہ قنطورا ہے۔ "بیب شہادت ناصر جنگ و تعرف کلاہ پوشاں فرانسیسی جنگ و سستی عمل ملامت جنگ نزع رو بہ ابتری آوردہ بود کہ ہر گردن کش از گوشہ کمین بر سر فساد برآوردہ بہ ہار وے قمری اناؤلا غیری

مینزد ہر شورہ پشت پیکر احمی میخواست کہ فتنہ تازہ بر پا کردہ علم بغاوت افزاد۔ ۳۲ مظفر

زیر بار ہو گیا تھا۔ ادھر مرہٹوں کی برہمتی ہوئی، قوت اور ان کی سلطنت آصفیہ سے قلبی عداوت، میسور کی خود سری، فرانسیسیوں کی اہل دربار سے خفیہ سازشیں یہ تمام وہ اسباب تھے کہ جس سے سلطنت گویا قالب بے جان ہو رہی تھی۔ ایسے نازک وقت میں پائے ثبات کو جنبش نہ ہونا اور زمام استقلال کا ہاتھ سے نہ چھوڑنا ہر کسٹ ناکس کے حدود اختیار سے باہر تھا۔ یہی نہیں بلکہ مرہٹوں سے برسرِ مقابلہ ہونا، فرانسیسیوں کے سازشی جال توڑنا انگریزی کمپنی کی مدد کرنا، ٹیپو سلطان کو خود سری کی سزا دینا اور باوجود ان تمام الجھنوں اور قوی دشمنوں کی فریب ساز یوں سے بچکر اپنی مستقل سلطنت کو قائم رکھنا صرف حضرت غفر آتاب ہی کے مخصوصات سے تھا۔ جیسا کہ آپ کے عہد کے تاریخی واقعات سے منکشف ہے۔

خطاب علی اور منصب | عہد مابقی سے زیادہ خان دُورال نواب ذوالقدر کی ترقی جلیل پر سرفرازی | کا آخری عہد حضرت غفران مآب طاب ثراہ کا عہد مبارک تھا۔

چنانچہ جب ۱۲۵۱ھ ذی الحجہ ۱۲۵۱ھ کو زمام سلطنت حضرت غفران مآب طاب ثراہ نے

لے نواب میر نظام علی خاں نام۔ اسد جنگ نظام الدولہ نظام الملک آصفیہ ثانی خطاب۔ حضرت آصف جاہ

مغفرت مآب کے فرزند چہارم۔ روز عید فطر ۱۲۵۱ھ میں پیدا ہوئے۔ حضرت مغفرت آلبے چودہویں سال خطاب

اسد جنگ سے سرفراز فرما کر غیب الدولہ کی امانت میں مرہٹوں کی سرکوبی کے لیے روانہ کیا۔ سرکار مظفر جنگ میں نواب

ناصر جنگ اور مظفر جنگ کے قاتل بہت بہادر نکو کام کو قتل کیا۔ عہد میر المملک نواب مہلابت جنگ میں صوبہ دار بنی

اور مرتبہ وزارت سے سرفراز ہوئے۔ فرانسیسیوں کے سازشی جال توڑے۔ حیدر جنگ کا خاتمہ کیا مرہٹوں سے

(باقی صفحہ ۵۱)

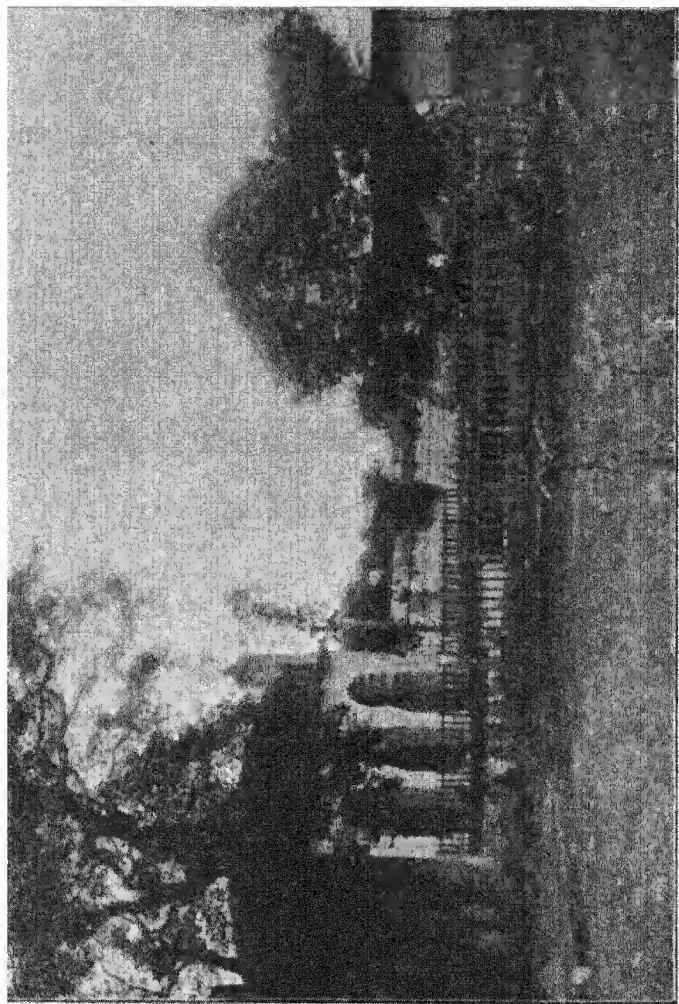
خجستہ بنیاد اور نگاہ بادی ہوئے اس موقع پر غلام علی ارشد نے قطعہ مذکور پیش کیا جس کے آخری مصرع سے سنہ تقرر ظاہر ہوتا ہے۔

قطعہ

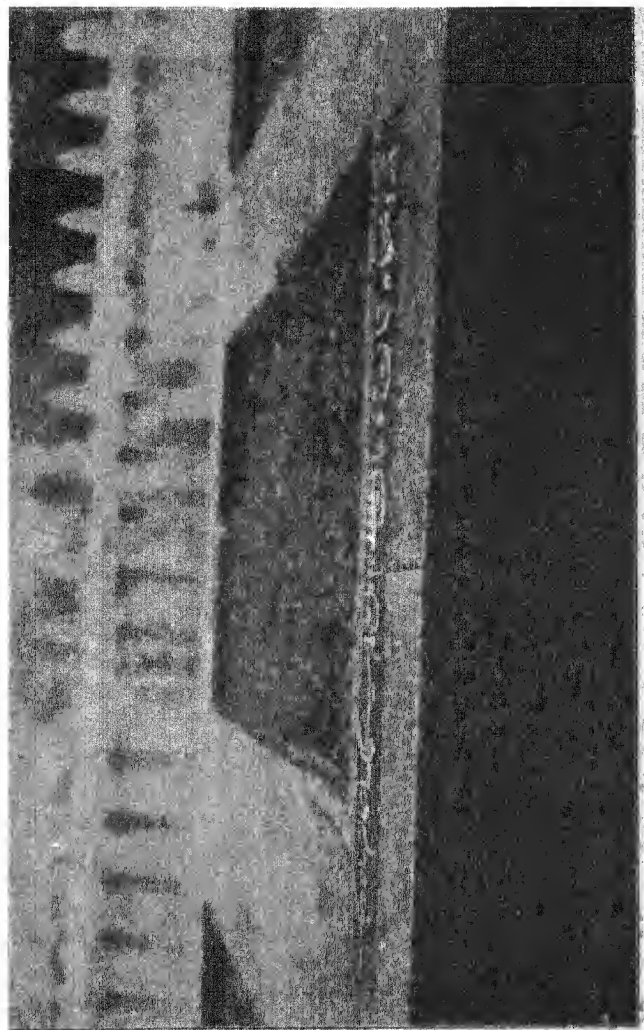
ناظم عصر جو آمد خجستہ بنیاد شکر درگاہِ الہی ز صد فزوں باشد
دوہ گلشنِ دولت کہ نظر کش خلق از آفتِ دُورایں ہما یوں باشد
شاد در بزمِ قافشِ دلِ جاہلِ علم دشمنِ او بصیحتِ کدہِ مخروں باشد
بادِ حصنِ نگہبانی ایزد محفوظ مثلِ آں نقطہ کہ در دائرہِ نوں باشد
خواستِ ارشد ز خود سالِ قدسِ فرخو قدمِ موتمنِ الدولہ ہمایوں باشد

حسن انتظام | خانِ دُورایں نواب ذو القدر رعایا پروری و عدل گستری اور
حسن انتظام کے باعث جب تک اس خدمتِ جلیلہ پر سرفراز رہے نہایت
بہر و لغزیز اور صفاتِ مذکورہ میں شہرہ آفاق رہے۔ چنانچہ کچھ عرصہ مگڑا تھا کہ
حسنِ خدمات کے صلہ میں خطابِ خانِ دُورایں سے بھی مفتخر کیے گئے۔

سے علامہ آزاد گلوانی نے بھی خزانہ علم میں خانِ دُورایں نواب ذو القدر کی رعایا پروری اور حسن سلوک کا ذکر فرمایا
کہ ”بمنزلِ بزمِ داری مذکور بحال و برقرار است و رعایا و برابرا سلوک پسندیدہ اور امنی۔“ نیز عبدالواہب لٹ آبادی
اپنے تذکرہ میں موصوف کی عدل گستری کے اس طرح ملاح ہیں ”دیں ایام بصوبہ داری خجستہ بنیاد مامور است ایں
صوبہ میامن ایالت و ولایت“ منظر



منظر مقبرہ سالار جنگ واقع لاہور آہاد



مزار خاندوران ذوالنقدر درگاه قلی خان سالار جنگ بهادر

عَمَل | ہر روز اختیار جہاں پیش و گیر است
دولت مگر گداست کہ ہر روز بردرست

خانِ دُورِاں نواب ذوالقدر غرہ رجب ۱۰۹۷ھ کو پانچ سال سات ماہ کا فرما
رہنے کے بعد اس خدمت سے سبکدوش کیے گئے۔ ۵۰ ذی الحجہ ۱۰۹۷ھ کو اپنی جائگہ
نظام آباد میں رونق افروز ہوئے۔ اس عرصہ میں اس خدمت پر پھر فائز ہونے
کے اسباب مہیا ہو رہے تھے کہ آپ غلیل ہوئے اور کچھ دن نہ گزرے تھے کہ
وفات | ۱۸ جمادی الاول ۱۱۰۰ھ کو بمرض سرسام اس دارِ فانی سے عالم
جاودانی کو انتقال کیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ سَرَّاجِعُوْنَ۔

ایں عمر کہ بیاب بہ بینی آنرا نقشے است کہ برآب بینی آنرا
دُنیا خواہست کہ زندگانی دروے خوابے است کہ در خواب بہ بینی آنرا
نفس اوزنگ آباد لائی گئی اور مقبرہ سالار جنگی میں دفن کیے گئے۔ (ملاحظہ ہو
عکس مقبرہ سالار جنگی و عکس مرقد خاص نواب موصوف)۔ اہل اوزنگ آباد
کے لیے یہ دن روز قیامت سے کم نہ تھا۔ تمام شہر گویا ماتم لہ بنا ہوا تھا
ہر صغیر و کبیر رعایا و برایا خاک بسر نوحہ کنناں جنازہ کے ساتھ ساتھ جارہے تھے
فریاد و فغاں کی صدائیں فلکِ نہم تک پہنچ رہی تھیں۔ غلام علی ارشد جسنی
لہ اس کیفیت کا شفیق اور نگاہی نے گلِ رعنا میں تذکرہ کیا ہے وہ لکھتا ہے ”روزِ دفن اور شور قیامت برپا ہوا اور رعایا

شہرِ خاک بسر نوحہ کنناں در جلوتابوت میر فتند و فریاد و فغاں بر آسمان نہم میرسانیدند۔ مظفر

اس مصرع سے سند رحلت نکالا ہے اہل عالم سینہ چاک از ماتم سالار جنگ
ایک اور صوری و مغنوی تایخ رحلت مصرعہ ہذا سے نکالی گئی ہے۔

یک ہزار و یکصد و ہشتاد سال

سنگ مزار پر تایخ غلام علی ارشد اور آرامگاہ خان دوراں کندہ ہے۔
لطیفہ کوئی و بذلہ سنجی | متانت و سنجیدگی کے ساتھ خاندوران نواب ذوالقدر کی
طبیعت لطائف و ظرافت سے بھی چاشنی گیر تھی۔ شیریں بیانی و لطیفہ کوئی کی وجہ
سے جس بزم میں موصوف شریک ہوتے وہاں بے تکلف احباب خان موصوف
ہی کے گرد جمع ہو جاتے تھے۔ چنانچہ مولوی شاہ علی صاحب اوزنگ آبادی کے

لہ میر غلام علی نام ارشد تخلص سادات رضویہ سے تھے۔ بمقام امین صوبہ مالوہ میں پیدا ہوئے۔ نیک بخت ازلی
تایخ تولد ہی۔ میر محمد سعید والد ماجد اور میر محمد شاہر جد امجد منصب داران عالمگیر اور خدمات عالیہ شمل فوجدار بہار گزشتہ
پر سر فراز تھے۔ ارشد نے اپنا سچ مع نام اپنے والد و جد غوب موزوں کیا ہے شاکر بخت سعید کہ غلام علی ام میر محمد جعفر
ارشد موصوف کے ناما عہد عالمگیر میں اولاً برابر میں خدمت صدارت پر فائز ہوئے پھر مالوہ کی صدارت پر ممتاز ہوئے۔

آخر میں امین کی صدارت سے سرفراز کیے گئے۔ میر ارشد بھی عرصہ تک بادشاہ کی جانب سے امین میں عہدہ قضاہ پر
مأمور رہے۔ ^{۱۰} ^{۱۱} ^{۱۲} ^{۱۳} ^{۱۴} ^{۱۵} ^{۱۶} ^{۱۷} ^{۱۸} ^{۱۹} ^{۲۰} ^{۲۱} ^{۲۲} ^{۲۳} ^{۲۴} ^{۲۵} ^{۲۶} ^{۲۷} ^{۲۸} ^{۲۹} ^{۳۰} ^{۳۱} ^{۳۲} ^{۳۳} ^{۳۴} ^{۳۵} ^{۳۶} ^{۳۷} ^{۳۸} ^{۳۹} ^{۴۰} ^{۴۱} ^{۴۲} ^{۴۳} ^{۴۴} ^{۴۵} ^{۴۶} ^{۴۷} ^{۴۸} ^{۴۹} ^{۵۰} ^{۵۱} ^{۵۲} ^{۵۳} ^{۵۴} ^{۵۵} ^{۵۶} ^{۵۷} ^{۵۸} ^{۵۹} ^{۶۰} ^{۶۱} ^{۶۲} ^{۶۳} ^{۶۴} ^{۶۵} ^{۶۶} ^{۶۷} ^{۶۸} ^{۶۹} ^{۷۰} ^{۷۱} ^{۷۲} ^{۷۳} ^{۷۴} ^{۷۵} ^{۷۶} ^{۷۷} ^{۷۸} ^{۷۹} ^{۸۰} ^{۸۱} ^{۸۲} ^{۸۳} ^{۸۴} ^{۸۵} ^{۸۶} ^{۸۷} ^{۸۸} ^{۸۹} ^{۹۰} ^{۹۱} ^{۹۲} ^{۹۳} ^{۹۴} ^{۹۵} ^{۹۶} ^{۹۷} ^{۹۸} ^{۹۹} ^{۱۰۰} ^{۱۰۱} ^{۱۰۲} ^{۱۰۳} ^{۱۰۴} ^{۱۰۵} ^{۱۰۶} ^{۱۰۷} ^{۱۰۸} ^{۱۰۹} ^{۱۱۰} ^{۱۱۱} ^{۱۱۲} ^{۱۱۳} ^{۱۱۴} ^{۱۱۵} ^{۱۱۶} ^{۱۱۷} ^{۱۱۸} ^{۱۱۹} ^{۱۲۰} ^{۱۲۱} ^{۱۲۲} ^{۱۲۳} ^{۱۲۴} ^{۱۲۵} ^{۱۲۶} ^{۱۲۷} ^{۱۲۸} ^{۱۲۹} ^{۱۳۰} ^{۱۳۱} ^{۱۳۲} ^{۱۳۳} ^{۱۳۴} ^{۱۳۵} ^{۱۳۶} ^{۱۳۷} ^{۱۳۸} ^{۱۳۹} ^{۱۴۰} ^{۱۴۱} ^{۱۴۲} ^{۱۴۳} ^{۱۴۴} ^{۱۴۵} ^{۱۴۶} ^{۱۴۷} ^{۱۴۸} ^{۱۴۹} ^{۱۵۰} ^{۱۵۱} ^{۱۵۲} ^{۱۵۳} ^{۱۵۴} ^{۱۵۵} ^{۱۵۶} ^{۱۵۷} ^{۱۵۸} ^{۱۵۹} ^{۱۶۰} ^{۱۶۱} ^{۱۶۲} ^{۱۶۳} ^{۱۶۴} ^{۱۶۵} ^{۱۶۶} ^{۱۶۷} ^{۱۶۸} ^{۱۶۹} ^{۱۷۰} ^{۱۷۱} ^{۱۷۲} ^{۱۷۳} ^{۱۷۴} ^{۱۷۵} ^{۱۷۶} ^{۱۷۷} ^{۱۷۸} ^{۱۷۹} ^{۱۸۰} ^{۱۸۱} ^{۱۸۲} ^{۱۸۳} ^{۱۸۴} ^{۱۸۵} ^{۱۸۶} ^{۱۸۷} ^{۱۸۸} ^{۱۸۹} ^{۱۹۰} ^{۱۹۱} ^{۱۹۲} ^{۱۹۳} ^{۱۹۴} ^{۱۹۵} ^{۱۹۶} ^{۱۹۷} ^{۱۹۸} ^{۱۹۹} ^{۲۰۰} ^{۲۰۱} ^{۲۰۲} ^{۲۰۳} ^{۲۰۴} ^{۲۰۵} ^{۲۰۶} ^{۲۰۷} ^{۲۰۸} ^{۲۰۹} ^{۲۱۰} ^{۲۱۱} ^{۲۱۲} ^{۲۱۳} ^{۲۱۴} ^{۲۱۵} ^{۲۱۶} ^{۲۱۷} ^{۲۱۸} ^{۲۱۹} ^{۲۲۰} ^{۲۲۱} ^{۲۲۲} ^{۲۲۳} ^{۲۲۴} ^{۲۲۵} ^{۲۲۶} ^{۲۲۷} ^{۲۲۸} ^{۲۲۹} ^{۲۳۰} ^{۲۳۱} ^{۲۳۲} ^{۲۳۳} ^{۲۳۴} ^{۲۳۵} ^{۲۳۶} ^{۲۳۷} ^{۲۳۸} ^{۲۳۹} ^{۲۴۰} ^{۲۴۱} ^{۲۴۲} ^{۲۴۳} ^{۲۴۴} ^{۲۴۵} ^{۲۴۶} ^{۲۴۷} ^{۲۴۸} ^{۲۴۹} ^{۲۵۰} ^{۲۵۱} ^{۲۵۲} ^{۲۵۳} ^{۲۵۴} ^{۲۵۵} ^{۲۵۶} ^{۲۵۷} ^{۲۵۸} ^{۲۵۹} ^{۲۶۰} ^{۲۶۱} ^{۲۶۲} ^{۲۶۳} ^{۲۶۴} ^{۲۶۵} ^{۲۶۶} ^{۲۶۷} ^{۲۶۸} ^{۲۶۹} ^{۲۷۰} ^{۲۷۱} ^{۲۷۲} ^{۲۷۳} ^{۲۷۴} ^{۲۷۵} ^{۲۷۶} ^{۲۷۷} ^{۲۷۸} ^{۲۷۹} ^{۲۸۰} ^{۲۸۱} ^{۲۸۲} ^{۲۸۳} ^{۲۸۴} ^{۲۸۵} ^{۲۸۶} ^{۲۸۷} ^{۲۸۸} ^{۲۸۹} ^{۲۹۰} ^{۲۹۱} ^{۲۹۲} ^{۲۹۳} ^{۲۹۴} ^{۲۹۵} ^{۲۹۶} ^{۲۹۷} ^{۲۹۸} ^{۲۹۹} ^{۳۰۰} ^{۳۰۱} ^{۳۰۲} ^{۳۰۳} ^{۳۰۴} ^{۳۰۵} ^{۳۰۶} ^{۳۰۷} ^{۳۰۸} ^{۳۰۹} ^{۳۱۰} ^{۳۱۱} ^{۳۱۲} ^{۳۱۳} ^{۳۱۴} ^{۳۱۵} ^{۳۱۶} ^{۳۱۷} ^{۳۱۸} ^{۳۱۹} ^{۳۲۰} ^{۳۲۱} ^{۳۲۲} ^{۳۲۳} ^{۳۲۴} ^{۳۲۵} ^{۳۲۶} ^{۳۲۷} ^{۳۲۸} ^{۳۲۹} ^{۳۳۰} ^{۳۳۱} ^{۳۳۲} ^{۳۳۳} ^{۳۳۴} ^{۳۳۵} ^{۳۳۶} ^{۳۳۷} ^{۳۳۸} ^{۳۳۹} ^{۳۴۰} ^{۳۴۱} ^{۳۴۲} ^{۳۴۳} ^{۳۴۴} ^{۳۴۵} ^{۳۴۶} ^{۳۴۷} ^{۳۴۸} ^{۳۴۹} ^{۳۵۰} ^{۳۵۱} ^{۳۵۲} ^{۳۵۳} ^{۳۵۴} ^{۳۵۵} ^{۳۵۶} ^{۳۵۷} ^{۳۵۸} ^{۳۵۹} ^{۳۶۰} ^{۳۶۱} ^{۳۶۲} ^{۳۶۳} ^{۳۶۴} ^{۳۶۵} ^{۳۶۶} ^{۳۶۷} ^{۳۶۸} ^{۳۶۹} ^{۳۷۰} ^{۳۷۱} ^{۳۷۲} ^{۳۷۳} ^{۳۷۴} ^{۳۷۵} ^{۳۷۶} ^{۳۷۷} ^{۳۷۸} ^{۳۷۹} ^{۳۸۰} ^{۳۸۱} ^{۳۸۲} ^{۳۸۳} ^{۳۸۴} ^{۳۸۵} ^{۳۸۶} ^{۳۸۷} ^{۳۸۸} ^{۳۸۹} ^{۳۹۰} ^{۳۹۱} ^{۳۹۲} ^{۳۹۳} ^{۳۹۴} ^{۳۹۵} ^{۳۹۶} ^{۳۹۷} ^{۳۹۸} ^{۳۹۹} ^{۴۰۰} ^{۴۰۱} ^{۴۰۲} ^{۴۰۳} ^{۴۰۴} ^{۴۰۵} ^{۴۰۶} ^{۴۰۷} ^{۴۰۸} ^{۴۰۹} ^{۴۱۰} ^{۴۱۱} ^{۴۱۲} ^{۴۱۳} ^{۴۱۴} ^{۴۱۵} ^{۴۱۶} ^{۴۱۷} ^{۴۱۸} ^{۴۱۹} ^{۴۲۰} ^{۴۲۱} ^{۴۲۲} ^{۴۲۳} ^{۴۲۴} ^{۴۲۵} ^{۴۲۶} ^{۴۲۷} ^{۴۲۸} ^{۴۲۹} ^{۴۳۰} ^{۴۳۱} ^{۴۳۲} ^{۴۳۳} ^{۴۳۴} ^{۴۳۵} ^{۴۳۶} ^{۴۳۷} ^{۴۳۸} ^{۴۳۹} ^{۴۴۰} ^{۴۴۱} ^{۴۴۲} ^{۴۴۳} ^{۴۴۴} ^{۴۴۵} ^{۴۴۶} ^{۴۴۷} ^{۴۴۸} ^{۴۴۹} ^{۴۵۰} ^{۴۵۱} ^{۴۵۲} ^{۴۵۳} ^{۴۵۴} ^{۴۵۵} ^{۴۵۶} ^{۴۵۷} ^{۴۵۸} ^{۴۵۹} ^{۴۶۰} ^{۴۶۱} ^{۴۶۲} ^{۴۶۳} ^{۴۶۴} ^{۴۶۵} ^{۴۶۶} ^{۴۶۷} ^{۴۶۸} ^{۴۶۹} ^{۴۷۰} ^{۴۷۱} ^{۴۷۲} ^{۴۷۳} ^{۴۷۴} ^{۴۷۵} ^{۴۷۶} ^{۴۷۷} ^{۴۷۸} ^{۴۷۹} ^{۴۸۰} ^{۴۸۱} ^{۴۸۲} ^{۴۸۳} ^{۴۸۴} ^{۴۸۵} ^{۴۸۶} ^{۴۸۷} ^{۴۸۸} ^{۴۸۹} ^{۴۹۰} ^{۴۹۱} ^{۴۹۲} ^{۴۹۳} ^{۴۹۴} ^{۴۹۵} ^{۴۹۶} ^{۴۹۷} ^{۴۹۸} ^{۴۹۹} ^{۵۰۰} ^{۵۰۱} ^{۵۰۲} ^{۵۰۳} ^{۵۰۴} ^{۵۰۵} ^{۵۰۶} ^{۵۰۷} ^{۵۰۸} ^{۵۰۹} ^{۵۱۰} ^{۵۱۱} ^{۵۱۲} ^{۵۱۳} ^{۵۱۴} ^{۵۱۵} ^{۵۱۶} ^{۵۱۷} ^{۵۱۸} ^{۵۱۹} ^{۵۲۰} ^{۵۲۱} ^{۵۲۲} ^{۵۲۳} ^{۵۲۴} ^{۵۲۵} ^{۵۲۶} ^{۵۲۷} ^{۵۲۸} ^{۵۲۹} ^{۵۳۰} ^{۵۳۱} ^{۵۳۲} ^{۵۳۳} ^{۵۳۴} ^{۵۳۵} ^{۵۳۶} ^{۵۳۷} ^{۵۳۸} ^{۵۳۹} ^{۵۴۰} ^{۵۴۱} ^{۵۴۲} ^{۵۴۳} ^{۵۴۴} ^{۵۴۵} ^{۵۴۶} ^{۵۴۷} ^{۵۴۸} ^{۵۴۹} ^{۵۵۰} ^{۵۵۱} ^{۵۵۲} ^{۵۵۳} ^{۵۵۴} ^{۵۵۵} ^{۵۵۶} ^{۵۵۷} ^{۵۵۸} ^{۵۵۹} ^{۵۶۰} ^{۵۶۱} ^{۵۶۲} ^{۵۶۳} ^{۵۶۴} ^{۵۶۵} ^{۵۶۶} ^{۵۶۷} ^{۵۶۸} ^{۵۶۹} ^{۵۷۰} ^{۵۷۱} ^{۵۷۲} ^{۵۷۳} ^{۵۷۴} ^{۵۷۵} ^{۵۷۶} ^{۵۷۷} ^{۵۷۸} ^{۵۷۹} ^{۵۸۰} ^{۵۸۱} ^{۵۸۲} ^{۵۸۳} ^{۵۸۴} ^{۵۸۵} ^{۵۸۶} ^{۵۸۷} ^{۵۸۸} ^{۵۸۹} ^{۵۹۰} ^{۵۹۱} ^{۵۹۲} ^{۵۹۳} ^{۵۹۴} ^{۵۹۵} ^{۵۹۶} ^{۵۹۷} ^{۵۹۸} ^{۵۹۹} ^{۶۰۰} ^{۶۰۱} ^{۶۰۲} ^{۶۰۳} ^{۶۰۴} ^{۶۰۵} ^{۶۰۶} ^{۶۰۷} ^{۶۰۸} ^{۶۰۹} ^{۶۱۰} ^{۶۱۱} ^{۶۱۲} ^{۶۱۳} ^{۶۱۴} ^{۶۱۵} ^{۶۱۶} ^{۶۱۷} ^{۶۱۸} ^{۶۱۹} ^{۶۲۰} ^{۶۲۱} ^{۶۲۲} ^{۶۲۳} ^{۶۲۴} ^{۶۲۵} ^{۶۲۶} ^{۶۲۷} ^{۶۲۸} ^{۶۲۹} ^{۶۳۰} ^{۶۳۱} ^{۶۳۲} ^{۶۳۳} ^{۶۳۴} ^{۶۳۵} ^{۶۳۶} ^{۶۳۷} ^{۶۳۸} ^{۶۳۹} ^{۶۴۰} ^{۶۴۱} ^{۶۴۲} ^{۶۴۳} ^{۶۴۴} ^{۶۴۵} ^{۶۴۶} ^{۶۴۷} ^{۶۴۸} ^{۶۴۹} ^{۶۵۰} ^{۶۵۱} ^{۶۵۲} ^{۶۵۳} ^{۶۵۴} ^{۶۵۵} ^{۶۵۶} ^{۶۵۷} ^{۶۵۸} ^{۶۵۹} ^{۶۶۰} ^{۶۶۱} ^{۶۶۲} ^{۶۶۳} ^{۶۶۴} ^{۶۶۵} ^{۶۶۶} ^{۶۶۷} ^{۶۶۸} ^{۶۶۹} ^{۶۷۰} ^{۶۷۱} ^{۶۷۲} ^{۶۷۳} ^{۶۷۴} ^{۶۷۵} ^{۶۷۶} ^{۶۷۷} ^{۶۷۸} ^{۶۷۹} ^{۶۸۰} ^{۶۸۱} ^{۶۸۲} ^{۶۸۳} ^{۶۸۴} ^{۶۸۵} ^{۶۸۶} ^{۶۸۷} ^{۶۸۸} ^{۶۸۹} ^{۶۹۰} ^{۶۹۱} ^{۶۹۲} ^{۶۹۳} ^{۶۹۴} ^{۶۹۵} ^{۶۹۶} ^{۶۹۷} ^{۶۹۸} ^{۶۹۹} ^{۷۰۰} ^{۷۰۱} ^{۷۰۲} ^{۷۰۳} ^{۷۰۴} ^{۷۰۵} ^{۷۰۶} ^{۷۰۷} ^{۷۰۸} ^{۷۰۹} ^{۷۱۰} ^{۷۱۱} ^{۷۱۲} ^{۷۱۳} ^{۷۱۴} ^{۷۱۵} ^{۷۱۶} ^{۷۱۷} ^{۷۱۸} ^{۷۱۹} ^{۷۲۰} ^{۷۲۱} ^{۷۲۲} ^{۷۲۳} ^{۷۲۴} ^{۷۲۵} ^{۷۲۶} ^{۷۲۷} ^{۷۲۸} ^{۷۲۹} ^{۷۳۰} ^{۷۳۱} ^{۷۳۲} ^{۷۳۳} ^{۷۳۴} ^{۷۳۵} ^{۷۳۶} ^{۷۳۷} ^{۷۳۸} ^{۷۳۹} ^{۷۴۰} ^{۷۴۱} ^{۷۴۲} ^{۷۴۳} ^{۷۴۴} ^{۷۴۵} ^{۷۴۶} ^{۷۴۷} ^{۷۴۸} ^{۷۴۹} ^{۷۵۰} ^{۷۵۱} ^{۷۵۲} ^{۷۵۳} ^{۷۵۴} ^{۷۵۵} ^{۷۵۶} ^{۷۵۷} ^{۷۵۸} ^{۷۵۹} ^{۷۶۰} ^{۷۶۱} ^{۷۶۲} ^{۷۶۳} ^{۷۶۴} ^{۷۶۵} ^{۷۶۶} ^{۷۶۷} ^{۷۶۸} ^{۷۶۹} ^{۷۷۰} ^{۷۷۱} ^{۷۷۲} ^{۷۷۳} ^{۷۷۴} ^{۷۷۵} ^{۷۷۶} ^{۷۷۷} ^{۷۷۸} ^{۷۷۹} ^{۷۸۰} ^{۷۸۱} ^{۷۸۲} ^{۷۸۳} ^{۷۸۴} ^{۷۸۵} ^{۷۸۶} ^{۷۸۷} ^{۷۸۸} ^{۷۸۹} ^{۷۹۰} ^{۷۹۱} ^{۷۹۲} ^{۷۹۳} ^{۷۹۴} ^{۷۹۵} ^{۷۹۶} ^{۷۹۷} ^{۷۹۸} ^{۷۹۹} ^{۸۰۰} ^{۸۰۱} ^{۸۰۲} ^{۸۰۳} ^{۸۰۴} ^{۸۰۵} ^{۸۰۶} ^{۸۰۷} ^{۸۰۸} ^{۸۰۹} ^{۸۱۰} ^{۸۱۱} ^{۸۱۲} ^{۸۱۳} ^{۸۱۴} ^{۸۱۵} ^{۸۱۶} ^{۸۱۷} ^{۸۱۸} ^{۸۱۹} ^{۸۲۰} ^{۸۲۱} ^{۸۲۲} ^{۸۲۳} ^{۸۲۴} ^{۸۲۵} ^{۸۲۶} ^{۸۲۷} ^{۸۲۸} ^{۸۲۹} ^{۸۳۰} ^{۸۳۱} ^{۸۳۲} ^{۸۳۳} ^{۸۳۴} ^{۸۳۵} ^{۸۳۶} ^{۸۳۷} ^{۸۳۸} ^{۸۳۹} ^{۸۴۰} ^{۸۴۱} ^{۸۴۲} ^{۸۴۳} ^{۸۴۴} ^{۸۴۵} ^{۸۴۶} ^{۸۴۷} ^{۸۴۸} ^{۸۴۹} ^{۸۵۰} ^{۸۵۱} ^{۸۵۲} ^{۸۵۳} ^{۸۵۴} ^{۸۵۵} ^{۸۵۶} ^{۸۵۷} ^{۸۵۸} ^{۸۵۹} ^{۸۶۰} ^{۸۶۱} ^{۸۶۲} ^{۸۶۳} ^{۸۶۴} ^{۸۶۵} ^{۸۶۶} ^{۸۶۷} ^{۸۶۸} ^{۸۶۹} ^{۸۷۰} ^{۸۷۱} ^{۸۷۲} ^{۸۷۳} ^{۸۷۴} ^{۸۷۵} ^{۸۷۶} ^{۸۷۷} ^{۸۷۸} ^{۸۷۹} ^{۸۸۰} ^{۸۸۱} ^{۸۸۲} ^{۸۸۳} ^{۸۸۴} ^{۸۸۵} ^{۸۸۶} ^{۸۸۷} ^{۸۸۸} ^{۸۸۹} ^{۸۹۰} ^{۸۹۱} ^{۸۹۲} ^{۸۹۳} ^{۸۹۴} ^{۸۹۵} ^{۸۹۶} ^{۸۹۷} ^{۸۹۸} ^{۸۹۹} ^{۹۰۰} ^{۹۰۱} ^{۹۰۲} ^{۹۰۳} ^{۹۰۴} ^{۹۰۵} ^{۹۰۶} ^{۹۰۷} ^{۹۰۸} ^{۹۰۹} ^{۹۱۰} ^{۹۱۱} ^{۹۱۲} ^{۹۱۳} ^{۹۱۴} ^{۹۱۵} ^{۹۱۶} ^{۹۱۷} ^{۹۱۸} ^{۹۱۹} ^{۹۲۰} ^{۹۲۱} ^{۹۲۲} ^{۹۲۳} ^{۹۲۴} ^{۹۲۵} ^{۹۲۶} ^{۹۲۷} ^{۹۲۸} ^{۹۲۹} ^{۹۳۰} ^{۹۳۱} ^{۹۳۲} ^{۹۳۳} ^{۹۳۴} ^{۹۳۵} ^{۹۳۶} ^{۹۳۷} ^{۹۳۸} ^{۹۳۹} ^{۹۴۰} ^{۹۴۱} ^{۹۴۲} ^{۹۴۳} ^{۹۴۴} ^{۹۴۵} ^{۹۴۶} ^{۹۴۷} ^{۹۴۸} ^{۹۴۹} ^{۹۵۰} ^{۹۵۱} ^{۹۵۲} ^{۹۵۳} ^{۹۵۴} ^{۹۵۵} ^{۹۵۶} ^{۹۵۷} ^{۹۵۸} ^{۹۵۹} ^{۹۶۰} ^{۹۶۱} ^{۹۶۲} ^{۹۶۳} ^{۹۶۴} ^{۹۶۵} ^{۹۶۶} ^{۹۶۷} ^{۹۶۸} ^{۹۶۹} ^{۹۷۰} ^{۹۷۱} ^{۹۷۲} ^{۹۷۳} ^{۹۷۴} ^{۹۷۵} ^{۹۷۶} ^{۹۷۷} ^{۹۷۸} ^{۹۷۹} ^{۹۸۰} ^{۹۸۱} ^{۹۸۲} ^{۹۸۳} ^{۹۸۴} ^{۹۸۵} ^{۹۸۶} ^{۹۸۷} ^{۹۸۸} ^{۹۸۹} ^{۹۹۰} ^{۹۹۱} ^{۹۹۲} ^{۹۹۳} ^{۹۹۴} ^{۹۹۵} ^{۹۹۶} ^{۹۹۷} ^{۹۹۸} ^{۹۹۹} ^{۱۰۰۰}

صاحبزادے کی محفل عقد نکاح منعقد تھی۔ معززین، امراء، مشائخین وغیرہ کا مجمع تھا۔ علامہ آزاد بلگرامی جناب شاہ محمود، سید غلام حسن، نواب اشبح الدولہ اور خاندوران نواب ذوالقدر ہم نرم تھے۔ قاضی صاحب کیل عروس کے منتظر کہ

(بقیہ حاضیہ نمبر گذشتہ) مشرف ہو کر سجادہ شریفیت پر رونق افروز ہوئے اور ایک عالم کو اپنا گرویدہ بنالیا۔ مسجد و تکیہ و نہر تعمیر کرائی۔ ۱۰ رمضان شب یکشنبہ ۱۲۸۸ھ میں انتقال کیا۔ حسب تجویز خاندوران روبرو مسجد تکیہ میں جانب شرق دفن ہوئے پچھی نارائن شفیق نے حسب ذیل تاریخ رحلت کہی۔ ۵

سید اہل کشف شاہ علی گشت رونق و زلے نرم بہشت سال فزونی شفیق کرد و رقم قطب عالم نمود نرم بہشت
(گل رعنا منہ)
۱۵ شاہ بابا مسافر کے مرید خاص اور درنگ آباد کے مشائخین کبار سے تھے۔ شاہ بابا مسافر کی رحلت کے بعد سجادہ نشین ہوئے۔ آپ نے اکثر عالیشان عمارتیں مثل ہر، حوض، پل، تکیہ اورنگ آباد میں تعمیر کرائیں۔ ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۰۸ھ روز چہار شنبہ بوقت اشراق انتقال کیا۔ حسب وصیت گنبد شاہ بابا مسافر میں دفن ہوئے۔ علامہ زاد بلگرامی نے تاریخ فرمائی۔ ”مسافر شہید گناہ شاہ محمود“ حاکم بیگ خاں حاکم نے ”خلایا بیامر محمود“ سے تاریخ رحلت نکالی۔ گل رعنا منہ منظر

۱۵ اورنگ آباد کے مشائخین عظام سے تھے۔ آپ کا سلسلہ نسب شیخ عبدالقادر جیلانی تک پہنچتا ہے موصوف کے جد بزرگوار سید محمود اسحاق بغداد سے وارد ہند ہوئے اور ہند سے دمشق آئے۔ خیبر میں مقیم ہوئے شاہ بابا مسافر کی مقام خیبر نشاندہ میں ولادت ہوئی اور یہیں نشو و نما پاکر سن رشت کو پہنچے۔ بعد انتقال اپنے والد (سید شہاب الدین بوزنر) سیاحت نکلے احمد آباد گجرات پہنچے۔ شاہ علی رضا بن خواجہ فرخ شاہ سے فیوضات حاصل کیں۔ وہاں وارد اورنگ آباد ہوئے اور یہیں قیام اختیار کیا۔ مسجد و خانقاہ بمبر کرائی۔ پچھی نارائن شفیق سے
(باقی صفحہ ۵۶)

خواجہ دکنو بنات فروش وکیل عروس ہو کر مع گواہ محفل میں رونق افروز ہوئے۔
خانِ دورانِ نواب ذوالقدر نے خواجہ کو مخاطب کر کے فرمایا۔

”ہمیں آج معلوم ہوا کہ آپ بنات فروش ہیں“

اہلِ بزم اس لطیفہ سے نہایت محظوظ ہوئے چونکہ بنات بمعنی پارچہ ریشم اور ”بنت“ کی جمع بھی ہے۔

لطیفہ دیگر۔ مولوی شاہ علی صاحب خانِ دورانِ نواب ذوالقدر کی خدمت میں حاضر ہیں مخصوص احباب کا مجمع ہے۔ شاہ علی صاحب نے نواب صاحب سے کہا کہ ہم غیروں کے لیے صرف ”دنیا“ کی دعا کرتے ہیں اور آپ کے لیے ”دین و دنیا“ دونوں کی دینی دعا کا محلِ مسجد ہے اور دنیوی دعا کا مقام بیت الخلا کہ مقامِ قضاے حاجت ہے۔ نواب صاحب نے فرمایا کہ آپ مسجد میں کتنی مرتبہ تشریف لے جاتے ہیں؟

شاہ صاحب نے کہا ”پانچ وقت“

نواب صاحب۔ اور بیت الخلا میں کتنی مرتبہ۔

بقیہ حاشیہ گذشتہ
خاص بظبط تھا چنانچہ مصروف نے لکھا ہے شاہ صاحب کی کسی شانِ جبرتی و جاہت ظاہری و اقبال لکھی میں اترتے نہایت خفا

مجلسِ بزمِ امیر ہوا غریب شاہ صاحب صوف جاتے یہ مجلس ہوتے تھے۔ شاہ صاحب کو ذوقِ شاعری بھی تھا۔

سالکِ تخلص کرتے تھے۔ یہ دو شعر آپ ہی کے طبعِ آزاد ہیں۔
نشا پر دازد ماغم شکِ سیراب دے باجان کشتی ماچا در ہا بتا بے

صرف راہِ دوستیہ باشد دل پر در دماؤ میچکد غنِ محبت گرفتاری گرواؤ ۲۲ جہاد علیٰ روحمینِ خیر کو نشانِ کمال کیا۔ گلِ عینا
مظفر

شاہ صاحب - ایک یا دو مرتبہ !

نواب صاحب نے فرمایا کہ

میں جناب الہی میں دعا کرتا ہوں کہ حضرت کو اس سال ہوں کہ بار بار بیت الخلاء جائیں اور دنیا کی دعا بھی بہت کریں۔ شاہ صاحب پر قبضہ پڑا اور حاضرین خوشوقت ہوئے۔

تاریخ گونی | خانِ دُورِ نواب ذوالقدر کو تاریخ گونی میں بھی کمال حاصل تھا
عبدالنواب دولت آبادی نے بزبانی علامہ آزاد بلگرامی ایک واقعہ اپنے تذکرہ
بنظیر میں نقل کیا ہے۔ جس سے تاریخ گونی کے علاوہ خانِ دُورِ نواب ذوالقدر کے
صفائے ذہن اور ذکاوت طبع پر بھی خاص روشنی پڑتی ہے۔ اقتباسی ترجمہ
ملاحظہ ہو۔

آزاد بلگرامی کا بیان ہے کہ ان کے زمانہ قیام سندھ میں ایک شخص نے ایک
شادی کی تاریخ ”مبارک باشد و باشد مبارک“ کہی موصوف جب سندھ سے ہندوستان
آئے اور سندھ میں بغرض حج سورت پہنچے۔ محمد حسین بنجد سے ملاقات ہوئی
برسبیل تذکرہ معلوم ہوا کہ بنجد نے بھی ایک شادی کی۔ تقریب میں یہی مصرع
مادہ تاریخ میں کہا تھا۔ حج سے واپس ہونے کے بعد جب وارد دکن ہوئے اور
اورنگ آباد پہنچے۔ خانِ دُورِ نواب ذوالقدر کے یہاں ایک شب محلِ مشاعرہ
تھی۔ خانِ دُورِ نواب ذوالقدر نے ایک تولد کی تاریخ سنائی کہ اس کا مصرعہ تاریخی

بھی ”مبارک باشد و باشد مبارک“ تھا۔ فرمایا۔ یہ ایک عجیب اتفاق ہے کہ ایک ہی مصرع کا تین شاعروں میں توارد ہو گیا۔ باوجودیکہ ایک دوسرے سے نہایت دور دست (یعنی ایک سندھ میں دوسرا گجرات میں، تیسرا دکن میں) مگر مولود کا نام مبارک علی ہونے کی وجہ خانِ دوراں نواب ذوالقدر کی تاریخ میں زیادہ لطف پیدا ہو گیا ہے۔ ۱۲۶۶ھ میں وزارت خاں اورنگ آبادی دوبارہ خدمت دیوانی سے سرفراز ہوئے تو بعض اجاب کی فرمائش پر حسب ذیل چاروں مصرع خانِ دوراں نواب ذوالقدر نے تاریخ فرمائے۔

شد بحکم تو بزم نورانی بامصباح فضیلِ یزدانی
از برائے صلاح خلق اللہ باز رونق گرفت دیوانی

شاعری و بزمِ افروزی | خانِ دوراں نواب ذوالقدر دہلی کی بزمِ آرائیوں، شعراء کی محفلوں کا لطف اٹھائے ہوئے تھے۔ خود کو بھی شاعری سے خاص ذوق تھا اردو و فارسی زبان میں نہایت خوب شعر فرماتے۔ بنا، بریں ہمینہ میں دو یا تین مرتبہ باغ و دلکشا میں مجلس منعقد ہوتی۔ شعراء، علماء اور خاص اجاب مدعو ہوا کرتے علمی مذاکرہ اور شعر و سخن کا چرچا رہا کرتا تھا۔ چنانچہ ایک مرتبہ خاص اجاب کی مجلس منعقد تھی۔ علامہ آزاد بلگرامی نے خواجہ حافظ شیرازی کی مشہور غزل

صبا بلطف بگو آں غنرال رخسارا
کہ سر بکودہ و بیاباں تو دادہ مارا

طرح کیا اور خود فرمایا

صبا پیغام رساں آں بہار رخسارا
کہ داد ہوئے تو سرمایہ جنوں مارا
لچھی نارائن شفیق نے بھی خانِ دُوراں کی خواہش سے مطلع کہا۔

فزود جلوہ اوسیل گریہ مارا
طلوع ماہ کند بیش آب دریا را

زاں بعد خانِ دُوراں نواب ذوالقدر نے بھی فی البیہ مطلع
نصرمایا۔

صبا پیغام رساں آں جنوں تمنارا
بہار آمد و سر سبز کرد صحرا را

اب ہم مختلف تذکرہ نویسوں نے جو اشعار خانِ دُوراں نواب ذوالقدر کے
انتخاب فرمائے ہیں وہ ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔

نمونہ کلام فارسی

(❖)

کیکہ در صد و وصف آں دہن باشد چوں شخص ہیچ پال در پے سخن باشد
 شرک محض است گمان من تو من و تو نیست میان من تو
 معاشر از سولے بد و ستاں داریم برائے ما و شما این ہوا چہ میخوابد
 نگاہش دیدہ صہبا آسیریند قدش دیدند طوبے آسیریند
 بعالم ریخت اشکم رنگ طوفاں ز جیب قطرہ دریا آسیریند
 میچکد رنگ بہار از خالم وصف رخسار کہ انشامی کند
 حکم آصف این غزل را تازہ کرد کار ہمارا کار فرامی کند
 باغوش آید آں دلدار افواہے چنیں باشد خدا گر راست آرد دولت بجایے چنیں باشد
 چہ منتہاست بدل از صبا گر نگہش حیات تازہ می بخشد ہوا ہائے چنیں باشد
 مصفا ساختم بہر قد و مش حضرت دل را براہ شاہ والا جاہ در گاہے چنیں باشد
 سوائے حیدر کرار شاہ مرواں کیست کہ ذوالفقار باو داد حق نبی خستہ
 دلم را فرقت آن نامسلمان ساخت سیپا نمود از ہم جدا جزائے قرآنے کہ من دادم

کر دیم نشارِ ہجر طاقتِ رباعی اے صبرِ باچہ کار کردی
 باکے نبود ز تیغِ اعدا گر صاحبِ ذوالفقار کردی
 نوروز کہ روزِ سعد عشرت افزا است رباعی مولائے جہاں تختِ خلافت آراست
 از مقدمِ گلِ نماند آثارِ خسراں سالے کہ نکوست از بہارش پیداست
 کونین شد ایجاد برائے ایشاں حاشاکہ کسے رسد بجائے ایشاں
 اسرارِ نبوت اند اولادِ علی در گاہِ قلی است خاکبائے ایشاں

نمونہ کلامِ اردو قصیدہ

پڑی ہے آکے گلے ناگہاں بلائے سفر سفر نہیں ہے سفر بل سقر سے ہے بدتر
 زبانِ خامہ ہے اس کے بیان میں عاجز ہے جس کا شمعِ کلفتِ حساب صد دفتر
 اسیرِ نیچے تعذیبِ صامت و ماطن غریقِ لجزہِ تخریبِ ہیہ گاسبِ لشکر
 نہیں ہے تختہٴ بازاءِ برانامج کی جنس نعلِ بلکہ سبھی نقد و جنس ہے کمتر
 گیہوں کی جنس ہے نایابِ مثلِ دمِ خوب مثالِ ہن نظر آتی نہیں ہے اب تور
 مگر ذخیرہ کیا ہوئے ماشِ خوروں نے ہے دالِ ان کی رکاکت پہ باکمالِ ہنر
 ہوا ہے قحط سے دیکھو دو باجراِ عالم نہیں ہے ہمتِ اک جو کسی میں بل کمتر

نظر بچا کے نکلتے نہ ہوویں قرب و جوار
 جوار رحمت حق میں ہوئے میں سب با
 غنی فہتیر سبھی مبتلا برنج برنج
 نکل گیا ہے رئیسوں کا بھی ملتھیں اب
 خراب حال ہوا ہے دواب بجایا سب
 ہوا ہے تلی و آسی کا تیل گھی کے عوض
 نہ دیکھی خواب میں ہرگز کسی نے ترکاری
 ہوا ہے قحط سے سب ذبیحات کو ہوکا
 غرض کہ سخت مصیبت میں ہیں وضع و ثن
 تمام روز کمر بستہ سب غنی و دنی
 علاوہ گولہ توپ و تفنگ و زبور ک
 ہوا ہے حیف عجب روزِ نحس قائم جنگ
 رئیس وقت ہے قائم نفیر و ہمہ وقت
 ہوئی ہے خلق پہ کیا شاق و محبت غیر
 اسی تردد و افکار میں لگی تھی نیند
 کھڑے آگے سر لانے پہ پیر نورانی
 کہا، کمال عنایت سے کیا ہے فکر تجھ

فقیر وسائل و محتاج نوکر و چاکر
 کہیں جوار جوار از جوع جوع بقتہ
 دھیان ہوش نہیں ہے کسی میں سب مضطر
 تلاش دال اڑاتے ہیں دوڑتے گھر گھر
 زبون خستہ و مجروح لنگ اور لاغر
 بجائے روغن بادام سیگا تیل کرر
 چنے کا ساگ کھجوا اور کر کھجوا کھجور
 بشر کو جوع بقر اور بقر کو جوع شتر
 غنی فہتیر سبھی احتیاج میں مضطر
 ہے زیر بار دواب غریب شام و سحر
 صدائے بان سے سب کان ہو گئے ہیں کہ
 نہ فتح ہے نہ ہزیمت چوبازی ششدر
 بسان طوطی بے لطف طائر بے پر
 ہزار حیف سیحاصفت میں تابع خر
 کہ ناگہ خواب میں دیکھا قریب وقت سحر
 لطیف عنصر و خوش منظر و خستہ سیر
 ہے تیرے کام کا حامی امام جن و بشر

شہ سریر کراست، امیر کل امیر ولی حضرت مولے وصی پیغمبر
 امام جن و ملک تاجدار ملک و ملک کہا ہے لمحک لہجی جسے شہ سرور
 فزوں جو حد بشر ہے ہے نقبت اسکی ہوا ہے مشرقِ خاطر سے مطلع دیگر
 جناب اقدس حیدر ہے وصف سے برتر

بیان وصف سے عاجز لب و ہاں بشر

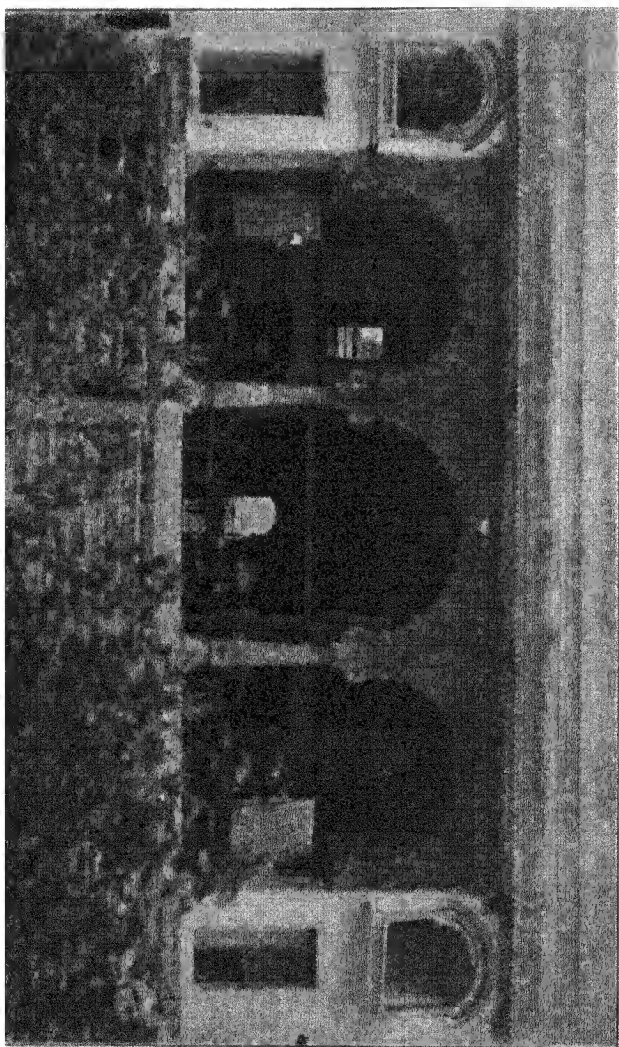
نہیں سنا ہے مخالف مگر حدیث صحیح نبی مدینہ علم و علی ہے اس کا در
 کہو کسی نے قدم دوش پر نبی کے رکھا کہو کسی کا بھی مولد ہوا خدا کا گھر
 شریک کون ہے روزِ مبالغہ میں دیکھ کہا ہے انفسکم حق میں کس کے خیر بشر
 کہا ہے کس کو نبی وقت جنگ کے کرار کیا ہے کس نے کہو فتح قلعہ خیبر
 ہے کس کے حق میں نزول حدیث قدسی کا ہے آفتاب سے ناؤ سلی منور تر
 رفیق کون تھا معراج میں نہ رکھ پروا سنا ہے قصہ شیر و برج و انگشت
 سوائے اس کے کہو کون شاہِ مرداں ہے خدا نے سیف دی اور دی رسول نے دستر
 خدا رسول کی سو گند کھا کے ہوتا ہوں بجز خدا و رسول اس سے کون ہے برتر
 ہوا ہے پھر کے میری مشرقِ طبعیت سے طلوع مطلع شفاف روش و انور

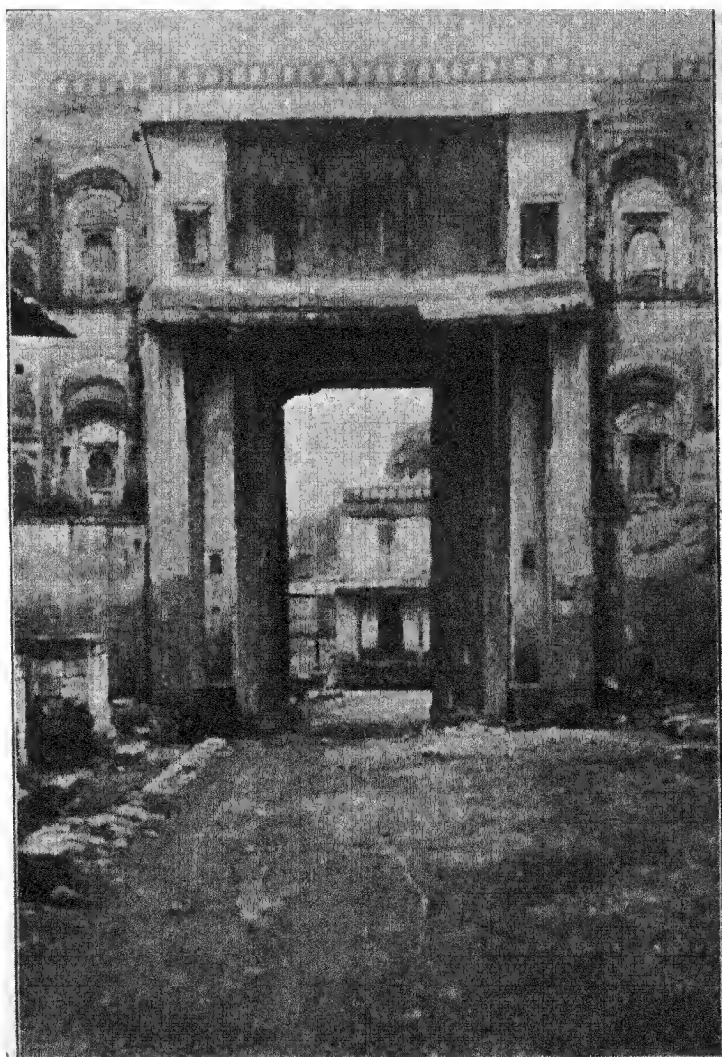
ہزار شکر بامداد ساقی کوثر

جمال شاہ مقصود پر پڑی ہے نظر

ہونی ہے طرح اقامت پیکلِ خاطر خواہ ہوئی ہے دفع یکا یک بھی بلائے سفر

در پنج د اکیمه اذ صوم سوم هر ت قو ری سی سا لار چاک





دروازہ جلو خانہ، قدیم واقعہ اورنگ آباد

کرد ایں نہر را رواں در باغ تازه شد آب زنگ بستانی
 کند حوض وسیع در بستان کہ تو اں گفت کوثر ثناتی
 ایں عمل امتیاز خاصے یافت از قبول جناب سبحانی
 سال تباہ او طلب کردم گفت دل نہر خان دورانی
 ۶۹۱ء میں ایک نہایت کشادہ حوض جو باغ و کشا میں بنوایا تھا اس کی
 تباہ خان دوراں نواب ذوالقدر نے خود نظم فرمائی ہے۔

در جہاں ہر خند گشتم کو بکو اینچنین حوضے ندیم ہیچ سو
 فیض عاشق بہت جاری صلح شام می برد ہر شنبہ لب مشک و سبو
 ساختم سال بنا آمد ندا می دہد ساقی کوثر آبرو
 اولاد و ازواج | نواب ضیف الدین خاں کی صاحبزادی سعید النساء بیگم

خان دوراں نواب ذوالقدر کے جلالہ عقد میں آئیں (جنھوں نے خان دوراں
 نواب ذوالقدر کی حیات ہی میں انتقال کیا) معظمہ کے بطن سے صرف ایک
 صاحبزادی بہت بیگم (جو نواب اشجع الدولہ کے جلالہ عقد میں آئیں) تھیں
 اور دو صاحبزادے امام قلیخان و وصی قلیخان (یہ خان دوراں کے دوسرے

۱۰ امام قلیخان الحاکم بہ نوبت الدولہ سالار جنگ خان عالم۔ جاگیر دار بہار و اورنگ آباد میں منصب چہار ہزاری
 ذات و پاک و جلالدار مع علم و تقارہ سے سرفراز تھے ۱۲۳۵ھ میں انتقال کیا مقبوضہ خاندانی میں دفن ہوئے۔ ملاحظہ فرمائیے شیخ عالم
 (بقیہ صفحہ آئندہ)

محل سے تھے) جو توجہ و امداد اشجع الدولہ حیدر یار خاں شیر جنگ (جد امجد نواب
نحار الملک سرسالا جنگ اول) جاگیر و منصب و خطابات سے سرفراز ہوئے۔
لہذا بسلسلہ و منذکرہ بالا خاندان نواب ذوالقدر نواب نحار الملک
سرسالا جنگ اول کے جد مادری ہوتے ہیں۔ (توضیح کے لیے شجرہائے
نسب ملاحظہ ہوں۔

حکیم سید مظفر حسین
چھتہ بازار۔ حیدر آباد دکن

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) مزار پر تاریخ رحلت کا کتاب نصب ہے۔

نعت مؤمن الدولہ امیر والا ہم خطاب پدر خود بزبان عالم
کردہ رحلت زجاں اتق غیبی فرمود جائے فردوس بود بدون خان عالم
موصوف کی صرف ایک صاحبزادی سماءہ کالی بیگم جو نواب میر علی خاں سے منسوب تھیں ۱۲۴۱ھ میں انتقال فرمایا
مقبرہ خانہ فی میں مدفون ہیں۔ حسب ذیل تاریخ رحلت کتاب مزار پر کندہ ہے۔

بیگم کالی لقب عالی گہر قدسی جناب رفت ازین دار فنا در قریب العالیین
معصومہ تائیش از عرش بریں آید جنس مقدیر پر نور بیگم جلوه روئے زمین

موصوف کی یادگار سے عاشورخانہ اورنگ آباد میں اب تک موجود ہے۔ ملاحظہ ہو مکس عاشورخانہ خان عالم
وخصی قلی خاں التماس درگاہ قیخان زمان شہسوار الملک جلالت جنگ۔ منصب سہنری ذات و علم و فقاہت سے سرفراز تھے
نواب الملک معینہ ثانی نے جلوس کے چھیسیوں سال خدمت داروگی منازل نزول بیت المال (خزانہ) بلکہ عجمتہ دنیا
سے بعد عزل جمیت طلب خاں سرفراز کیا۔ ملاحظہ ہو نقل سند پیشفر

شجرہ نسب اندوڑا نواب درگاہ قلیخان

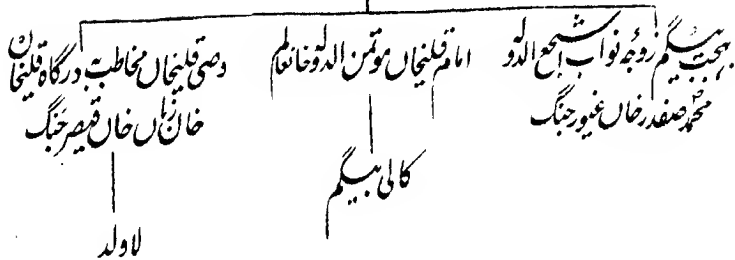
خانندان قلیخان

درگاہ قلیخان

نوروز قلیخان

خانندان قلیخان

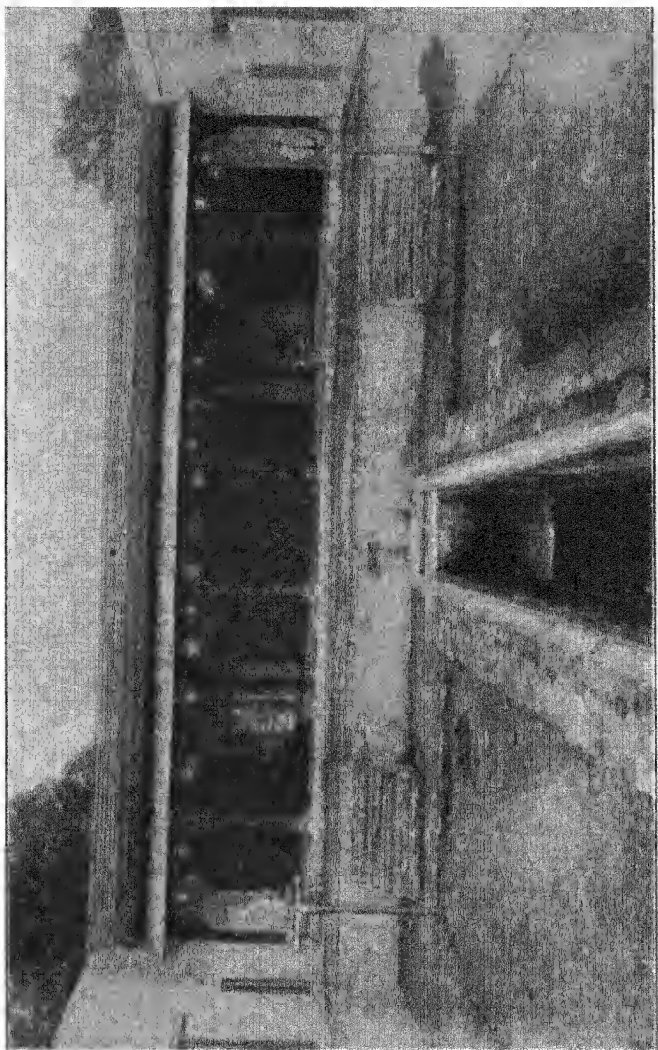
درگاہ قلیخان سالار جنگ صاحب مقعہ دہلی





نواب خا فعالم فزند نواب درگاه قلی خان ساا ر جنگ

عاشور خانہ خاندان عالم خان



نقول اسناد

العمل
کے تحت پروانہ یا پروانگی کے نقول بھی منسلک ہیں چونکہ سند و پروانگی متحد
قریب المعنی اور اعتبار میں بھی مساوی ہیں۔ صرف فرق اس قدر کیا جائیگا
کہ سند ذات خاص سے مختص ہوتی ہے اور پروانگی میں نقل سند کے نسخا
عمال کے نام اس کی حسدائی کے احکام بادشاہ یا وزیر یا ہر دو کی بجائے
صادر ہوتے ہیں۔

فہرست مضامین میں نقل سند نظام آباد یعنی پروانگی قائم مقام سند
حسب معنی مذکورہ بالا ہی تصور کی جائے۔

نقل سند دھواویرہ (جوسٹس میں عطا ہوئی ہے) کے بعد تعلقہ دھواویرہ
ہی کے متعلق ایک اور پروانگی دو مہری (یہ ہیں بعد طباعت کتاب
دستیاب ہوئی ہے) جو سبج میں عطا ہوئی۔ جس کی بنا پر کہا جائیگا
کہ سند مذکور میں حسب پروانگی مذکورہ خاندوراں نواب و القدر کی جایگز
میں مزید اضافہ کیا گیا۔ مظفر

پرانگی مہر آریکں الدولہ عروج موضع نظام آباد کہ بہ رشتہ نشدہ نواب القدر بطریق انعام التمتع عطاء

نقل یہوانگی مہر رکن الدولہ بہادر مرحوم ہند ہم رمضان المبارک ۱۱۸۸ ہجری آنحضرت
امر عالی صادر شد کہ موضع نظام آباد وغیرہ دیہات پرگنہ حویلی تپال داڑی سرکار مذکور
صوبہ برار بالاگھاٹ مجمع کامل چار ہزار و ہشتصد و شصت و چار روپیہ دہشت و نیم سہم از
قدیم بطریق انعام التمتع بنام متعلقان خان دوراں بہادر مرحوم بلا قید قیمت مقرر است درینو لا
بنام خیر النسا بیک صبیہ مرحوم مذکور معہ فرزندان بہتہ خیر گیری متعلقان بلا قید قیمت مقررہ شدہ دیوان
دکن دکن ہواقی ضابطہ نوشتہ از نظر مگر گزارند۔

لکھنؤ ۱۲۸۸

۱۔ التمتع۔ وہ سند جو بزرگ سرخ ہر شاہی سے مزین ہو۔ اسناد التمناس میں منشا بدینسل و بطنا بعد لیلین کی صراحت ہو
اس میں کسی قسم کا گورنٹ کو حق تصرف نہیں اگر یہ قید نہ ہو تو گورنٹ قیض و تبدل کو جائز سمجھتی ہے۔

دولت علیہ آصفیہ کی ذرہ فوازی نے سند ثانی الذکر کی وقت بھی قانوناً وہی برقرار رکھی ہے جو سلاطین ماضیہ نے

سند اول الذکر کی تھی ۱۲ م

۲۔ سید محمد یار خان الخاطب میر موسیٰ خان مستام بنگ رکن الدولہ ابن میر موسیٰ خان بنادر سادات موسوی اصل کو
مشہدی آپ کے اجداد کلید بردار و صف حضرت امام موسیٰ رضا علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے۔ میر موسیٰ خان کے فالہ سید
محمد خان کھی امر میں بہائی سے اختلاف اور الاک و خدمت سے دست بردار ہو کر بہادر بخارا دار و درجی بیٹے حوزہ کاشغری

کیفیتِ انست

که خدمت کو توالی بلده محبته بنیاد و فوجدارى بلده مذکور از تفرید نجم الدین خان بشروط یکصد سوار به تنظف و انضباط
به میر عبداللّه خان مقرر شده ثانیاً لال از تفرید خان بطور به میر مهدی اسفندگشته سوال خدمت بنام مومى الیه بدتنظف و انضباط
۲۴ رجب الثانی ۱۰۱۲ از تفرید مشااریه - امان الله بیگ که بمطابقت خان مقرر از ایافه مقررگشته من بعد
از جرایم ۱۰۱۲ سوال خدمت مطر مشروط یکصد سوار بنام خان مذکور به تنظف و انضباط بمطابقت علی القاب خورشید اشتیاق
نظام الدوله بادر ناصر جنگ رسیده سند خدمت تحریر ۲۲ شوال ۱۰۱۲ الیه محصل سائده در بنوباد باب و ادان خدمات مذکور
بنام درگاهه قلیخان پروا کی به پرتشاه نواز خان شایع صدر رسیده -

خطا ملّت خاں
ہمایوں کی ذات
پیر ہمایوں

مفتی محمد رفیع الرحمن

شیخ فرید محمدی از معتمدین آنکه از درو
کرامت کتولی و فوجاری بلخ غنیستین و
مقرر گردیده حال خدمت بنام می ایستاده
گشتند خطاب مختلف خان یا قیصر و
بنام می ایستاده خطاب رسیده و در حال
در باب دادن سند بفرموده و بدو
مسترد شود

بقیہ نوٹ صفحہ ۲۰) فواب ہدایت محمدی الدین خاں کے ہمراہ ادھونی کے کاروبار میں شریک و مشترکاً مقرر ہوئے دکن الدولہ و شرف الدولہ ہر دو بھائی ابتداءً سن سے شاہزادگان کے ہمکس ہونے کے شرف سے ممتاز تھے حضرت مغفرت آبادیہ صاحبہ اول کی رعایت اور نوآبادیہ شہیدہ فواب ہدایت محمدی الدین خاں کے بعد بعد فواب سلامت بیگم جب مسو اب علی محمد و برار

شرح فقہ سوال دستخطی کہ ۲۴ جمادی الثانی ۱۲۸۵ ہجری
سوال دفتر متضمن بدین کہ در باب اجرائی اسباب خدا

دستخطی از ابغیر تاج نظام الدولہ فخر جنگ شہید و پیر و انجالت و انمودہ تنخواہ جاگیر سابق عمل عصا الدولہ و الحرم
کہ مردم درخواست مینمایند ہر چہ دستخط مزین شود عمل آمد دوم ربیع الثانی ۱۲۸۵ دستخط و ابغیر صاحب علی القافہ زائیدہا
سید محمد خاں بہادر صلابت جنگ شدہ اسناد قلعہ داراں بعد رسیدن فردیہ را جہر گھنٹہ داکس و پیر و انجالت تنخواہ
جاگیر دولہ نمود دلہ بوجہ مدارت بند رسیدن فردیہ صاحب مالہ بطریق دستخط سابق بند جاری نمایند بر وفق
آن سند در گاہ قلمی خاں جاری نمودہ شد کہ

والا فیستجیب
در باب آوردن تہجد و نماز منی چکا بہر
۱۵ ربیع الثانی ۱۲۸۵
در مقام تہجد و نماز بیجا و دو ماہ و مرقوم ۱۵
فردیہ صاحب مالہ بطریق

لا حظ

تبارخ و ہم شہان القلم
داخل سیاہی نور شدہ

بعیدہ نوٹ صفحہ (۳) کلید حضرت غفران باب کے متعلق ہوا تو موصوف جلد فوج نظامی کی سردار پر ملنے ورامورات ملک
میں میرو و شریک رہے یہاں تک کہ شہداء شہور جنگ راکش جھون میں دھل سڑ پر تاب کے مارے جانے کے بعد
منصب معزز ازی شش ہزار سوار و عطا ماری مرا تہ خطاب رکن الدولہ اشم جنگ سے سر ملنے اور خدمت جلیلہ اللہ

منقل پر گنہگار

نہ
صوبہ
لیا
کلی

بدیگھان دسینا دیان مقدمان و رعایا و مزارعان پر گنہ گار دھارہ



بیلشش لک ہفتاد و سہ ہزار درم از پر گنہ مذکور از محال سرکار

حسب الفصن بطریق عہدہ بجایگر و گاہ قلی حناں بہادر کو توائل



نخبہ بنیاد و فوج دار فواج بلدہ مزبور تنخواہ شد۔ باید کہ

محال مطورہ را بتصرف گماشتہ خان مشارالہہ داگرارند۔ و



بعد از این کہ سند تنخواہی ہوائی ضابطہ برسد۔



تقدیر نوٹ صفحہ ۴۲، پر سر فراز ہوئے۔ موصوف نے اپنی مدت دار المہامی (۱۲ سال) میں اپنے اعلیٰ مذہب و شجاعت سے ہمیشہ دشمنان دولت کو مقہور و پامال رکھا۔ اللہ میں درباری سازش کی وجہ سے فیضونامی کا ٹوٹی کے کاتھوں جام شہادت نوش کیا ۱۲ مظفر ماہ نامہ تلمی دول۔ بمعنی جیٹ ۱۳

مقرر این سخن برگزیده و دعا و غیره سرکار تباری صورتی از محفل سرکار بجایگزینان و درگاه علیان بپاورد که توالت بید مجسمه بنیاد و بجا
نواح بده مذکور بطریق عهد و تنخواه گردیده باید که محال مذکور را بعبده خانشار الیه و اگر اراده
و بعد رسیدن شد موافق ضابطه بسبب آرند۔

مفت دَام

قریب آوروں پر

دہلا از حضور یہ فرزند تباری ہے

بیجا در ششماه و اخصامه و موم و را

۱۱۱) ریاضت و دعا، ۱۱۱ جلد ۱ :-

محرر از حی محمد بن قریب

دودا بیگم

بر آرد بی کل
سوار

ایک

خودم و همکارانم را در این راه فدای خدای تعالی می‌کنم
 و امیدوارم که این کتاب در راه تعلیم و تربیت
 فرزندان ما راهگشا باشد.

بہارِ دینی و دنیوی

مجلس شورای اسلامی

سید علی نقی

بمادری
اسرار

دادطلب

10

نزار و الفد کی ذات
 فارص سوار و آسپہ
 محمد طلب

[illegible]

تاریخ ہندوستان
داخلی و بیرونی

جمہوریہ پاکستان

۱۰۰

المجلس

فہما سوار کی کلرز کو رصو پیر
زیر بلا شط

دربارہ منشی
مقامی

در بیانهاون سلاطین البازمجبی بآرود شرح ایضا

~~توضیحات~~

١٠٠

٥٠

9.11.11

۱۰۰

لایعہ سالانہ
۱۲

دائرة كركوند القبايل

11/11/11

2.

آصف الدواد

11/12/19

[Handwritten signature]

از گزند دایره سر کار تبار باز بجا آید
صلوات از سر محمد خان با طوفان بیدار آید
آمنه از سر محمد خان با طوفان بیدار آید
صلوات از سر محمد خان با طوفان بیدار آید

نقل پروانه دوهری بابته اضاجاگیر تعلقه دهاویر

نقل
پروانه دوهری بمهر صلاخاگیر و مهر محمد حسین خان بهادر مرقوم نسبت و ام شعیبا

بدینکسان و دیسپانڈیان و مقدمان و رعایا و مزار خان پرگنه متیا لواری سرکار مذکور صوبه برابرداند
مبلغ دولس و سته هزار و نهصد و ام از پرگنه مذکور از محال سرکار حسب الضمن بطریق عهده بجا گیر
درگاه قلیخان کوتوال بلده حجه بنیاد و فوجدار نواج بلده مسطور تنخواه شد باید که محال مرقوم را بتصرف
گماشته خاں مشارالیه و اگر آرند و بعد ازین که سند تنخواهی موافق ضابطه برسد بدان موجب عمل آرند
المرقوم صد شهر مذکور السه شح دستخط آنحضرت
مص

شح دستخط آنحضرت
ضمن بقیه

مقرر ضمن از پرگنه متیا لواری سرکار مذکور صوبه برابردان محال سرکار بجا گیر درگاه قلیخان کوتوال بلده حجه
و فوجدار نواج بلده مذکور در طلب بلا شرط بطریق عهده تنخواه گردیده باید که محال مذکور را بمهر خان
مومی الیه و اگر آرند و بعد رسیدن سند تنخواهی موافق ضابطه عمل آرند.

سمله
دام

شیخ فزاد و از تبارنج ۲۰۰ سربسبب شده اند
از پیر تپال وادی سرکار مذکور و باریاگیر سرکار
شیخ و تخطی نواب محتاجی علی القاب و شایسته

مؤید محمد خان بنیاد سلامت جنگل
در گاه قاجان خواه نایب الحق
الحامی

مختفیه سر
الحامی
عصم نظام الدوله بنیاد
الحامی

شیخ سوال از تبار تبارنج ۲۰۰ سربسبب شده اند
و کیفیت جاگیر سرکار از پیر تپال وادی سرکار مذکور و باریاگیر سرکار
و تخطی نواب محتاجی علی القاب و شایسته بنیاد
صلابت جنگل شده و در گاه قاجان خواه نایب
وکیل خان مذکور کووال لکده و فوجدار فوج
محبته بنیاد و بلیه سنده التماس دارد

در باب آوردن پروانه دانی از حضور پیر نور و تبارنجی شده
بیمار ششماه و دانه و موجودات نامان بهما و چهار ماه
چنگل و - تحریر ۲۰۰ رضایان سله بنیاد الحق

نہر اپنی صدی ذات ہے مابہ
سء

✓

2

4

شیت صدی ذات

المجلس
العلمي
البحري

بلا
شخصی ذات

✓

6/11/1961

نظام الدوا
الصيد

~~خاص و بدست خط ملقبه~~

11



مستوفی حضرت
جلیل القدر

19/11/20

صلی بنی نبی

ساور کبره چلے چلے چلے
 چلے چلے چلے
 چلے چلے چلے
 چلے چلے چلے

اصل اضافہ اصل اضافہ اصل اضافہ
 صاء الصاء مع مکسر مکسر
 نواذیس نواذیس
 نواذیس نواذیس
 نواذیس نواذیس

پس کبره خورد انت کبره
 کبره کبره
 کبره کبره
 کبره کبره

اصل اضافہ اصل اضافہ اصل اضافہ
 صاء الصاء مع مکسر مکسر
 صاء الصاء مع مکسر مکسر
 صاء الصاء مع مکسر مکسر

کبره کبره کبره کبره
 کبره کبره کبره کبره
 کبره کبره کبره کبره
 کبره کبره کبره کبره

اصل اضافہ اصل اضافہ اصل اضافہ
 صاء الصاء مع مکسر مکسر
 صاء الصاء مع مکسر مکسر
 صاء الصاء مع مکسر مکسر

کبره کبره کبره کبره
 کبره کبره کبره کبره
 کبره کبره کبره کبره
 کبره کبره کبره کبره

اصفہ نظام الملک نظام الدولہ میر علی جان بہادر فتح جنگ سپہ سالار



تعلیمی شہ

نقل شدہ دستخط و تشریح الدولہ محمد صفہ خان بہادر فتح جنگ دکن از قریب تاج خیر محمد رضا علی خان سپہ سالار
دکن با اسم رفت و عوامی پناہ در گاہ فستی خاں بہادر آنا کہ خدمت و از غسکی مسازل نزول
بیت الملک ال بدہ خجستہ ذریعہ جمعیت طلب مال بموجب فرد و تخطی کہ شرح آن محرف تعلیم آمدہ بعہدہ
آن عوامی پناہ مقرر گشت باید کہ آن بتقدیم تمام و بتقدیم آں پرداختہ دقیقہ از وقافتی حسزم
و ہوشیاری ہمال و غیر مرعی بگذارد

لے منازل نزول۔ بمعنی کروڑ گیری یا پنگی (م)
لے بیت المال۔ اس کا دھو مسلمانوں میں بعہد خلافت ارشدہ پایا جاتا ہے۔ زان بعد اس کا کیا
ہوازم حکومت سے ہو گیا۔ ہر قسم کی رقی آمد و خرچ اسی محکمہ سے متعلق تھی مختلف زمانوں میں اس کے نام
بھی مختلف مثل دفتر استیفا، دفتر سیاق، دفتر وجہ آمدنی رکھے گئے، ہندوستان میں شاہان مغلیہ نے
اس محکمہ کو دفتر سیاق استیفا سے موسوم کیا۔ اس دفتر میں جملہ آمد و خرچ کا اندراج (خواہ از قسم نقدی
خواہ از انسی و انعام یا ذلیفہ وغیرہ ہو) رہنا ضروری تھا۔ اسناد کی تقسیم اور تصدیق اسی دفتر سے کی جاتی تھی
دکن میں حضرت مغیرت تاب طلب تراء کے عہد میں یہ محکمہ اپنے قدیم شرعی نام بیت المال سے موسوم رہا۔
جس کے صدر خانہ و دران تھے (جیسا کہ اشارے سے ظاہر ہے۔
موجودہ زمانہ میں ان امور کا تعلق محکمہ فنانس سے (جس کی کرسی صدارت پر عالیجناب نواب سرحد



وقتے نواب درگاہ تیلخاں بہادر سالار جنگ مؤمن الدولہ برفاقت
نواب نظام الملک آصف جاہ بجاں آباد (در سال یکہزار و یکصد و پنجاہ یک
ہجری) رفته بودند خصوصیات آنجا انچہ بنظر در آمدہ بود بقید قلم آوردہ اند چوں
خالے از کیفیت نیست لہذا مسطور میگردد

ذکر قدم شریف آب و رنگ گلشن، بیامین برکات قدم شفاعت
تو ام جناب حضرت نبویست صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ گرد آستانش توتیائے
ارباب بصیرت است و غبار راہش ضمیر مایہ اہل فطرت، جہت عاصیاں
از کثرت سجود آئینہ و ارامتیار دیدہ حاجتمندان بدریوزہ گری خاک جنابش
سرہ طراز بارگاہ کیوان پایگاہش واجب التعظیم و علی الدوام کافہ نام سرگرم
مجاہد تسلیم

بر زمینے کہ نشان کف پائے تو بود سالہا سجدہ صاحب نظران خواهد بود

روز پنجشنبه از ہجوم زائران صحنِ این درگاہ قسے مملو میشود کہ عبورِ این کس تا مقصدِ مطاف بہزاراں صعوبتِ دست می دہد و در ماہ ربیع الاول روز و شب ہمیں جمع است۔ فقراء و زوار از بلاد و اقصاء دور دست بغزیت زیارت می آیند۔ چمنِ گلِ مراد بدامن آرزو میکنند مرض از شربتِ آبی کہ از شست و شوی دار الشفائے قدمِ مبارک نصیبِ تشنہ لبان تمنا میگردد برائے عافیت میگیرند و تینا بجمتہ دور دستان می برند۔ سعادتِ نشان با حرازِ ثنوباتِ اخروی در حوالیِ این درگاہ مکاہنایا۔ مہلکِ خطیر خریدہ، طرحِ مسکنِ آخرت میکنند، چنانچہ اطرافِ آلِ چندیں مقبرہ است و قبورِ غریبا از دائرہ حسابِ بیرون، در ایامِ عرسِ شریفِ درو دیوارِ این مکان از کثرتِ طائفانِ نوعی لبریز میشود کہ جا برای نشستن بہم نمی رسد، مگر از صبح بہقت نمایند۔ مطعومات و تنقلات کہ اغنیا بر سبیلِ نذر دینِ ایامِ ارسال می دارند۔ صرفِ فقراء و مساکین می شود، و ذخیرہ چندیں روزہ می گردد۔ سبحان اللہ عجیبِ مکانِ فیضِ نشان است کہ انوارِ کرامت و اعجاز از درو دیوار می بارد۔ حوض کہ در چنگاہ دروازہ رخصت واقع شدہ۔ ماء المعین کرامت است۔ و عینِ احیاءِ حشرتہ رفت۔ منتعشاں بکامِ دل ازین زلالِ سیراب می شوند بادشاہی کہ در زمانِ سابق وفات یافتہ۔ بموجب وصیت او قدمِ معجز شمیم را در سینہ اش نصب کردہ۔ بزار و تیرک بر قدم گاہ امامِ مفترض الطاعتہ، یعسوب السلیم، المیرزا منین

علی علیہ السلام، از قلعه بادشاہی بفاصلہ سہ کروہ واقع شدہ۔ زائران باہراز
 سعادت اخروی روز شنبہ جوق جوق عازم زیارت میشوند۔ وگلِ مجرا و تسلیم را
 زیب گوشہ دستار اعتقاد می سازند۔ خاک جنابش ذریعہ شفائے درد منداست
 و زلال چشمہ سار حتمش آبروئے حاجتمنداں۔ اکثرے تحصیل متمنائے مافی الضمیر
 نذر ہائی بندند۔ و بکام دل میرسند۔ دوازدهم محرم کہ روز زیارت حضرت
 خاتم آلِ عباس است۔ ارباب تغزیہ بادلِ مخروں و چشم گریاں برسمِ غزا پُرسی
 در آں مکانِ خداستان مجتمع می شوند۔ و شرائط زیارت بہ تقدیم میرسانند
 بیچ تنفسے نیست کہ دریں روز بہرہ ازیں سعادت بردارد۔ از کثرت سواری
 وضع و تشریف طرق و شوارع بسان چشم مور تنگ می شود۔ اہل حرفہ بہ ترتیب زمین
 دکا کین پرداختہ۔ اقسام منافع برمی دارند۔ در چوکی نانہ کہ مکان معین ارباب ایامت
 منقبت خوانان باہنگ بلند قصائد غزائی خوانند و منشور نجات از آنجناب
 مجرا متساب حاصل می نمایند۔ مصرع ”گر عقبی خواہی زیارتش دریاب“
 و گاہ ملاک بارگاہ حضرت قطب الاقطاب از قلعه بفاصلہ ہفت گروہ
 واقع شدہ و مرقد مبارک در صحن مسجد بے سقف زینت ترتیب یافته۔ مطاف
 زائران خطہ ہندوستان است۔ و مرجع و مقصد جمیع حاجت طالبان
 صفائی درو دیوارش یاد از سواد بہشت میدہد۔ و فضائے برکات آثارش
 بوسعت آباد رحمت ایمامی نماید، در احیان صبح در حوالی قبر مبارکش تجلی

بلا کیف صورت می بندد۔ و کیف عجیب بردہاے زائران طاری میشود۔ ارباب
 تمنا بعد از ادائے فریضہ صبح بطوافش پرداختہ گہائے مقصد می چینند۔ و در کا
 انبساط و انشراح معاودت میکنند۔ زیارتش در ہمہ روز است۔ تخصیص روز پنجشنبہ
 طرفہ هجوم می شود۔ مردم باستعداد شب روی از دہلی غریبت میکنند۔ و بعد فراغ
 زیارت بسیر تنزہات کہ از میامن قدوش ہر طرف سبزہ زار است۔ و در ہر جا
 چشمہ ساری۔ تخصیص جھروکہ و حوض شمس کہ از چشمہ ہائے متبرک انواع تنغات
 حاصل می کنند۔ در اطراف مزار فائض الانوارش جمعی از مردان خدا آسودہ اند۔
 چنانچہ نگہت وجد و حال تا حال بمشام اہل یقین میرسد۔ و چاشنی درد بجام
 ارباب ذوق سرایت میکند۔ مکاہنہائے متبرک در نواح این سواد بہشت
 واقع شدہ اند۔ تخصیص مسجد اولیا حضرت قطب العارفین خواجہ عین الدین چشتی
 قدس اللہ سرہ احداث کردہ اند۔ ہر کہ در آنجا نماز میخواند۔ حلاوت عبادت
 رامی فہمد۔ غرض کہ از کثرت قبور اولیا رشک روضہ رضوان است۔ در عید گاہ
 این مکان در مفاوضات نوشتہ اند کہ اکثر اوقات حضرت خواجہ خضر علیہ السلام تشریف
 می آرند۔ قبر حضرت قاضی حمید الدین ناگوری ہم ہمسایہ مزار مبارکست
 و بہادر شاہ ہم بزور طالع در کنف رافت و کراست جایافتہ شانزدہم ربیع الاول
 عرس می شود و عالمی بہ نیت زیارت مستعد می شود و تا دور و ز سیرا میکنند
 قوالان علی الدوام از دور و بروئے قبر مبارک گاہے ایستادہ و گاہے نشستہ

مجرمی کند۔ شاہ شہید محمد فرخ سیر یک سمت در گاہ دیوارے از سنگ مرمر تراشید
نصب کرده شبکہ اش در نہایت نزاکت است و شفا فی سنگ در کمال نظر و باعی

شاہی کہ بعالم علم فقر افراخت از ہر دو جہاں بگوشہ غزلت خست
در راہ خداست رہنما قطب الدین چون قطب کہ میتوان از دو قبلہ نشناخت

ذکر سلطان شمس الدین غازی۔ مرقد مبارکش در اطراف در گاہ حضرت
قطب الاقطاب دریں غارے واقع است۔ ہر چند کہ از سلاطین اند لیکن بصحبت ارباب

ذوق و مواجید باریاب بدایح قصوئے ولایت عروج کردہ اند۔ چنانچہ شرح کالاتش
از ریاض الاولیاء کہ تذکرہ ایست بہن می گردودہ ہوائے زار روضہ اش نمونہ است

از روضہ رضوان و سواد سرزمین فیض و آگینش انودج خلہ سیت و تگفتگی عنوان۔ در ہوم
برسات از ہجوم سبزہ و ریاحین خود و رشک گلشن کشمیر است و با اعتدال ہوا و کیفیت

فضا و بچسپ و دلپذیر زائران را در ضمن زیارتش زہمت خاصے دست می دہد و در
اثنائے طوافش کیفیت نگینی مشاہدہ می پیوند نور اللہ مضجعہ اللہم ادرقنا و اغفرنا۔

حضرت سلطان المشاخ معشوق الہی مرقد مبارک آنحضرت از دہلی کہند

بفاصلہ نیم کرہ واقع شدہ زہرے روضہ کہ سلاطین را بجنابش التجاست و خوقین
را بہ نسیم عقبہ علیہ اش دلیل مدعا از در و دیوار سراپا نوارش فیض ہا ترشح می کند

و از سواد خاک پاکش چشمہ سار سعادت می جوشد و دور بارش غلٹ جلال آں
آستان زہرہ متکبرین را بگذازمی دہد و سطوت قہرمان آں مکان فیع الشان سرا

گردن کشاں را بے اختیار مائل سجود میگرداند- کیفیت بازاں مرقده فردوس آئین محسوس می شود که ناطقه در ادایش ابکم است و رنگها از ازاں چمنستان جنت آگین مرئی می گردد که خامه در گذاشتن آن مقطوع الفم هر چهار شنبه جمہور خواص و عوام احرام زیارت می بندند و قوالان آباداب تمام الینادہ بتقدیم مراسم مجرامی پردازند بتخصیص چهار شنبہ آخرین صفر طرہ انہو ہے و عجب کثرتی می شود- اشخاص دہلی خیلہ تقطیع و تزئین کرده می آیند و بعد حصول زیارت بسیر حدائق کہ در جوار ایں روضہ مبارک واقع شدہ اند می پردازند ارباب محترفہ بترتیب و تزئین جابجا متکلم می شوند و مرغوبات و مطلوبات تماشا ییان در ہر جاعرض می کنند از کثرت نعمات مطربان سامعہ گرائی بہم می رساند- در ہر گوشہ و کنار نقال و رقاص داد خوش ادایہا میدہند- عرس مبارک چہار دہم ربیع الثانی میشود باستدام سعادت آستان سدرہ نشان کلاہ مفاخرت بہوامی فرستند و در اطراف و اکناف بسبب کثرت قیام خیام جانتگی میکند- ہمہ شب نوبت بنوبت قوالا مجرا میکنند و مناجات و صوفیہ را بوجد و حال می آرند و صحبت بواہیر باخیلہ امتداد می کشد و طرفہ شور و شغبی برپا میشود ایں فرقہ علیہ و سائر زواراں شب را احیا میدارند و بیشتر در اطراف مرقدہ منور مراقب می باشند و بر خے بتلاوت شتغال می نمایند- صبح آں شب طرفہ فیضی دارد و نماز فجر بحجب حلاوتی میسر می آید حضرت امیر خسرو علیہ الرحمہ پایان قبر گرائی آسودہ اند فاسلہ غیر از چند ذرہ در میان

نیست کہ در عرس شریف ایشان ہم کیفیت خاص دست میدہد و سماع میشود
 مجاوران در اطراف این روضہ خانہ ما و کاشانہ ما دارند برائے خود معمورہ است
 و مدار معیشت اینہا بر نذر و وجوہ و کالت است خوشا حال سعادت مندان کہ
 در قرب این خطہ پاک مکان سکونت دارند علی اللہ و انحصیل فیوضات زیارت میکنند
 حضرت نصیر الدین چراغ دہلی فرار انوار این بزرگوار از دہلی کہنہ بفاصلہ سہ کروہ
 واقع شدہ سواد روضہ اش چوں روضہ رضواں در کمال دلکشانی و فضائے قدش
 بسان خیابان بہشت در نہایت خوش ہوائی اضطر کمالش ازاں سرزمین
 چوں نور آفتاب تابانست و لمعہ کرامتش ازاں خطہ دلنشین بنگ پر شمع
 از تہ فانوس نمایاں چراغ حاجتمنداں بشعاع کرامتش روشن است دل
 مستمنداں بہ ہوائے توجہش رشک گلشن در واقعہ چراغ دہلی است بلکہ
 چشم و چراغ تمام ہندوستان زیارتش روز یکشنبہ معین است بہ تخصیص
 در ماہی کہ دیوالی می آید طرفہ ہجومی می شود۔ و دریں ماہ در ہر یکشنبہ جمیع
 سکنہ دہلی سعادت زیارت میروند و در اطراف چنٹہ کہ از مضافات این
 درگاہ است خیمہ ما و سراپردہ ما ایستادہ کردہ غسل ہا می کنند و اکثری از
 امراض مزمنہ شفا ئے کامل می یابند مسلمین و ہنود در تقدیم شرایط زیارت
 یکسانند از صبح گرفتہ تا غروب آفتاب کاروانہائے زائران متصل می رسد
 در زیر ہر درختہ و در سایہ ہر دیوارے عالمی بہ ترتیب فروش پر داختہ دا

عیش و خوش دلی می دهند سیر عجبی است و تماشا ئے طرفه در هر باراک و
 زنگست و در هر گوشه و کنار صدائے پکھا و ج و مورچنگ عرس مبارک
 ہم توزک می نشود بادشاہ جم جاہ محمد شاہ در اطراف مرقد والا احاطہ نچتہ
 ترتیب داده اند در صحنش وسعتی است کہ در هیچ درگاہ شاید نباشد قدس
 روح و اصل الینافتم

حضرت شاہ ترکان بیابانی علیہ الرضوان کرامات غریبہ مشہور و بخوارق
 عجیبہ مصروف ثقات اینجا اتفاق دارند کہ بیش از بنائے دہلی در حین کہ صحرائے
 بخت بود۔ ایشان در جایکہ آسودہ اند مقیم بودند و برخے معاصر حضرت
 قطب الاقطاب میدانند و اللہ اعلم بحقیقہ الحال قبر مبارکش دروں شاہجہان آباد
 است۔ بہت و سوم شہر حجب عرس می شود۔ خادمان و معتقدان بآئین سنا۔
 در روز عرس توزکی میکنند از کثرت چراغان و تقادیل صحن فلک نورانی میشود
 و از وفور گلہا موج نگہت گل در روانی آرام گاہش جمعیت آباد است و رؤ
 ایش خلد اتحاد از نسیم صحنش انچہ کیفیت بمشام می رسد و از نسیم فضائش نگہت
 حقیقت بدماغ میخورد جسم سکنہ اعتقاد خاصہ دارند و در مشکلات ہمت
 استعانت بروضہ شریفش می برند و ذر خور رسوخ اعتقاد فائز مدعا می شوند۔
 حضرت باقی باللہ مرقد مبارک ایشان مکان متین و زیارتش
 بزمہ ارباب ایقان معین نسیم فضائش گلشن اتحاد و نسیم ہوایش خلد آباد از

درو دیوارش بنجودی استقبال می کند و از سر زمین فیض آگینش عبرت آغوش
می کشاید در حین تموز که هوا ئی دہلی آتش بازی شود و زمینها تفتہ می گردد در صحن
مزار کرامت آثارش برودت می جوشد ہر گاہ قدم در صحنش میگذارند برینج
می خورد و بیرون از حرارت آفتاب برشتہ میگردد یکے از خوارق عجیبہ
اینست سکان شہر بتلاش در جوارش مدفون میگردند کہ بحایت ہمسایگی
از تب و تاب جسم محفوظ ماند نور اللہ مضجعہ۔

حضرت شاہ حسن رسول نما قبرش آئینہ جہاں نما است و تربتش
پہل خطہ بہشت و لکشا بصفائے اعتقاد اگر زیارتش نما ئی بوسیلہ روح
پرفتوحش رویت جمال محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ممکن و بخلوص نیت اگر توسل
جویند حصول آرب و مقاصد متیقن بہ بست و یکم شعبان المعظم مہرم عرس
تقدیم می رسد وضع تزئین و آرائش بکار می رود۔ صبح عرس جمیع قلالان دہلی
ناشام بجزا پر داخۃ احتطاط وافی بر ایران میرسانند و عنان معاودت
میگردانند۔

شاہ با یزید اللہ ہو جلوه صفائے مشربش از درو دیوار پیدا است
و انوار کرامتش از تربت بہشت صفت ہویدا آواز عرس مجلس رنگینی منعقد
می گردد و حلاوت خاصہ بذاق زایران عاید می شود۔

قدوة اصفیاء معارف آگاہ نناہ عزیز اللہ قبر مبارک ایشان

در دہلی کہند در مکان مرغوب واقع است ارادتمندان بمقننہ صفاے
 عمارت مختصر نگین ساختہ و بتعمیر احاطہ آں پرداختہ نسیم فزائش از ہوائے
 خلد باج میگیرد و رواج ریاحین خیابانش از حدیقہ ارم خراج عشرت گاہ
 نرد بانست و تماشہ کدہ خلوت طلبان سیح و قتی نیست کہ از خلفائش
 کسے مشغول بجز در رسیدن آن مکان بخودی تہمید می کند و جلوہ از خود رفتی بمنا
 آہنگش می رساند و زمان حیات ایشان عاصی بود کہ کلاغش بآئین محصلان شدہ
 فرصت نفس کشیدن نمی داد و ہر گاہ کہ منمغر سر خود از کلبہ احزاں بر می آورد بصدقا
 منقار مجروح و مشک می یافت در تمام شہر و جمیع فراتر متحی گردید شفاعت
 بپیکس در استغفائے جرائش مہینہ نیفتاد اکابر عصر باستانہ کرامت آشیانہ
 سرخ رشتگاری دادند و بیامین تو جہات عالیہ مستظہر گردانیدند - بیچارہ راجوع
 بخانقاہ فلک اشتباہ کردن ہماں بود و بکام دل رسیدن ہماں خوارق عجیبہ ایشان
 از حد و حصر زیادہ است و تا حال استمداد و استعانت از قبر مبارکش باقیست
 روز عرس سماع خاصی می شود و شیخ و شاب بعتہ مواحدی آیند مطاف مقصد براج
 مرزا بیدل رحمۃ اللہ علیہ تربت موزوں ایشان در دہلی کہند در
 محوطہ مختصر برنگ معنی خاص در الفاظ نگین واقع شدہ سیوم شہر صفر عرس می شود
 تلامذہ اش و جمیع موزونان شہر بجز میت مستفادہ روحش حاضر می شوند و دور
 قبر حلقہ مجلس ترتیب می دہند کلیاتش کہ بخطہ گرامی ترتیب و ترقیم یافتہ

ماہین حلقہ گذشتہ افتتاح بشعر خوانی می نمایند برعنوانش این رباعی مرقوم است.

رباعی

اے آئینہ طبع تو ارشاد پذیر در کسب فوائدِ نمای تقصیر

مجموعہ فکر ماصلائے عام است سیری کن و سمتِ تسلی برگیر

بعد ازین علی قدر مراتب بنتائج افکار خود را نقل مجلس می سازند۔ حلاوت طرفہ بحصول می پیوندد و انساب خاصے بحضور حایده میگردد۔ محمد سعید برادرزادہ اش کہ چوں معنی بیگانه از نسبت معنوی میرزا بیگانه است بنواضع حاضران مجلس و ترتیب شمع و چراغ دماغ خود را می سوزد و باتباع ہمہ معاجین و محبوب اختراعی میرزا کہ از قبیل کیمیاست و در ہمہ دہلی انگشت نامصرف معیشت می نماید طاب نژاد و جعل النجۃ مشواہ۔

عرس خلد منزل بست و سیوم شہر محرم الحرام عرس مذکور ترتیب انتظام می یابد قبرش در جوار حضرت قطب الاقطاب است ہر پرور زوہ خلد منزل باہتمام حیات خاں ناظر از یکجاہ بہ تزئین و ترتیب چراغاں بندی کہ ہیئت متنوعہ و اشکال غریبہ طرح می باید متوجہ می شود طراحان و صنعت پیشگان بادشاہی طراحی غریب بکاری برند و ہنر ہائے عجیب بر روی کاری آرند آبائینی سر و چراغاں ترتیب می دہند کہ سر و شمشاد از خجلت بسان چنار خورد می سوزد و نمطی روشنائی مشجر بجلوہ می آرند کہ از

ہر شجر شگل آفتاب گل می کند تا دو پاس شب سراز در بچہ مطلع بیرون نمی آرد
 و آفتاب نفت خود دانستہ غیر از صبح دم متوجہ آفاق نمی گردد بر جہائے روشنی
 بہ بروج آسمانی پیام انوار میفرستند و بنگاہائے تجلی آگین در ہر گوشہ و کنار
 طرح وادی امین میکنند معاشران با محبوبان خود در ہر گوشہ و کنار دست بغل
 و عیاشان در ہر کوچہ و بازار بہول مشتبہات نفسانی در رقص حل مے خواران
 بے اندیشہ محسوب در تلاش سیستہ و شہوت طلبان بے واہمہ فراحت سرگرم
 شاہد پرستی بجوم امارد نو خطاں تو بشکن زہاد و آہو پسیران بعشق بے مثال
 برہمن بنیاد صلاح و سداد تا نگاہ پرواز کند مائل رؤیست و تا چشم و اشود
 حلقہ فراق کیسوی سامان نوازش بشاہ کہ یک عالم فراق یکام دل می رسند
 و اسباب خباثت بدرجہ کہ یک چہاں فجار کسب تمنع می نمایند تا کسے بحال خود
 وارسد امردی چشک میزند و تا چشم چراغ روشن کند ز نکیہ پیام می فرستند
 کوچہ و بازار از نواب و خوانین لبریز و گوشہ و کنار از امیر و فقیر شور انگیز
 مطرب و قوال از گس زیادہ تر و محتاج و سائل از پیشہ افزوں تر قصہ مختصر
 بایں ترتیب و صنیع و شریف این دیار ہوا جش نفسانی ترتیب می دہند و مستلذات
 جمائی فایز می شوند در چنین ہنگامہ چشم بستنہ ساعین مصلحت و بصر کشودن
 محض بصیرت -

ذکر میر مشرف قبر آن اشع روزگار در جوار معشوق الہی مد باغے کہ بہر کدہ

آب و ہوایش استنباط طراوت از ریاض رضواں می کند ترتیب یافته از پائین
 احاطہ اش نہر آبی در نہایت نظر فریبی و بحال دیدہ زیبی جاریست چوں ہوا
 و فضائیش بہ سبب اکثر حدائق در تزییب دماغ نہ ہست طلبان اثر وافی دارد
 و بسیارے از معاشنان و نقیض پیشگان نظر بر قدر دانی ہواے برسات در انجا
 سری میکشند و بزم آرا شدہ سیر فضا و کسب ہوا می کنند خیابانش از گلہائے
 رنگارنگ ہوارہ معلومت و نشیمنہایش از کیفیت نسیم بہار و شمیم گلزار بستر
 رنگ و بو۔ زائد خشک مغز ہم اگر بسیرش پردازد تر دماغیہائے ہوا نشہ
 کیفیت نمی بخشد خاکش بر سر و محتسب بخود ہم اگر بہ نہ ہست آبادش راہ یابد
 نشہ پیامائے فضائیش سرشار می گرداند زہے بخیر رطوبت ہوایش خواہان
 نشہ شربست و سرور و رنگینی سوادش بے اختیار مال صدائے تار و طنبور۔
 میر کلوپس رش بہ عجب طمطراقی و طرفہ شانے عوس می کند بآئینہائے رنگین
 و وضعہائے دلنشین ترتیب چراغال می کند اطراف خیاباں را تاختہ بندی
 کردہ در تابانہا رنگین می کرد و بشمعہا روشن می کند و بر کنار نہر آب کہ
 وسعت خاطر خواہی دارد بُرجہا و بنگلہ ہا مرغوب و بر روش مطبوع بستہ
 روشنائی می کند و جمیع عمدہ ہائے دربار بادشاہی و ارباب نشاط را دعوت کردہ
 صلائے عام میدہد چوں خودش جوان است و باہمہ امیر زادہ ہائے
 رنگین آشنا بر عایت خاطرش ہمہ با ساز و نشاط و سامان انبساط می آیند

و معشوقه مارا با خود می آرند در هر بن هر درختی و در سایه هر نهالے و در کنار
 هر چمن خیمه های رنگارنگ چوں گلپایے رغنایتاده میکنند و بتجرع میل
 می نمایند همه شب در هر جا رقص است و در هر طرف سرود و طعاهایے
 الوان و سایر مایحتاج هماننداری بقدر رتبه در هر جا میرسد شبے چوں شب برآ
 مطلع الانوار و صبحے چوں صبح عید هزار رنگ تهنیت و دلخوش در بارگشت
 تماشایے غریب و سیر عجیب دست می دہد خیمه مہمان خانہ بان خیمه دل بادل
 مشرف باب ایستاده می شود و محفل منعقد می گردد و همه جامند با و فرش های میکنند
 و لوازم ضیافت آماده می سازند رقصان با تعین سمت گرم رقاصی و نقالان
 و قوالان بے تشخیص میزبان و مہمان منوجہ نغمہ پردازی فقر و مشایخ تواجد میگردد
 و اغنیا و ارباب تمول را خندہ غرض بے تکلیفها کار دارد و بیچگونه مزاحمت
 نیست از مشتهیات و مرغوبات نفسانی هر چه آرزو کند مہیا است لیکن
 تن بعلے و مایعرفی در کار -

ذکر کیفیت چوک سعد اللہ خاں ہنگامہ اش محاذی دروازہ
 قلعه است و مجمعش در فضائے پیشگاہ جلوخانہ سبحان اللہ کثرت می شود کہ
 نظر از ملاحظہ محسوسات رنگارنگ دست و پاگرمی کند و نگاہ بشاہدہ تجد
 امثال در تماشا و تعداد امثال مواد نمنا در آئینہ خانہ حیرت می نشیند ہر طرف
 رقص ہمارد خوش رو قیامت آباد و ہر سو شور افسانہ سبحان محشر بنیاد

راویان بہتر مثل اربابِ عامُّم چندیں جا کر سی ہائے چو میں از قبیلِ منا بر نصب کردہ
مناسب ہر ماہ و ہر روز مثلاً در ماہ رمضان المبارک فضائلِ صوم و در
ذیحجۃ الحرام مناسک حج و عمرہ و در ماہ محرم مقدماتِ روضۃ الشہداء ادا ہائے
فضیح تقریر کردہ ذہن نشین عوام می کنند و ایں جماعت را بہ رفت می آرند
و مبلغِ مقدمہ بایں تقریب تحصیل می نمایند و ستائز اجان بشغف تمام میل
بایں مجامع دارند و خام طلبان بدوق مالاکلام بگردش حلقہ می بندند و اکثر ہا
تا دو پاس شب ایں غلط و تذکیر میکنند اہل تنجیم و رمال ابلہ فریب ہم معطل
نہستند قرعہ معرکہ جداگانہ انداختہ از روئے پردہ سرا بر مخفیات درضایر مہیبت
بر می دارند مردم از اقبال و ادبار خود مستفسر می شوند و بمواعیش دلخوش گردیدہ
بقدر استعداد می گذرانند حکمت پیشگان عذر انگیز چندیں جا در فضائے
چوک آب پاش کردہ و فرش لون گسترده اصنافِ دوار اور خریطہ ہائے
زنگیں کہ در حقیقت خاک اہ باشد بر روئے دوکان چیدہ خود ہارا محشوم
از لباس و چند ہا مقطع سترچی می نشینند و خواص ادویہ و منافع آزار بتقریر
زنگیں و ادائے دلنشین بوجہ بیان می کنند کہ سیفہاں بریکنگر بقت کردہ
خاک دوکانش نیگدازند و سفوف و ایارج و شراب و معاجین و اقراص
و جوب و ضاد ہمہ موجود طالب از ہر جنس کہ استدعا نماید مطلبش حاصل
است خصوص جائیکہ ذکر معالجہ حلق و استحکام عضو تناسل و امساک و مداوای

آتشک و خیارک و سوزاک کہ مذکور می شود ہنگامہ عجیب است انفار و پواج
 جان کرد و جامہ کردہ ضدادہ اطلیہ خرید میکنند اتنا زور خوش ادالی تقریر مبلغ
 گرفتہ بدست یکے نسخہ کیر خریدیدہ و بدست دیگرے اجزائے قضیب لفیل
 و این قرصا قہایہ بہجت تمام راہ خانہ خود ملی گیرند از لذات کشتہ گرما گرم
 ہرچہ خواہش نماید چندیں جا آتش مشتعل و دود این نہ فلذات بسوئے
 نہ فلک متصاعد سلطان و سائڈہ در پیپ با جزو اعظم است۔ چندیں جا
 برشتہ با بستہ بخواہشمند ان عرض می کنند۔ نقالان و بادہ فروشان مکانہائے
 معین و سمت ہائے متخص دارند و بوقت حاضر شدہ تمتع میگیرند از امارد
 و نوخطان اطراف و اکناف ملو نگاہ ہمیں کہ بلند شود مہرہ کش صفحہ روئے
 است و دست ہر گاہ کہ دراز گردد دست در گردن گیسوئے اسلحہ فروشا
 از ہر قسم سلاح از نیام علم کردہ جوہر احتیاج کامل می کنند تا خریدارش کہ
 باشد و اتمشہ داران اجناس رنگیں بر دست گرفتہ صفحہ ہوا را آئین
 شفقے می بندند تا چشم مشتری مائل کلام رنگ کرد و تنمات و تنقلات
 را در زیر بغل یکدگر می فروشد دست دراز کردن لقمہ حوالہ دہن کردن است
 میوہ و فواکہ و لایبتی و ہندی دوش بدوش قسمت می کند پہلو گردانیدن
 ذائقہ را بکام رسانیدن گذر و خوش و طیور طایر حواس را بو حشت آباد پرور
 میدہد افراط باز و جرہ و کبوتر و بلبل و سایر طیور قسمے است کہ تشخیص آنہا

پیشِ ادراک عاجز است مگر کسے کہ منطق الطیر خوانده باشد و بخدمت سلیمان
 و آصف صحبت داشته باشد چندین دشت و بیابان ویراں کرده هر روز
 اقسام جانوری آرند مشتاقان دشت و طیر بتخصیص جوانان نوجیز و امارد نشور
 انگیز اکثرے۔ در آنجا بصیدی آیند و صیادان تجربه کار ازاں مرغزار کمین
 می کنند قفسهای رنگین و مصنوع خوشنما تر از قفس عنصری و پنجره بشری
 برخواهشمند عرض می کنند احاصل سایر مایحتاج انسانی و تمتعات نفسانی
 در آن جمیع آماده و مهیا است و از آنجا که پیشگاه قلعه و عبور مرور امرای عمده است
 همه روز محشرے برپا۔

چاندنی چوک از همه چوک باز رنگین است و از همه گذر با سربا ترین
 سیرگاه موزونان است و تماشا کده نزہت طالبان اقمشہ عمدہ از ہر باب
 در راستہائش آماده و ابواب امتعہ از ہر جنس بر روی مشتری کشادہ نوادر
 روزگار از ہر گوشہ اش گرم چشمک زدن و نفایس اعصار از ہر یک جنس
 در صدد دل بردن راستہ اش چوں پیشانی نیک بختاں در وسعت آغوش
 رحمت کشادہ و نہرش چوں مار العین از آب زلال آمادہ۔ در ضمن ہر دوکانے
 لعل و گوہر بزخشاں بزخشاں و در روی دست ہر کار گاہے سلک لالی
 و مر و ارید نیساں نیساں یکطرف راستہ اش جوہر یاں باستغنائے تمام
 و یقین مالاکلام تکیہ بزبان دلالان ترغیب مشتری میکنند و یک سمت تجار

از اتمشہ و سائر مایحتاج در فضا ئے دکاکین چیدہ بفرا د تمام خریدار تحریص نمی کند
 کہ بشنود و رنشنود ما گفتگو ئے میکنم رواج عطریات و طیب اقسام بے فصولی
 گفتگو ئے عطار و زمزمہ دلالاں و وسایط پیشکاراں بشام ارباب خواہش پیام
 رساں و موج شوخی لطائف ہر جنس بے تمہید با یع آرزو مارا سلسلہ جنباں
 بملاحظہ شمشیر ہا کہ بشکل ابرو ئے خمدار بناں نگاہ تماشا محرف می خورد دست
 بقبضہ غافل زدن بر بان قاطع مصلحت و بمشاہدہ اقسام کٹار ہا کہ با سلوب
 زبان مار جو یائے حرفیست نگاہ زد دیدن عینک مشورت کارخانہ چینی از اقسام
 و انواع بوفوریکہ بملاحظہ اش شیشہ خانہ حوصلہ برنگ جرمی خورد حقہ ہائے
 شیشہ مختلف الاشکال ملون و مطلا بائین مرغوب بر سر دکاکین قسے چیدہ اند
 کہ چشم فلک حقہ باز شاید نظیر آں ندیدہ باشد و گللابی پیالہ ہائے مطبوع
 و زنگین با سلوبی در پیشگاہ دوکانہا گذاشتہ اند کہ اگر از ہر صد سالہ باشد بجزو معائنہ
 اش ہوں صہبا ہم رساند اتمشہ دوش بوش و دست برست کہ در حقیقت نسبت
 از دکاکین حکم ابتدال دارد و بایں خوبی و لطافت کہ شاید در کارخانہ امرا بہم نرسد
 و قطع نظر از یں در فضا ئے شام جلوہ رنگارنگ ایں الوال متعذر الانحصار شفق
 را در خون نمیشاند و کیفیت محسوس باصرہ میگردود کہ شاید از سیرچمن بہم نرسد
 در قہوہ خانہ ہا کہ در عین فضا ئے چوک واقع اند مستعدان سخن ہر روز فرہم
 آمدہ داد سخن و بذلہ سخن میدہند امرائے عالیشان با وجود علو ئے مرتبت

سرے بہتاشائے ایں چوک میکشد از بسکہ اشیائے غریبہ و نوادر نفیسہ
 ہر روز درینجا بنظر میرسد اگر فی اشل بضاعت قارونی بہر سد شاید کہ وفا نکند
 امیرزادہ فوجانی ہوس سیر ایں چوک بخاطر داشت - مادرش بعد تہید معذرت
 بے استعدادے لک روپیہ از متروکات پدرش حوالہ نمود کہ ہر چند ازین مبلغ
 نفایس و نوادر ایں چوک تحصیل عنوان کرد لیکن چون طبیعت غریزالت در
 مصروف ایں معنی است ایں وجہ محقر یا صرف ضروریات پسند خاطر
 باید نمود۔

ذکر حافظ شاہ سعد اللہ علو جلالت و سمو مناقب ایشاں از
 اندازہ تحریر و ترقیم بیرونست و شرح کمالات و بیان نزہت طلبان از
 از احاطہ گذارش افزوں خلأقی در اعتراف مارج ولایتش متفق اند و بر خے
 بمرتبہ قطبیت ایشاں مقرر در معاوضہ مبصر ظاہر عدالت پیشگان قضا بمعیت
 کرامت فرمودہ اند و در سیماوی ہدایت انتمایش انوار ارشاد بقیہ کردہ
 اکثرے طالبان سلوک بسکن معنویت موطن شاں رفتہ اکتساب کمال می نمایند
 و تصنیف و تزکیہ نفس مشغول ذکر اند ما صحبت ایشاں مبنی بر سکوت است
 خیلے مراقب می باشند و سلسلہ عالیہ تمشیدی ربطی دارند ہذا بماع میلے نیست
 حق تعالیٰ ہمکنار برکات صحبت فیض منبت ایشاں نصیب گرداند۔

ذکر شاہ غلام محمد داول پورہ دور باش شکوہ فقر ایشاں مولت اغنیاء

بر عتشی می آرد و کلمات عظمت سهایش دولت مندان را در لرزه می افکند ثبات قدمش با وجود کثرت توابع که در دائره توکل مستقیم و استقلال و ضعیف با وصف افراط فقر و فاقه در ناز و نعیم جمعی از فقرا وصله و جوعی از محتاج وضعفا همواره در حالی نعمت منوالی ایشان بسرمی برند و از صبح تا شام حاضر می باشند و از مواید فتوح ذله خاطر خواهی بر می دارند بمقتضائے عدالت و نصفیت علی السویه تقسیم می فرمایند و احد الناس را محروم نمیگذارند بعد یکپاس شب کپڑے پخته میشود و باتفاق همکنان تناول می فرمایند و بخند و اندرون هم موافق قسمت حصه می رسد قوالان که بفیض المرام مجاورت آستان گرامیش تمتع پذیر فیوضات اند و شریک غالب فتوحات چون سایه از شخص جدا نیستند و بهمه روزگار هنگامه وجد و حال گرم می دارند مکان شگفتگی عنوانش خالی از کیفیت نیست با وضع و شریف و با اغنیاء و غربا یکساں سلوکست و از سرکار بادشاهی و امرا التماس بومی بهر چه مبالغه رسید لیکن مسموع نگردید از بزرگان زمانه اند و در فتوحات و جوال مردی یگانه -

شاه محمد امیر از مشایخ نقشبندی اند و متوطن شهر اند صیت کمالات و شرح حالات بابرکاتش مستغنی البیان است و خامه و تحریر اوصاف ولایت انصافش حیران اوقات مهینت سمات مصروف کسب کمال و مزاج هدایت اقتراحتش مستغرق و مستملک وجد و حال غیر از وقت

قیلولہ چشم معنی بندیش آشنا نیست و التزام صوم و صوم و قیام لیل از بہائے
 صبح تمیز است و اوقات روز و شب منقسم است بہ چندین قسم برخے بطاعت
 و دعوات و بعضے اذکار و اشغال و از مشاہد و مراقبات غرض تعطیلے در امور
 معہودہ ملحوظہ احدے نگر دید بعد یکپاس شب بدرون محل تشریف برودہ
 بہ یقین و تعلیم پسران ارادت بنیان مشغول میشوند و قدرے موافق سنت
 نبوی استراحت کردہ باز بہ تہیہ نماز تہجد تشریف می آرند و تا یکپاس روز بکوت
 می گزارند اوقات تشریف خیلے معور است و جہہ مبارکش لبریز تجلی و نور
 جلالتش مرجع اہل نور است و آستانش مقصد و مطاف کشمیر بآں اعتماد و دل
 وغیرہ عہد ہائے ہمراہیش خود را در حلقہ ارادت محسوب می کنند۔ حضرت
 نواب صاحب باہم بارہ اکتساب فیوضات صحبت کثیر البرکت کردہ اند
 ندور معتد بہ گذرانیدہ۔ دریں ایام طائر روح پرفتوحش بیہ عالم سلوی
 پرواز کردہ پسرانش سجادہ نشین اند اللہم اغفر وارحم

شاہ پانصد منی از مردم توران است و بعظم جہت و شکوہ جبہ
 درویش عظیم شان از فقرائے فعلیہ جمعی با خود ہمراہ دارد و از امرائے
 تورانیہ مبلغائے خطیر برائے دیگجوش میگیر و شہرت خر سواریش بسرحد
 تشریر رسیدہ است و از فرط خواہش ہمیں سواریا پسندیدہ ہر شبے در خانہ
 ہمانست و ہر روز در محبے خراماں درویش صلوٰۃ خوانی از ہمراہیان

مشہور بزرگی عامہ است و بہ طرز عجبی می بندد و عمد نظر بغرائب ستایش
اندرون محل می برند و این معنی را وسیلہ تفرج میدانند و تخیل کہ در وزن بہست
آثار رسد سبکباری گردش موقوف بدرا کشید نیست خدا کند کہ نصیب شود۔
ذکر میر سید محمد جلالت نسب و حسب از چہرہ نمایاں سیماش
چون شعلہ آفتاب تابان است و عظمت شکوہ مرتبہ فقر و عرفانش بذروہ
عیوق و کیوان صولت و ضعیف کہ مسبق از مادہ شجاعت است زہرہ
زایران را بگداز میدہد و صدمہ گفتگویش کہ مستنبط از ہبات است
جگر مخاطبین را خوں میکند جلال و جبروتش از ہیبت جلسہ شریفہ اش
پیدا است و کماں فقر و فاقہش از درو دیوار تجلی آثار ہویدا در استقامت
وضع عظیم البدل و در اعلان کلمتہ الحق با سلاطین و امرا ضرب المثل از زمان
خلد مکان ترک منصب کردہ بہ زہمت آباد گوشہ فقر کوس شاہی میزند
و باستثنائے تمام نقین مالا کلام اوقات بابرکات بسرمی برد دریں بین
از سلاطین و امراے کبار اقسام تضرع و ابتہال در بارہ قبول سیور فال
بعلل آید لیکن بے نیاز بہائے منصب فقیر گوشہ چشم طمعت نگردید و از
قبول فتوح و ندور ہم ہمیں عالم است مگر از غریبے پسراں و خویشانش
در سلک ارباب مناصب انتظام دارند و آرزو می کنند کہ بفرازش آبروئے
دارین حاصل نمایند لیکن میر نیست محاورہ تہنیرش خیلہ رنگین است و گفتگویش

نہایت شیریں ادائے کلامش مبنی بر لطائف و ترش خوسے احوال طائفین
 ناشی از لطائف باعتراف کمالا تشہور سکنہ دہلی متفق اللفظ والمعنی و زبان
 خاص و عام بجاہدات معنوی آتش ناطق و گویا و این شعر موی نظامی
 مصداق حال کرامت اشتغال است۔ **نظم**

تا بعد جوانی از بر تو بدر کس زلفتہ از در تو
 ہمہ را بر درم فرستادی من نمیخواستم تو میدادی
 فقیر بار ما کسب سعادت کرده و در یوزہ ہمت و التفات نمودہ - بیت
 آنانکہ خاک را بنظر کیما کنند آیا بود کہ گوشہ چشمی با کنند
 بندگان نواب صاحب یکم تہ احرام ملازمت بستہ بودند بسبب بے توجہی
 و بے اعتنائی و کلمات نصائح بے خط گردیدہ مراجعت فرمودند۔

ذکر مجنوں نانک شاہی کہ در ضعف و نحافت مصداق
 نام خود است و بخوش وضعی فقر شہرہ خاص و عام از جہہ اش استدراج
 لایح است و از فحوائے کلماتش علامات برکات فایح تکیہ دل نشین دہنما
 تقطیع و تزیین بر کنار دریا دارد و وقت معینے در خلوت گاہ برآمدہ ملاقات
 طلباں را بار میدہد اکثرے از ہنود و مسلمین بداعیہ و بد نش سری بان
 تفرج گاہ میکشد و در نہایت توقیر و تکریم با و ملاقاتی شوند در حین جلو
 او بمرکز معین پرتاراں مورچال طاؤس از دو طرف بہ پرواز می آرند۔

واقسام گہا و انواع فواکہ و اصناف شیرینی در محافض می چنید بہ ہر یک
 ازین اقسام بقدر تقسم میدہد و بہ تمکینی می نشیند کہ حاضر آزا قدرت نطق
 محسوس نمی شود و خود ہم بے ضرورت بحرف آشنائی شود و از انداز جلسہ اش
 مہربن میگردد کہ شغل باطنی دارد بے تکلف در مجلس جمعیتے و سکوتے در
 امر جہ مختلفہ حاضرین یافتہ می شد و ہر کس رغبت بسکوت میداشت۔ مگر
 قوالان لایق قطع مجرای کردند و با انعام مستوفی متخطط میگردد ہنود ممتولین
 بیار خدمت میکنند و مبلغ خطیر می گذرانند و بتقیدہ فاسد خود نامک وقت
 می دانند عمل و فعلہ آں مکان در نہایت رفاه بنظر می آید جمع کثیرے
 آبیاتش معیشت دلخواہ میکنند و غیر ازین از محتاجین ہر کہ بسر قوتش
 وارد می شود بقدر قسمت کامیاب می گردد چون مکشش برب آبست کشتی
 پائینش مستعد ہر روز عجب ہجومی می شود و طرفہ تفرجے دست میدہد
 سیلی نشان میاں سوار زیادہ از شمار در آنجا می آیند و در سایہ اشجار سوار
 گذاشتہ تفرج میکنند و نہا بمجنون ملاقات می نمایند و مقاصد مستورہ
 گذارش نمودہ جہت حصول ضمائر استہادہ میخوانند زبان حالش ترنم
 بایس میت است۔ بلیت

شبے مجنوں بہ سیل گفت اے معشوق بے پروا

ترا عاشق شود پیدا لے مجنوں نخواہد شد

در برسات حوالی تکیہ اش خیلے کیفیت پیدا می کند و انتعاش عجبه به نزہت طلبان دست می دهد و دہم محرم بتقریب تفصیل شستن اعلام حضرت امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام طرفہ انہوے می شود و سوادش عجب شکوہ ہے ہم می سازند در صلح کل مکانش قابل گذشتن و خودش لایق صحبت داشتن۔

ذکر مشایخ مقدمتہ ابجیش معرکہ وجد و حال شاہ کمال در علم فقر خیلے رنگین و میرزا واقع شدہ اند و در تقطیع لباس و خرقہ پوشی نظیر ندارند طبع ایشاں از پارچہ ہائے نفیس باریک ساخته میشود و در غذا ہم طرفہ تکلف و صفای بکار می برد و باعتبار تناسب و تعادل قوی مطبوع طبایع خلایق اند و بوجد و حال و سماع زیادہ از حد شائق و اصطلاحات صوفیہ و استعارات مشایخ بعبارات رنگین و اشارات دل نشین ادا می کند و در مجامع و عرایس اکثرے حاضر می شوند و از حرکات تواجد ایشاں و سکنا تہائے بے تکلفانہ ایشاں نظار گیاں طرفہ حفظے بر می دارند و از مستجاب خوانیہائے اشعار فارس و ریختہ عجب تمنّے می گیرند۔ از خواندن حلاوتے بسامع می رسد و بے اختیار متلذذ میگرد و در فکر ریختہ مدلول اسم خود واقع شدہ اند صحبت ایشاں غنیمت است و مجلس ایشاں بکفایت۔

ذکر شاہ غلام محمد متصل طویلہ دار خانقاہ ایشانت ہر شبینہ مجلس سماع می منعقد شود و الا ان جیسع شہر دیگر ارباب ذوق حاضر می شوند و متفید می گردند آثار کمالات روحانی

از ناصیہ مبارک لایح است علامات ملکات فضائل نغسانی از کلام بہا انتاش فایح
 بیشتر اوقات بسکوت میگردد و اکثرے مراقب می باشند چون ذوق
 مفطرے بسمع دارند در خانہ تاج خاں قوال کہ پنجم ہر ماہ مجلس ترتیب
 می یابد و نامبرہ عقیدت خاصے دارد مقدس رونق افزای شود بار بار
 اعتقاد کہ جہت زیارت بخد متش میروند طرفہ غایت می فرمایند و
 بحکامات رنگین و دلچسپ محفوظ می گردانند ملازمتش بطالبان اہم است
 و صحبتش بہ مسترشدان مفتنم۔

ذکر شاہ رحمت اللہ قدوہ مشایخ شہراند و بوفراشتہا
 در ہمہ عالم علم۔ عمدہ ہائے بمقتضائے صفای عقیدت بیشتر بخد مت ایشان
 مربوط اند و سایر الناس بتقریب ارادت در سلسلہ علیہ اش منوط۔ حلقہ ذکر
 ہمیشہ معمور است و سماع در محل کرامت منزل دستور چہار قبیلہ دارند و
 ہر زور بنوبت در ہر جا بنوبت می فرمایند۔ با وجود کبر سن قوت ہائے
 جوانانہ از اوضاع گرامیش محسوس می گردد و ہر چندے کہ لبریز کیفیت
 معنوی واقع شدہ اند لیکن بہ تجرع دوام میل خاطر میفروش می شود۔
 غالباً بنا بر مصلحت باشد و ظاہر برائے حکمت۔ در تسطیر سفارش ارباب
 احتیاج قلم فیض رقتش بے اختیار است و در تحریک سلسلہ صدرات
 انال وجد شوا ملش در کار۔ وجود کرامت آموزش واجب لتعظیم

و قدم سینت از دوش لازم التکریم -

ذکر اعظم خاں پسر فدوی خاں برادرزاده خاں جہاں بہادر عالمگیری
 از امرائے عظیم الشان است و بمقتضائے رنگینی مزاج و بہارت راگت
 مدوح مطربان ہندوستان طبیعتش امد و پسند است و فراتر بجبت سادہ
 رویاں در بند مدخل جاگیر آتش صرف اخراجات ایں فرقہ است و حاصل
 روزگارش خرچ پا انداز مقدم ایں طبقہ ہر جا از امر دی رنگینی خبر می یا بد
 برعایت دلخواہ در کمند رفاقت خود می اندازد و ہر طرف از سادہ روی
 پیامش میرسد بدام احسانش میکشد جمعی ازیں گروہ بحسن سعیش بمنصب
 مناسب امتیاز یافتہ انیس بساط اند و بر خے بمراعات خانگیشت اکتفا کردہ
 رنگ افروز محفل نشاط در سواری بشان تمام و تجمل بالا کلام بر اسپان باد پا
 سواری شوند غرض ہر جا سبزہ رنگی بنظر می آید منسوب بہ اعظم خاں است
 و ہر کجا نو خطے جلوہ میکند از وابستہائے آن عظیم الشان بہ پر تو خال
 ایں گلر خاں صبح پیری را خضاب میکند و بواہمہ کم فرصتی ہائے زمان
 فرصت حیات در استجلاب و خطوط نعلانی در شتاب -

میرزا امنو کہ از امیر زاد ہائے زمانہ است و درین فن سحر کاریہا
 یگانہ اکثرے از امر ازادہ ہائے احکام ضروری ایں علم از وی آدمی گیرند
 و بشاگردیش فخر میکنند شیرازہ ایں محفل است و باعث انتظام

ایں بزمِ علمان مشاغلِ خانہ اش بہشت شہاد است و کاشانہ اش آشیایں
 مجمعِ پریراد ہر نوخطِ رنگیں کہ با ایں محفلِ ربط ندارد فردِ باطل است و ہر طبعی کہ
 بایں مجمعِ مربوط نیست از علیہ اعتبارِ عاطلِ مجلس دار العیار شاہدان است
 و بزمِ محک امتحانِ گلِ رخاں نقدِ قرافہ حسن تا بدارِ الضربِ بزمِ مش رجوع
 نکند کائلِ عیار نیست چہ شد کہ مثلِ طلائے دست افشار است و یمِ جمال
 تا در کوزہِ مجمعش گذار نیابد چاندی نیست چہ شد کہ اگر نقرہِ خالص است۔

قطرہ

یاراں بختیار خانہ رندے چندند بامردم عیارِ کم پیوندند
 رندی چندند کس نداند چندند برنسیہ و نقد ہر دو عالم خندند
 ذکرِ لطیفِ خالِ لطفِ معاشرانِش دستورِ اعلیٰ عشرت
 طراز است و ضابطہ بلئے بزمِ مش معمولِ معاشرانِ از امرِ آزادہ ہاست
 ہمتش مصروفِ بزمِ آرائیست و جہدش مبذولِ نغمہ سرائے ہماراتِ راگ
 بمرتبہ کہ نعمتِ خالِ اکثرِ بختانہ اش می آید و طرزِ نغمہ را سخن میدارد
 و فرہ خواندنش بدرجہ کہ عہدہ با تلاشِ باریابیِ مخلص دارند و محظوظ میشوند
 عطائے بے نظیر است و معاشرِ رنگیں تقریرِ علی الدوامِ برنگِ چشم
 سرشارِ نشہ سیه ستی است و بسانِ ساغرِ خدمتِ مینا لا ینقطع سرگرم
 صہبا پرستی اشعارِ رنگیں در ضمنِ صحبتہا میخواند و نقلہائے شیریں را

در احیان نزہت بزم نقل مجلس میگردد اندد بچوہائے یاراں بمرتبہ ایست
 کہ ہر کہ یکمرتبہ بہ صحبتش رسید خود را آشنائے دیریں خیال کرد و رعایت خاطر
 اجباب بمشابه کہ ہر کہ یک دفعہ مربوط گردید تا مدت العمر حق التفات او بندہ
 اش ماند تو اضغش باہمہ کس بزنک تو وضع مینا با جام برش و خویش باہمہ
 طباغ گیرے نشہ بشام حقہ لے با تکلف بانطوف تجرع پیش ہر کہ دام
 غلیجہ میگذراند و گللابی لے پاشاں با سامان نقل بے شائبہ مشارکت
 بحاذی ہر یکے جداگانہ می چیند۔ یاراں نغمہ سنج نبوت داد خوش ادائی
 میدہند و حریفان خوشنوا ہر تاب ترغ سرائی میکنند و دریں ضمن بطیفہ ہم
 در میان می آید و بذلہ و بدیہہ نیز چہرہ میکشاید از دو گھڑی روز تا یکپاس
 شب اجتماع این محفل است ہمیں کہ وقت معہود رسید مشار الیہ ملتفت
 استراحت است و تفرقہ دار آنجماعت بیشتر فوربائی و دیگر طوائف و خوندہ
 و نوازندہ و رقاص شیرازہ مجلس بودند بحال کہ بضاعتہا صرف پا انداز
 شایہی گردیدہ اینہمہ ہجوم نیست لیکن مردم مخصوص جمع می شوند و یکپاس
 شب ہمیشہ بہ تعیش میگذرانند ایں شعر اکثر بزبانش میگذر دبا مین
 یادگاری قلمے گردید۔ بیت

در حریم بزم مستاں دور صبح و شام نیست
 گردش جام است اینجا گردش ایام نیست

ذکر کیفیت بسنت در ہر ماہ ہے کہ بسنت واقع می شود عذہ آناہ و رفد نگاہ

جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طرفہ مجمع می شود و عجب ہنگامہ از صبح آروز جمیع سکنہ شہر بہ تقطیع و تزیین پرداختہ در راستہائے آن بہارستان فیض رنگینی خیابان دو طرفہ فروش ملون گسترده و آرایش اماکن جلوہ گر میشوند و در حوالی صحن آن سعادت کدہ بریکہ یگر سبقت جستہ بساط تفریح و انبساط می گسترند و چشم براہ قوالان و مجرایان و زائران می باشند و انتظار می کنند کہ دریں ضمن در صحن قوالان و نغمہ سرایان شہر تہجیل تمام و تزیین مالاکلام اقسام گلدستہ بہ ترتیب دادہ و ریاضین متنوعہ را در کوزہ ہا گذاشتہ بہتہ نیاز روح مقدس سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰات بحال خضوع و خشوع در ہر قدم زمزمہ سنجان و در ہر خطوین ترانہ طرازان بہ تانی ہرچہ تمام تر رہ نورد می شوند و ہمراہ ایں جماعت زائران شیشہ ہائے رنگین گلاب و عرق بید و عرق بہار و دیگر عطریات لبریز ساختہ تحفہ روی دست میگردانند و بر سر روئے متوجہان آن کعبہ تحقیق گلاب پاشی بعمل می آرند جلوہ شیشہ ہائے چینی نزاوہ در دست پری بیکران نازنین شیشہ خانہ حوصلہ تماشا ئیاں را بنگ می زند و عقل مصلحت میں را فرسنگ بفرسنگ می برد گرد راہ آن راستہ از کثرت طیوب عبیر خیز است و ہوائے در و دیوار آن مکان فائض اللہ از وفور و رواج عطر انگیز جنوں بے اختیار بملاحظہ ایں حالت مستعدانہ

و فریاد و اضطراب طبعیت بمشاهده این جلوه گراں ہم پلہ گرد باد بطربا
 رنگین و نوخیز بجلوه ہائے عجیب و ادا ہائے غریب در فضائے آں
 شفاعت گاہ صفہائے جداگانہ بستہ با ساز و نوا مراسم مجرا بتقدیم میرسانند
 و قوالان معمر طرف دیگر شیرازہ بند مجموعہ نیاز گردیدہ جہہ خضوع بجاک
 و کنار باظہار ضیاعت کہ در حقیقت طاعت میدانند بے تاکید احدی شمول
 رقص و سرود اند و زوار ثقاوت آثار لایق قطع در اتصال اتخاف و ہدایار
 درود نامعدود از طلوع صبح تا نماز عصر نوا سبجان نبوت مساعی حمیدہ
 در تقدیم مجرا بکار بردہ بخانہ معاودت می نمایند و گلہائے قبول و تنابہن
 آرزومی برند و روز دوم بہمیں ضابطہ نغمہ طرازان با ساز و نوا بزیارت
 حضرت قطب الاقطاب میروند و وظائف بندگی مودی ساختہ در حین
 مراجعت بطواف حضرت چراغ دہلی شمع امید روشن می کنند و روز
 سوم بجناب حضرت سلطان المشائخ کہ بسبب قرب شہر مرجع جمہور
 خلایق است و بسبب فرط عقیدت طوائف انام خیلے بطواف شایق
 مجلس خاصے منعقد می گردد و بوجہ احسن بزم سماع ترتیب می یابد صوفیہ در
 وجد و حال گوئی مسابقت از اقران و امثال می ربایند و مشائخ و فقراء
 تمتع خاطر خواہ حاصل می نمایند تا پنج چہارم نظر بر این کہ مرقد حضرت شاہ
 حسن رسول نما در عین شہر واقع است و طوائف ارباب نغمات را رجوع

تماشا ست طرفہ مجموعی می شود کہ از کثرت اشخاص عبور و مرور زائران منعقد
می گردد و حوالی آن مکان فیض آگین بسبب هجوم اہل غنا و کثرت نقالان
بآں مہمہ وسعتی کہ دارد تنگتر از دیدہ مور می نمایند و روز پنجم سواد پیشگاہ فلک
اشتباہ حضرت شاہ ترکمان بسبب انعقاد ارباب نشاط و حال و اجتماع
اصحاب حسن و جمال رشک انجم و پرویں و محمود فصائے خلد بریں میگرد
چوں اکثرے قوالان عمدہ در جوار آں کرامت آثار ساکن اند بادائے حقوق
جوار بیشتر از جاہائے دیگر نازکی و رنگینی ما بعض می آزند و سامعین را
ممنون می گردانند روز ششم بطریق مہود بخانہ بادشاہ و امراء رجوع نمودہ
باستجلاب منافع و حطام دنیوی مشغول می شوند و شب ہفتم این ماہ ارباب
قص بہیئت مجموعی بر قبر عزیزی کہ در احدی پورہ مدفونست حاضر گشتہ
قبرش را بشراب ناب می شویند و مہمہ شب بے اہتمام متنفسے مرتبہ بمرتبہ
برقص و سرود پرداختہ صدور این حرکات را ذریعہ ترویج روحش میدانند
قوالان ہم جستہ جستہ فراہم می آیند مجلس رنگینی می شود مردم حسین در آنجا
وارد می شوند طرفہ خلوتے دست بہم میدہد و عجب صحبتے میسر می آید
غرض باین تقریب تماشاش روز تماشائیان عشرت پرست و نظارگیان
سُک سیر چابک دست داد انبساط میدہند و ذخیرہ احتیاط برائے
یکسال در یکہفتہ می اندوزند خوشا حال ایشان۔

ذکر یازدهم میران نامبرده ہر چند یکہ بوفور انکار و وسعت اخلاق
 و کثرت تواضع و رعایت مہمان داریہا و ترتیب بزم آرائیہا محمود اقران
 خود است لیکن بعلاقہ دار و نگلی ارباب رقص و نشاط و تقریب جمیت
 اہل طرب فی الجملہ مطعون است چوں وزیر المملکت بتجرع میلے دارند
 و با اہل حسن و جمال و اصحاب غنچ و دلایل از انجا کہ توجہ خاطر این عزیز
 بتقدیم حسن خدمات معزز و محترم است و در تلاش مردم حسین طرفہ دہستے
 دارد و ہر روز پیکرے تازہ با فسون تسخیر میکند از دیگر مصاحبانش کرم خان
 اش از ہجوم جلوہ گلرخان گلشن آباد است و کا شانہ اش از ورود و جبینا
 آشیانہ پر یزاد ہر جا کہ گل رخسار یست مال صحبت او است و ہر کسے کہ
 نشہ حسنے دارد شیفٹہ بزم سراپا کیفیت او امارد رنگیں از کلاونت بچہ باغیہ
 در حلقہ بزمش نیل درخیل و نوخطان دچسپ از مہنود و سلمین در دائرہ
 مجلسش جوق در جوق ہر ماہے یازدہم میکند ارباب رقص بے سینک
 تکلیف نماید از صبح در محفل او خبر گردیدہ و سنت بردل دویدہ گذاشتہ
 برقص و سرود اشتغال می نمایند و ہمیں قسم قوالان و نقالان بے شائبہ موقع
 بادائے مجرامی پردازند چوں خیمہ ہامتعدایتادہ میکنند و فروش رنگیں
 گسترده می شود و برائے اہل شہر صلائے عام است مردم خوب خوب چیدہ
 چیدہ دریاں مجمع میشوند و آنہم ہجوم اہل حسن می شود کہ نگاہ از کثرت

اشخاص حسین و افراد مردم دشتیں دست و پاگم می کند و چون نادیدگان خود را بعیب گرسنه چشمه می نمایند اسباب طرب برائے ہر کس مفت است و سود تماشا جہتہ ہر کدام رایکاں اگر مبلغ خطیری درخانہ بخرچ آرند این صحبت و تماشا امکان ندارد و این کیفیت میسر نمی آید ہمہ شب از وفور شمع و چراغ معیش نور علی نور است و فضائیش ہمہ وادی طور در صحن آل بزمگاہ تجلی دستگاہ ارباب حرفہ اقسام دکاکین از اطعمہ و اشربہ مرغوب و منقعات دلچسپ چیدہ ماکولات ضروری بنظر اربابان عرض میکنند چون محفل از استطاعت درستی و توسعہ خاطر خواہی دارد در تقدیم مراسم ہم اندازی قصور نمی کند و مردم ممتاز و مخصوص را در اماکن متعددہ کہ ہر یکے ب رنگینی فرش و خوش ہوائے رشک دیگر سیت تکلیف نمودہ بطعام و فواکہ و رواج توضع می نمایند و نشہ سنجازا بجہتہ تردماغی صحبت و برطیب مشام بصہباکشی ہم مختار می گرداند و عطریات بوفور پیش ہر کسے می گذارند غرض در ہم اندازی بے بدست و در بزم آرائی ضرب المثل خانہ اش بہچو خانہ امرا جلوہ پری رخان جہاں -

ذکر دوازدهم ربیع الاول در سرے عرب کہ از قلعه بادشاہی بمسافت سہ گروہ واقع شدہ و بسبب توطن اہل عرب کہ ہمہ منوط بادشاہی اندآب و رنگ دیگر یافتہ و در ماہ ربیع الاول

خصوص دوازدهم طرفہ مجمعے و عجیب کیفیتے دست می دہد قریب دو ہزار کس
 از اعراب در مسجدے کہ در وسط آں سرا واقع شدہ حوض وسیعے و فضائے
 دل کشائے دارد و بامش مکرم خاں مرحوم است مجتمع گردیدہ تمام شب
 زمزمہ سنج مولودی شوند و قصاید عربی کہ در نعت آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم شعراے عرب موزوں کردہ اند بآہنگمائے خریں و نشید ہائے
 دلنشیں میخوانند و محققین صوفیہ را بمصدق این شعر - بلیت
 کسانیکہ یزداں پرستی کنند باواز دو لابل سستی کنند

بوجد و حال می آرند ہر طرف زمزمہ صلوات و از ہر سمت صدائے
 تسبیح و تہلیل و بمسمع میرسد تمام شب باین ہیئت احیائی کنند
 و ہمیں کہ آثار صبح ظاہر شدہ بختم قرآن مشغول می شوند چوں ہمگی حفاظ اند
 و از قواعد تجوید آشنا سامعہ را طرفہ احتفاظی بہم میرسد و عجب نماز سراپا
 حفصوری میسری آید اہل شہر خصوصاً صلحا و اتقیا بمقتضائے مناسب
 نظرے باین صومعہ رسیدہ با کتساب ثوابت اُخروی و احرار مقاصد
 معنوی کا میاب مدعائی شوند و استیغائے لذت ذالۃ ہم میس کنند
 چوں اہل عرب در تعظیم و تکریم مہمان ضرب المثل اند مقدم این اعزہ
 را بہ ترجیب مبلغے ساختہ بما حضر خرمائے ترکہ دراں سرا خوب بہم میرسد
 استقبال می کنند و شب ضیافت مستوفی از الوان طعام سرا انجام میدہند

دیپالہ ہائے کلاں قہوہ خوری کہ گاہے شیرینی ہم داخل میکنند علی الاتصال بمر دم
تکلف می نمایند چوں تہوع آور است مہمان در در و قبول سخت اذیت
می کشند فقیر برفاقت خاں صاحب سردفتر اشفاق کیشاں سید حشمت جا
وارد گردیدہ بود معنی ایں شعر را دریں محل صادق یافته بود۔ بلیت

روزے بخانہ عربی ہماں شدم (کذا)
چنداں خوردند قہوہ کہ من قہوہ داں شدم

غرض تفاوت منشاں معنی را ہم فال وہم تماشا در آنجا دست میسدہ
و بر خے بجنہ دیدن ملیحان عرب ہم سری میکشد گواہ اس مقطع با موافق
ضابطہ نباشد و حسن گرمی و ادائے دلچسپی بنظر نیاید و برائے مخلصہ تمسک
بایں شعر می شوند۔ بلیت

محقق ہماں بیند اندر اہل
کہ در خوب رویان چین و چگل
صبح کہ عنان معاودت میگرددانند بملاحظہ فضا و کسب ہوا عشرتے و بشاہ
قبر متقدمین و عمارات عالیہ مندرسہ عبرتے حاصل می نماید۔ فرد

ایں کما خانہ اقامت کدہ الفت نیست

عبرتے کیر ز کیفیت بام و در خویش

اگرچہ دوازدهم ربیع الاول غرض حضرت سرور کائنات علیہ اکمل التحیات

در تمام دہلی بسیار باب و تاب می شود و مجلس ترتیب چراغاں بندی بائین مرغوب بعمل می آید و سماع خیلے بہ کیفیت منعقد می گردد۔ لیکن اسلوب بزم آرائی خان زماں بہادر کہ از امرای عمدہ محمد شاہی است و بوفور حیثیت با سلسلہ محامدش تا مفتہائے طرز خاصے دارد در دیوان چنانہ عظیم الشان کہ پیشگاہ صفہ اش در وسعت چوں پیشانی نیکبختان کشادہ است و در ضمن صحنش حوضے بہار الحیات آمادہ این بزم دلنشین صورت تزیین می یابد و بقالین ہائے رنگین باج از فضلے گلشن میگیرد و در وسط این مسکن سعادت موطن صندوق آثار شریف جلوہ پیرا کردہ زایران در ستہا اربعہ متمکن می شوند و باستعمال صلوات حلاوتے بکام امید میرسانند بعد از این کہ افتتاح آل حقہ سربستہ کہ رشک حقہ فلک شعبدہ باز است۔ در میان می آید مردم ہر سمت نبوت بشرف تقرب آل بساط کرامت مناط بدست آویز صلوات بابرکات و تحیات زاکیات باصرہ را گلچین انوار سعادت میگردانند و بملاحظہ آل متبرکات برائے رستگاری و نجات تحصیل می نمایند تا شام و ظائف زیارت و شرائط استعمال سعادت بعمل می آرند و بعد نماز مغرب آل حقہ شفاعت شفقہ را مضبوط ساختہ متوجہ سماع می شوند تو الا ان خوش ہجہ و نغمہ طرازان رنگین زمزمہ کہ منتظر ایامی باشند بھجرت توجہ ارباب محفل زمزمہ سنج گردیدہ صوفیہ صافیہ

را بوجد بسمل می آرند از هر طرف شور و شغب بلند می گردد و در هر سمت
 بفریاد و افغان از اهل حال سر می زند به تعظیم تو اجد نشان ارباب مجلس
 بقیام پرداخته هر طرفه سیر میکنند و از هر حلقه تمتع فیض میگزینند از فرط
 هجوم و کثرت خلایق ان نظام مخمل برهم میخورد و بقسمه کیفیت در جمیع طبایع سر
 میکند که مطلق الغنان می شوند تماشاخانه غریب و تفرج عجیب بملاحظه مصنوعات
 الهی نصیب نظار گیان میگردد. بلیت

هر چه دیدیم از تو خالی نیست

سبزه شوخت و گل صفا دارد

ذکر کیفیت کسل پوره کسل سنگه از عمده هزاران بادشاهی است

و باعتبار ثروت و دولت در امثال و اقران خود متفاخر و مباهاهی پوره
 در نهایت تقطیع و تکلف احداث کرده و از هر قسم طوائف و فواحش
 بازاری که عبارت از مال زادیها باشد آماده نموده و ارباب مناهای مسکرات
 را بحامیت خود جاداده با وجود کثرت جمعیت محتسب در حوالیش راه ندارد
 و قدرت احتساب در خود نمی یابد در هر راسته مالش آنها بلباس
 زنگارنگ خود را بمردم عرض میکنند و در جسم هر کویچه بیوساطت
 میاخی اشخاص را تکلیف می نمایند هوایش شهوت آمیز است و
 فضایش باه انگیز تخصیص در حوالی شام طرفه مجبوعه می شود و عجب هنگامه

در ہر مکانے رقص است و در ہر جا سرود۔ ارباب فنق بے مخالفت و
مراحت سری دلاں کارخانہ کشید و گل چین خیارک و سوزاک دامن
شہوت را بریز میکنند و چندے بخیمازہ حسرت گذرانیدہ مشغول می شوند
غرض طرفہ کار گاہے و عجب تماشا گاہ ہست۔

ذکر کیفیت ناگل متصل سرے خواجہ بسنت اسد خانی۔ اچھا
در نہایت صفا و جلا ترتیب یافتہ و صاحب کمالے کہ موسوم بنا گل باشد
مذون گردیدہ است و ہفتم ہر ماہ نسوان عشق بنیان دہلی بکمال تقطیع و تزیین
مزمین و محلے گردیدہ جوق جوق بتقریب زیارت کہ در حقیقت مدعاے دیگر است
سرگرم تفرج می شوند و باشخاص کہ مربوط اند مجتمع گردیدہ داد دل خوش میدہند
بیشتر اہل تجرید و غریب پیشگان با سید قبول و انتخاب آں جماعہ برنگ
گلہائے چین خود را رعنا زیبا ساختہ بجاہ گاہ عرض می آرند۔ مصرع
تنادوست کرا خواہد و میلش بکہ باشد

و از خواص آں مکان نقل می کنند کہ اگر غریب وارد آں نزہت کہہ
گردد فوراً بجنّت می رسد از کثرت تماشاے سواداں تماشا گاہ کہ وسعت
آبادیست تنگتر از دیدہ مور میگردد۔ مردم از صبح عازم آں مکان گردند
طرف شام معاودت می نمایند و در ضمن بازگشت سیر حدایت و سبائین کہ
بر سر شایع واقع است می فرمایند غرض دل خوشی کار دارد و چیسر ہا

اختراع می کنند تعالیٰ شانه نصیب جمیع دوستان و اجاب گرداند۔

ذکر رینی مہابت خاں در آن رگیتاں کہ عرض کیفیت او طوے
دارد جوانان رنگین و معرکہ گیران سراپا تزئین بتقریب گرفتن کشتی و اہلہار قوت
و پہلوانی فوج فوج فراہم آمدہ ہر کہ ام بہر یکجے کہ مناسب قوت و صعب
داشته باشد میگیرند و حرکات عجیب و غریب کہ موجب تفضن نظارگیاں
باشد بہ وقوع آوردہ ارباب تماشا را محظوظ می گردانند در ہر گوشہ و کنار
صحبتے و در ہر سمت اجتماعی و اختلاطی صورت می گردد و شغفی بدہا سراسر
می کند بعد فراغ این حرکات شیرینی ہا تقسیم کردہ ہر یکجے بستے روانہ می شود
و باز بروز موعود کہ یکشنبہ باشد حاضر آمدہ معرکہ آرا می گردد و سیراسر
ہم خالی از لطفے نیست اکثر مردم حسین وارد می شوند و نظارگیاں بتماشایش
گلچیں انبساط می گردند۔

ذکر سخن سازان محافل صاحب کمالے و معنی طرازان جامع شیریں
مقالے میرزا جانِ جاماں نزاکت مزاج بہار امتزاجش کہ پروردہ
آب و ہوائے گلشن معنویت از وسعہ کاری توصیف مستغنی است صبا با
اینکہ گاہے در کار گاہ مداحش تار و پود اوراق گل بخار آید سر گرم سپین
آرائست و نامیہ دریں اندیشہ کہ قلم ز گس روزی بتقریب نگارش مناقبش
علم افتخار برافرازد۔ مستعد گلشن پیرائے تار مسطر کلامش اگر اندک گل

ترتیب دہند برجاست و مسودات افکارش بر پرده چشم ببل تحریر نمایند
 فکر طبع رسا صفائی روز مرہ بنجاست گفتگویش بشاہ نگہست گل مشام آرائے
 سامعانت و عذوبت کلامش چون نسیم بہار شور انگیز جنون طینت است
 ادائے سخن شوخی دارد کہ نا فہم مخاطب بے معنیش برد برنگ تجدید مثال
 سراز عالم دیگر برمی آرد و انداز کلمہ عکس میریزد کہ تا مستمع ہوش بغبش گمارد
 بے اختیار شور از ہنادش سر می زند کلام نمکینش نقل گزک محفل متانت
 و نشہ فکرش صہبائے معنی پرتاں چاشنی دروش طبعی است و سوز عشقش
 فطری بعد از تحصیل علوم تحریک جانبہ شوق محبت الہی بانقطاع علایق
 پرداختہ قدم بجادہ فقر گذاشتہ و درویشی را بامیزانی جمع ساختہ عالمی
 شیفتہ صحبت گرامیست تا کرا دست دہد و جہانے مشتاق ہم صحبتے طامع
 کدام کس مساعدت نماید خواندن شعرش مزہ دارد کہ اگر جاں ہارا در جنب
 صلہ او بتواضع بگذرانند مغنت ہمت است و لطف سخنش ناخن بدلبہایز
 کہ نقد رواہا در کف تنگش آں صرفہ فطرت اگرچہ تقدس ذات ایں
 نشہ سنج معنی ازاں رفیع تراست کہ در سلک موزونان مذکور گردد۔ لیکن
 چون زبانش بفکر شعر گل فشانی دارد ہذا قلم گستاخی رقم سری دریں
 وادی کشید۔ امرائے عالی شان بہ تمنائے ملازمت تدبیر باجمار می برند
 و صحبتش میسر نمی آید روز پنجشنبہ در مسجد جہاں نما اکثرے از مترصدان

سوادت حضور دریں جا کامیاب مقصد می شوند در دہلی کہنہ اقامت گاہ
 شریفیت لکین چن طبیعت رنگین بہ نترات مال است و تبدیل مکان ہمیشہ
 شندہ رفتار۔ بطریق ندرت صحبت والا کسے را دست میدہد از انجا کہ بارادت
 کیشاں صمیم گوشہ خاطر ہست بمقتضائے نوازش چوں معنی بیگانہ بیک ناگاہ
 ورود فرمودہ کلبہ محقر منتظران را نورانی می فرماید۔ اگرچہ اشفاق عظیم ایشاں
 نسبت بہ روضہ و شریف یکساں است و بمقتضائے عنایت توجہ
 مخصوصی بحال ارادت ایشاں است فقیر اکثرے استفادہ فیوضات نمودہ۔

غریب خانہ ہم بہ نزول مقدم ضیا توام بیت الشرف تجلیات گردیدہ۔

معنی یاب خال از چید ہائے بادشاہی است رنگینی طبعش بمشابہ است
 کہ اگر بہار در یوزہ گری نماید می تواند گلشن امکان را زیادہ ازیں نگیس گرداند و شونے
 سخنش بہر تہ کہ اگر نگہت گل نکتہ آموز سبک و حی شود بیشتر از بیشتر مشام را تواند گشت
 در تخیل غزال معنی ید بیضا دارد و در دالے لطف سخن ازیشہ ساغر ل بہ سامان تمام میگوید
 وادائے طرفہ بکار می برد کہ سامع بوجد می آید سویم ماہ صفر کہ عرس میرزا بیدل مرحوم
 است جمیع شعراے دہلی بر مزار ایشاں مجتمع می شوند و دیوان میرزا را
 در میان گذاشتہ افتتاح شعر خوانی از انجا می کنند و بعد ازیں بندریج مسودات
 اشعار خود را بعرصہ آورده از حضار مجلس متوقعہ تحسین می شوند اول کسی کہ
 شروع بغزل خوانی میکند بہر اعزیز است و در حقیقت تقدیش مستحسن را بہ

معنی است شعرش از ابتدا تا انتہا ناخن زن دلہا است و از اندیشہ نکتہ گیر
مبرا مطلعے بآئین یادگاری درین تذکرہ ثبت می شود و اس اینست . بدیت
گلشن چشم شہلایت چومی آشام می گردد

دکان حسنِ خواباں تخته چوں بادام می گردد

خرمیں مہمان دیار ہندوستان بہشت نشانت و بعلو طبیعت و
تقدس فطرت ممتاز سخنوران زمان است اصلش از ولایت ایران است
بمقتضائے وارستگیہا و آوارگیہا در عالم سیاحت بلباس ارباب فقر سری
بر دہلی کشیدہ مقدمش ہمہ جا محترم است و قدم موزونی لزومش در ہمہ محافل
مستقیم برجادہ استقامت و انزو و مستقیم است و بحال استغنا در مہاں سر
توکل مقیم ارباب استداد بسر انجام می حاج تحصیل سعادت میکنند و اغنیائے
معینہ بہ قدم حسن خدمت ذخیرہ نیت بذمہ خود میگیرند معاشش در نہایت
پاکیزگی و زکینگی است و کاشانہ اش کہ بیت الشرف اخلاص نشان است
در کمال موزونی و کیفیت آفرین در احوال سہ پہر صحن آں مکان بہ صفائی
روفت روب و آب پاشی چوں پیشگاہ آئینہ بدوہ پیرائے نظرها میگردد چو کی ہا
مفروش می شود . نکتہ سبحان و موزونان مقررے کہ جز ولایت بجزی ایں صحبت
اند در خدمت شریفش حاضر شدہ عندلیب آسا بزمرزہ غزلخوانی تر زبان میشوند
و از بہار صحبتش گلہائے استفادہ دامن می برند طبیعت زکینش در نہایت

شوخ و سائیت و حرکات لطیفش در کمال رعنائے و خوش ادائے شعرش
 مشرق ارباب کمال است و سخنش ہنگامہ فوز بزم وجد و حال شمع از نائج
 افکار چمن بہارش بضیافت سامعہ منتظران گل افشاں جریدہ شوق میگرد
 و آں اینست۔ رباعی

شعلہ شمع مسلسل زد دل آید بیروں آہ دل سوختگان متصل آید بیروں
 ایں گہر نیست کہ نشمرده بخاک نشام اشک گل رنگ بصد خون دل آید بیروں
 سراج الدین خاں آرزو بہتیر کلام اتساش اوراق گل
 منت پذیر و از نوائے شعر بلبل بہار چاشنی گیر رنگینی گفتگویش سامعہ را
 نرگسدان میکند و بہار روزمرہ اش فضائے بزم را چہستان۔ مسودہ
 شعرش پہلو بکاغذ زرمی برند و ناز کیہائے خیالش خوں از رگ اندیشہ می چکا
 سفینہ اش مہیکل بازوئے عشاقست و جریدہ اش حامل ارباب وفاق فروغ
 انجمن موز و ناست و چشم چراغ محفل نکتہ سنجان جمیع سخنوران دہلی شیفتہ
 صحبت اند و تمام عمدہ ہائے دار الخلافت آرزو مند موصلت چو در ضمن
 کمالش شیدوہ مساوت مضمراست بارباب دول خیلے صحبتش گیر است
 و در جمیع مجامع برنگ ہلال انگشت نما در بزمی کہ ورود مقدش می شو
 نوائے نہایت بلندی گردد و بھفلے کہ رنگ آفروز گشت صدائے مرجا
 بہوای پیچہ حصول صحبتش بہ مشتاقان اتفاقی است روز عرس میرزا بیدل مرحوم

بہ نسبت شاگردیش بزم آرا میگردد و عالمے را از صافیخانہ افکار ذلہ چین
منت می گرداند مطلعے بہ تزنین این گلدستہ یادآوری جلوه تحریری یابد
بلیت

زبس بردند با خود در محمدم رنج مخورے
سزد لوحے مزار میکشاں از شیم انگورے
میر محمد فضل ثنابت نشہ کلامش دماغ آراے ارباب وجد و
حال و نتیجہ فکرش سرشق اہل کمال افکار چین طرازش بزمک نیم بہار
شور افزائے دیوانگانست و گلہائے خیالش ہنگامہ پیرائے جنوں طینت
برغایت انواع و اقسام دقایق سخن آشنا و بہ تمہید متانت خیال از اہل
معاصر خود مستثنا جمیع مکتہ سبحان باعتراف استادیش تر زبان اندو بہ بہار
کمالات معنویت آماش گل افشاں بمقتضائے غنائے ذوقی و بنجابت فطرت
رجوعے باہل دنیا نیست و بر سائے نشہ فقر بازگستی باغیا بکلیہ بے نیازی
مسند نشین توکل است و بذروہ بے احتیاجے سامان طراز عرض تحمل شکوہ
ہمتش پایے استقامت بدامن درویشے پیچیدہ و خاطر استغنا مظاہر ش
خود را از رسوم ابتدال کشیدہ غیر از فکر شعر و تالیف کتب صوفیہ التفاتے
باسور دیگر نیست نسخہ مفیدے در علم تصوف از ہمہ کتابہا انتخاب نمودہ
چوں عمر شریفش با تمام آں وفا کردہ اوقات برخے از تلامذہ اش در تسمیم

آل مصر و فیست ارباب کمال همواره در خدمتش حاضر گشته تمتع وافی بر میشتند
و این معنی را وسیله سعادت می انگاشتند دیوان مرادف ترتیب داده و منت
بر اهل روزگار گذاشته مطلع دیوانش چهره افروز بیاصل است و نسیم کلام
شگفتگی پیامش نزهت طراز این ریاض -

رباعی

کشد چونج وصال تو شمع جان مرا به بر بمشهد پروانه استخوان مرا
نگیس ز صفحه چو بر غاست نام چهره کشود جدا شدن ز تو پیدا کند نشان مرا
ابر اهیم علی خاں راقم از لبش گوش خرد گلچین است پرخنش
نام خدا ز نگین است - نسبت ز لب دودمانش سبحانی شفیع خاں عالمگیر
میرسد و سخنش چون عالمگیر است - خراج از اهل سخن میگیرد و فکرش چمن طراز
یک عالم بهار است و سخنش بمقتضای رنگهای گوهر نثار بدیده گوئیهایش
بر تامل شعر افوق میکند و بذله سخنی دانش گویی مسابقت از اقران میر باید
با وضع کم بضاعتی اما اسباب معاش خانه اش از هجوم مستعدان رنگ گلشن
است و شکوه روزگار که دلباهو خور کرده است اصلا بزبانش نیست همواره
تر زبان شکر منعم حقیقی بوده باد و ستاں سرخوش هنگامه اختلاط است و شیرازه
بند مجموعه ارتباط نمونه از بهار طبعش بشا قان چشمگی می زند و بتقریب یاد آید
بزم بسکی را بخیمال آل رنگین خیال می آید -

در ہر مکانے نقص است و در ہر جا سرود۔ ارباب فق بے مخالفت و
مراحت سری د راں کارخانہ کشید و گل چین خیارک و سوزاک دامن
شہوت را بریز میکنند و چندے بخیازہ حسرت گذرانیدہ مشغول می شوند
غرض طرفہ کار گاہے و عجب تماشا گاہ ہست۔

ذکر کیفیت ناگل متصل سرائے خواجہ بسنت اسد خانی۔ اٹالہ
در نہایت صفا و جلا ترتیب یافتہ و صاحب کماے کہ موسوم بناگل باشد
مدفون گردیدہ است ذہنم ہمراہ نسوان نقش بنیان دہلی بکمال تقطیع و تزیین
مزین و محلے گردیدہ جوق جوق بتقریب زیارت کہ در حقیقت مدعای دیگر است
سرگرم تفرج می شوند و با اشخاص کہ مربوط اند بتبع گردیدہ داد دل خوش بیند
بیشتر اہل تجرید و غریب پیشگان با سید قبول و انتخاب آں جماعہ برنگ
گلہائے چین خود را رعنا زیبا ساختہ بجلوہ گاہ عرض می آرند۔ مصرع
تا دوست کرا خواہد و میلش بکہ باشد

و از خواص آں مکان نقل می کنند کہ اگر غریب وارد آں نزہت کہہ
گردد فوراً بجنّت می رسد از کثرت تماشاے سواداں تماشا گاہ کہ وسعت
آبادیت تنگتر از دیدہ مور میگردد۔ مردم از صبح عازم آں مکان گردیدہ
طرف شام معادست می نمایند و در ضمن بازگشت سیر حدایت و باتین کہ
بر سر شایع واقع است می فرمایند غرض دل خوشی کار ہا دارد و چیسر ہا

اختراع می کنند تعالیٰ شاء نصیب جمیع دوستان و اجاب گرداند۔

ذکر رینی مہابت خال در آن رگیتاں کہ عرض کیفیت او طے
دارد جو انان رنگین و معرکہ گیران سراپا تزئین بتقریب گرفتن کشتی و اظہار قوت
و پہلوانی فوج فوج فراہم آمدہ ہر کہ ام بہر یکے کہ مناسب قوت و صعب
داشتہ باشد میگیرند و حرکات عجیب و غریب کہ موجب تفنن نظر اگیاں
باشد بہ وقوع آورده ارباب تماشا را مخطوط می گردانند در ہر گوشہ و کنار
صحبتے و در ہر سمت اجتماعی و اختلاطی صورت می گردد و شغفی بد لہا سرت
می کند بعد فراغ این حرکات شیرینی ہا تقسیم کردہ ہر یکے بستمے روانہ می شود
و باز بروز موعود کہ یکشنبہ باشد حاضر آمدہ معرکہ آرا می گردد و سیر اس رکاب
ہم خالی از سلفے نیست اکثر مردم حسین وارد می شوند و نظار گیاں بتماشایش
گلچیں انبساط می گردند۔

ذکر سخن سازان محافل صاحب کما لے و معنی طرازان جامع شیریں
مقالے میرزا جان جانماں نزاکت مزاج بہار امتزاجش کہ پروردہ
آب و ہوائے گلشن مغنویت از وسعہ کاری توصیف مستغنی است صبا بہار
اینکہ گاہے در کار گاہ مداحش تار و پود اوراق گل بکار آید سرگرم چمن
آرامیست و نامیہ دریں اندیشہ کہ قلم ز گس روزی بتقریب نگارش مناقبش
علم افتخار برافرازد۔ مستعد گلشن پیرائے تار مسطر کلامش اگر از رگ گل

ترتیب دہند برجاست و مسودات افکارش بر پردہ چشم ببل تحریر نمایند
فکر طبع رسا صفائی روز مرہ بخابت گفتگویش بشابہ نگہت گل مشام آرائے
سامعانت و عذوبت کلامش چون نسیم بہار شور انگیز خون طینت است
ادائے سخن شوخی دارد کہ نا فہم مخاطب پے بمعینش برد برنگ تجد دہشت
سراز عالم دیگر برمی آرد و انداز کلمہ عکسے میرزید کہ تا مستمع ہوش بعبہش گارد
بے اختیار شور از ہوا دش سر می زند کلام نمکینش نقل گزک محفل متانت
ونشہ فکرش صہبائے معنی پرستار چاشنی دروش طبعی است و سوز عشقش
فطری بعد از تحصیل علوم تجرک یک جانبہ شوق محبت الہی بانقطاع علایق
پر دانستہ قدم بجادہ فقر گذاشتہ و درویشے را با میزانی جمع ساختہ عالمے
شیفتہ صحبت گرامیست تا کرا دست دہد و جہانے مشتاق ہم صحبتے تا طالع
کدام کس مساعدت نماید خواندن شعرش مزہ دارد کہ اگر جاں ہارا در جنب
صلہ او بتواضع بگذرانند مغنت ہمت است و لطف سخنش ناخنہ بد لہامیز
کہ نقد روا نہا در کف تنگش آں صرفہ فطرت اگر چہ تقدس ذات ایں
نشہ سنج معنی ازاں رفیع تراست کہ در سلک موزونان مذکور گردد۔ لیکن
چون زبانش بفکر شعر گل فشانی دارد ہذا قلم گستاخی رقم سری دریں
وادی کشید امرائے عالی شان بہ تمنائے لازمست تدبیر با بکار می برند
و صحبتش میسر نمی آید روز بخشبندہ در مسجد جہاں نما اکثرے از متر صدان

سعادت حضور دریں جا کامیاب مقصد می شوند در دہلی کہنہ اقامت گاہ
 شرفیست لکن چن طبعیت رنگین بہ نترات مائل است و تبدیل مکان ہمیشہ
 منظور نظر۔ بطریق ندرت صحبت والا کہے را دست میدہد از انجا کہ بارادت
 کیشال صمیم گوشہ خاطر بہست بمقتضائے نوازش چوں معنی بیگانہ بیک ناگاہ
 ورود فرمودہ کلبہ محقر منتظران را نورانی می فرماید۔ اگرچہ اشفاق عظیم ایشان
 نسبت بہ روض و شریف یکساں است و بمقتضائے عنایت توجہ
 مخصوصی بجال ارادت اتمال است فقیر اکثرے استفادہ فیوضات نمودہ۔
 غریب خانہ ہم بہ نزول مقدم منیا توام بیت الشرف تجلیات گردیدہ۔

معنی یاب خال از چید ہائے بادشاہی است رنگینی طبعش بہ شاہ است
 کہ اگر بہار در یوزہ گری نماید می تواند گلشن امکان را زیادہ ازین رنگیں گرداند و شوخے
 سخنش بہرتبہ کہ اگر نگفت گل نکتہ آموز سبک روحی شود بیشتر از بیشتر شام آرا تواند گشت
 دستہ غزال معنی بد بیضا دارد و درائے لطف سخن اندیشہ ساغر ل بہ سامان تمام میگوید
 وادائے طرفہ بکار می برد کہ سامع بوجد می آید سویم ماہ صفر کہ عرس میرزا بیدل مرحوم
 است جمیع شعراے دہلی بر مزار ایشان مجتمع می شوند و دیوان میرزا را
 در میان گذاشتہ افتتاح شعر خوانی از انجائی کنند و بعد ازین بتدریج مسودات
 اشعار خود را بہرہ آدرہ از حضار مجلس متوقعہ تخمین می شوند اول کسی کہ
 شروع بغزل خوانی میکند ہمیں عزیز است و در حقیقت تقدیمش مستحسن ارباب

معنی است شعرش از ابتدا تا انتها ناخن زن دلبا است و از اندیشه نکته گیر
 برابر مطلعے بآمین یادگاری درین تذکرہ ثبت می شود و آں اینست . بدیت
 بگلشن چشم شہلایت چو می آشام می گردد

و کان حسن خواباں تخته چوں با دام می گردد

حرمیں مہمان دیار ہندوستان بہشت نشانت و بعلو طبیعت و
 تقدس فطرت ممتاز سخنوران زمان است اصلش از ولایت ایران است
 بمقتضائے وارثگیہا و آوارگیہا در عالم سیاحت بلباس ارباب فقر سری
 بہ دہلی کشیدہ مقدمش ہمہ جا محترم است و قدم موزونی لزومش در ہمہ محافل
 منقنم برجادہ استقامت و انزواستقام است و بحال استفادہ در مہمان سرا
 توکل مقیم ارباب استعداد بسر انجام یحتاج تحصیل سعادت میکنند و اغنیائے
 معینہ بمقدم حسن خدمت ذخیرہ نیت بذمہ خود میگیرند معاشش در نہایت
 پاکیزگی و رنگینی است و کاشانہ اش کہ بیت الشرف و اخلاص نشان است
 در کمال موزونی و کیفیت آفرین در احیان سہ پہر صحن آں مکان بہ صفائی
 و رفت روب و آب پاشی چوں پیشگاہ آئینہ جلوہ پیرائے نظر با میگردد و چونکی با
 مفروش می شود . نکتہ سبحان و موزونان مقررے کہ جز ولایت تجری ایں صحبت
 اند در خدمت شریفیش حاضر شدہ عندلب آسا بزمرزہ غزلخوانی تر زبان میشوند
 و از بہار صحبتش گلہائے استفادہ دامن می برند طبیعت رنگینش در نہایت

شوخی و رسائیست و حرکات لطیفش در کمال رعنائے و خوش ادائے شعرش
 سرشقی ارباب کمال است و سخنش مہنگامہ فوز بزم وجد و حال شہ از تاج
 افکار چین بہارش بضیافت سامعہ متظران گل افشاں جریدہ شوق میگرد
 و آن اینست۔ رباعی

شعلہ شمع مسلسل زد دل آید بیروں آہ دل سوختگان متصل آید بیروں
 ایں گہر فیت کہ نشمرہ بخاک افتام اشک گل رنگ بصد خون دل آید بیروں
 سراج الدین خاں آرزو بتحریر کلام انتہامش اوراق گل
 منت پذیر و از نولے شعر بلبل بہار چاشنی گیر رنگینی گفتگویش سامعہ را
 نرگسدان میکند و بہار روزمرہ اش فضائے بزم را چہنتان۔ مسودہ
 شعرش پہلو بکاغذ زرمی بر بند و ناز کیہائے خیالش غول از رگ اندیشہ می چکا
 سفینہ اش ہیکل بازوے عشاقست و جریدہ اش حامل ارباب وفاق فروغ
 انجمن موزونانست و چشم چراغ محفل نکتہ سنجان جمیع سخنوران دہلی شیفتہ
 صحبت اند و تمام عمدہ ہائے دار الخلافت آرزو مند مواصلت چو در ضمن
 کمالش شیدہ مساومت مضمراست بارباب دول خیلے صحبتش گیر است
 و در جمیع مجامع بزرگ ہلال انگشت نما در بزمے کہ ورود مقدش می شو
 نوائے تہنیت بلند می گردد و بھفلے کہ رنگ افروز گشت صدائے مرجا
 بہو امی بیچہ حصول صحبتش بہ مشتاقان اتفاقی است روز عرس میرزا بیدل محم

بہ نسبت شاگردیش بزم آرا میگردد و عالمے را از صافیخانہ افکار ذلہ صین
منت می گرداند مطلعے بہ تزمین ایں گلہ سستہ یاد آوری جلوہ تحریری یاد

بیت

ز بس بردند با خود در لحد ہم رنج مخمورے

سزد لوحے مزار میکشاں از شیم انگورے

میر محمد افضل ثنابت نشہ کلاش دماغ آراے ارباب وجد و
حال و نتیجہ فکرش سر مشق اہل کمال افکار چین طرازش بزنگ نیم بہار
شور افزائے دیوانگانست و گلهائے خیالش ہنگامہ پیرے جنوں طیتا
بر غایت انواع و اقسام دقایق سخن آشنا و بہ تمہید تنانت خیال از اہل
معاصر خود مستثنیٰ جمیع نکتہ سنجان با عتراف استادیش تر زبان اند و بہ بہار
کمالات معنویت آمالش گل افشاں بمقتضائے غنائے ذوقی و سنجابت فطرت
رجوعے باہل دنیا نیست و بر سائے نشہ فقر باز کستی با غنیا بکلیبے نیازی
مسند نشین توکل است و بذروہ بے احتیاجے سامان طراز عرض تجمل شکوہ
ہمنش پائے استقامت بامن درویشے پیچیدہ و خاطر استغنا مظاہر ش
خود را از رسوم ابتذال کشیدہ غیر از فکر شعر و تالیف کتب صوفیہ التفاتے
بامور دیگر نیست نسخہ مفیدے در علم تصوف از ہمہ کتابہا انتخاب نمودہ
چوں عمر شریفش با تمام آں وفا نکرده اوقات برخے از تلامذہ اش در تہمیم

آل مصروفیت ارباب کمال همواره در خدمتش حاضر گشته تمتع وافی بر می شد
و این معنی را وسیله سعادت می انگاشتند دیوان مرادف ترتیب داده و منت
بر اهل روزگار گذاشته مطلع دیوانش چهره افروز بیان است و نسیم کلام
شگفتگی پیامش نزهت طرازی ریاض -

رباعی

کشد چو صبح وصال تو شمع جان مرا به بر بمشهد پروانه استخوان مرا
نگین ز صفحه چو برخاست نام چهره کشود جدا شدن ز تو بیدار کند نشان مرا
ابراهیم علی خاں راقم از لبش گوش خرد گلچین است پهنش
نام خدا رنگین است نسبت نسب دو دامنش سجای شفیع خاں عالمگیر
میرسد و سخنش چو عالمگیر است - خراج از اهل سخن میگیرد و فکرش چمن طراز
یک عالم بهار است و سخنش بمقتضای رنگهای گوهر نثار بدیده گوئیهایش
بر تامل شعر اتفوق میکند و بدله سنجی هاش گوئی سابقه از اقران میر باید
با وصف کم بضاعتی اما اسباب معاش خانه اش از هجوم مستعدان رنگ گلشن
است و شکوه روزگار که دلباهو خورده است اصلا بزبان نیست همواره
تر زبان شکر منعم حقیقی بوده باد و ستاں سرخوش به گامه اختلاط است و شیرازه
بند مجموعه ارتباط نمونه از بهار طبعش بهشتا قان چشمگی می زند و بتقریب یاد آوریم
بزم سبکی را بخیمال آل رنگین خیال می آراید -

یدر بیضا دارد از ہر لفظ مرثیہ اش درد مبارد و ہر کلمہ اش خون از دیدہ ہامی چکاند
مضامینے در ریختہ می آرد کہ فارسان مضمار فارسی زمین گیر می شوند شعرش چو ل
ماشی از درد و اندوہ است بجز دشیندن طبائع را مقارن غم و الم میگردد اند و
بے اینکہ بہ آنگے دست نمایند برقت می آرد و سخنش تا شیر عجبی است و در کلاش
تصرف طرفہ -

ذکر از باب طرب نعمت خان بن نواز - در ہندوستان
وجودش از نعمتہائے عظمی است در اختراع نعمات و ایجاد شعبات بطولے
دارد و بانایکان پیشین پہلومی زند و موجد خیالہائے رنگین است در چناب
زبان تصانیف دارد بالفعل ہر جمیع مغنیان دہلی است و بمقتضائے تنائے
ذاتی غیر از بادشاہ پہچکس سرفرونی آرد و در عہد محمد معز الدین طرفہ ساز و برگ
داشت در عہدہائے بزرگان حاضری شود و خود ہم یازد ہم می کند روسا
و اعیان شہر ہر ماہے روز یازد ہم بخانہ اش ہجوم میکنند بشاہ کثرت می شود
کہ جا بہم نمی رسد - لہذا از صبح مردم سبقت می کنند و این صحبت تا سنبیدہ
صبح می کشد و ختم را گہا بریہاش می شود در نواختن بین ہمارتے دارد کہ شاید
در عرصہ وجود بہترین خلق نشدہ باشد - بلیت

مطرب این بزم از بس راہ دہا میزند

دست بر طنبور و ناخن بر دل ما میزند

زہے مین نازنمی کہ تا بردوشش نشست ہوش از دماغ چو صدا از تار بر جست
 کہ وہائے بینش در نظر باریک میس چون شیشہ ہائے بادہ مستی خیز۔ و تار لیش
 بشاہ رگ کرد جاں ستاں شور انگیز مضراب ناخوش تا بساز آشنا شود نالہ ہا
 چو صدائے تار از دلہا جستہ اند و شعلہ صدا تا از حجرہ بلند شود قابلہا بسان
 کہ وہتی گردیدہ شور تحسینہا بہو امی پیچید و نغمہ دیگر طسج می گردد و آہنگ آفرین
 بفلاک می رسد و غلغلہ در بزم ناہید می افکند آشنایان عالم آب را در صبح
 امکان کہوئے بہ ازیں نظر نہ رسیدہ و مشتاقان نغمہ را آہنگی بہ از آہنگ
 نعمت خاں بگوشش نخوردہ۔ **فرد**

عالم آہست می گویم باواز بلند
 آشنائی بادہ را باید کہ و برداشتن

بر اویش در تہید آلات طرفہ دستے دارد تا چہار چہار ساعت بچندیں
 رنگ بہ نعمات مختلف و آہنگہائے بیشی مترنم می شود و بقوت استعداد
 اعادہ باصل آہنگ می نماید ہوش در تضرع آواز کلہ مغنیای می پرد و
 ایں قسم صنعت و قدرت مقدور ہیکس نیست خواندنش بحقیقت است
 برادر زادہ اش در نواختن سہ تار عجب ہمارتے دارد و طرزے تازہ ایجاد
 کردہ تلاشہائے کہ از ساز ہائے عمدہ بظہور می آید از سہ تار بتقدیم می رساند
 از اعجبہ روزگار است مکرر اتفاق ملاقاتہا شد و صحبت ہائے مستوفی

دست بهم داد مشار الیہ بسیار رعایت خاطر منظور می داشت و بعد از
انتشار کثرت ہم تا صبح بیک و تیرو سرگرم ترغمی بود و فرمایش های اقبال
می کرد و بانشر اح خاطر مترغمی گردید۔

تاج خاں از قولان است برنگی نغاش از عالم بخودی پیغام
میداد و بان نے کوچہ داری راہ از خود می کشاد رنگینی نغمہ اش از آہنگ
بلبل رنگیں تر و نوایش از ورق گل نازک تر سامعہ در وجد بے اختیار بود
و فضا لیہائے شوق مستعدی تکرار آہنگش چون خامہ ہزار ہزار نیزنگ
در غزل و الفاظ صوفی با وجود تفصیل چندین شعبات ہاں فقرہ مجمل طبعیت قسمے
احتفاظ حاصل میکرد کہ غیر از نغمہ اش بہ ہیچ چیز ملتفت نمی گردید و با کولات
و مشروبات نمی پرداخت عمدتاً چندین مرتبہ با امتحان رسید چون مذاقش بچاشنی
فقر و درد آشنا بود اکثرے دین ترغم گریہ میکرد غرض کہ دمش گیرا بود و
اثرش در دلہا رسا ہفتہ ہر ماہ بخانہ اش مجمع بود و اکثرے از فقر و مشایخ
کہ قدردان سمع بودند تشریف می آوردند و جمیع قولان معتبر حائز می شدند
و بنوبت نغمہ آزمائی می کردند با اعتماد فقیر بر جمیع حاضرین ترجیح داشت
پسراش جانی و غلام رسول از شراب این بادہ روحانی خط وافر دارند
و خلف الصدق پذیر اند و با ہمدیگر اتحاد بمرتبہ تمام دارند کہ اصلاً فرقے
محسوس خیال نمی شوند چون با اینہا ریلے بود اکثر از صحبت با احتفاظ بردا

باقرطنبورچی تارطنبورش رگ جانست که تا به تحریک آمد دلہارا بعثت
 میکرد و نغمہ اش سوہان کہ دلہائے گراں جانان، بمجد استماع خراشیدہ میشود
 خزینے صدائے سازش اکثرے سامعنا برقت می آرد و خودش را بوجد
 کاسہ طنبورش از ساغر باوہ در چشمستان خوشنما و گردن سازش در نظر با
 رنگین تراز گردن مینا تلاشہائے جربتہ اش را صدائے آفریں مہیا و ادا ہائے
 پرداختہ بے ساختہ را پیام تحسین در ہوا میرسد خرطنبورش را اگر بر خر عیسیٰ
 ترجیح دہند می رسد و نغمہ اش اگر شعبۂ لحن داؤدی تصور می نمایند می زیب
 در سر کار بادشاہے منتظم است و در امثال و اقراں خود محترم۔

حسن خاں بابی قاتلش دیں فن بیان چنگ خمیدہ و دخیلگی مشق صبح
 پیرہیا از جیب عمرش دمیدہ از غایت ضعف سرش چوں تار باب
 رعشہ ناک و ہموارہ در غم معیشت معین سینہ اش چاک بیچارہ در چنگ فلاکت
 گرفتار است مگر رب الارباب بایداد او رسد در مستعدان این فن رباب نازی
 او مسلم الثبوت و کمال ہمارت وارد از شاہیر دہلی است۔

غلام محمد سازنگی نواز ترزبانی سازش سامعہ نواز است و حزینی
 آہنگ دلخراش خارا گداز۔ کما نچہ اش در ہر کشش تیر ہائے متواتر بجا نہا
 میرساند و مضربش متصل ناخن بدلہامی زبند مشقش در نہایت نخیلگی و فصاحت
 و نوائے سازش مستمعانرا احتفاظ وافی از باب این فن مستثنیٰ می دانند

بتوقیرش می پردازند بیشتر با مشایخ مربوط است و بنحیال خود نشه فقر دارد
صحبتش با همه اشخاص گیر است و تعریفش همه جا پذیرا -

رحیم سین و تان سین از نیا رتوان سین اند رسائی استعداد ایشان
بر صحت نسب گواهی میدهد و در واقع مخدوم زاده جمیع مفتیان اند رسائی حجاز ایشان
غلطه در بزم ناهید می افکند و قدرت لغزش گره بر روی هوا میزند صد بمرتبه
تاج گلو که هر قدر بمبد و شد پردازند زورش کمی آن ندارد و آهنگ آیینی بوفت
که هر چند بترفع صوت پردازند خارج آهنگ صورت نه بندد در عالم کبت اعجوبه
روزگار اند و در عرصه دهر پدمبارز سپه سالار آمد آمد نشیندش تعلیم خرام
بیل بهاران میکند و معاودت آهنگش بمرکز اصول آواز تلام امواج دریا
می دهد یکمرتبه بحسب اتفاق اینها و حسین و هولک نواز که نادر العصر بود
و حسن خاں ربابی و گھانسی رام کپهاوجی که بے نظیر وقت خود اند بهیئت
مجموعی مجتمع بودند و هنگام ابرهم بود طرفه صحبت رو داد در جنب لغات
ایشان اصلا شور و غم مسموع نمی شد و در عمارت که طرح صحبت بود چپیس
تخیل میرسد که صدای اینها سقف را شکافته بر می جهد و تها مزه ای
صحبت متکلم خاطر بود مصرع و یاد ایا می که عیش را یگانے داشتیم
تقاسم علی از تلامذه نعمت خان اند و اکتساب این نعمت از ایشان
کرده ذل وانی برداشته اند آمار حسن رشادت از جبین اینها لایح و نکمت

قبول از شما ہم صورت فایح کبست بزگینی تمام می خوانند و سامعان را ممنون می سازند در پیشگاه ظل سبحانی در امثال خود امتیاز دارند و امراء بیشتر توقیر می کنند چون عنوان جوانی است و نغمه و صوت در کمال مناسبت مستحبول جمهوراند و برد لها اثر نغمه اینها مترتب می شود کمر تبه اتفاق شنیدن شد اشتیاقها مایل است لیکن بے استعدادیها حایل -

معین الدین قوال استاد زمانه است و در فنون توالی یگانه نوع نغماتش چون گلهائے گلشن کشمیر خاب از دایره شمار و تمولجیل آهنگ چون دور و تسلسل روزگار متعذر الانحصار آهنگش بزرگ خامه بهزاد نغمه را بر صفحه هوا تصویر می کشد و غزال جرسته صدا را بدام نفس در تسخیر می آرد تردید غنا وابسته گلوئے اوست و تجوید نوا شیفته آرزوئے اوقصه مختصر صافی به ازین سامعه را در عالم امکان نیست خدا گوش شنوا نصیب کرد ناد -

برهانی قوال مطلق غنائهاے تصرفش در عالم موسیقی شنیدنی است و آهنگ نغماتش بر اے ضیافت سامعه دوستان تمنا کردنی مشقش از پختگی انطون خیال رسیده و در همین فن صبح پیری از مطلع عمرش میدید با شاه کمال که سر و قرار با وجد و حال اندر طرفه ربط است روز شنبه مجلس انعقاد می یابد و دست آویز عجبه حبت تواجده بدست تصوفه می آید کیم تبه بیں صحبت دست بهم داده بود و در همین محفل چنان بهل طعنا

دارد شدہ بود کہ در جنب صولت صدایش آواز کرناے افعال می کشد و بشد
آہنگ خاج آہنگش و بر اعضائے حاضران قیام می نمود و ارباب حال
متواجد بودند و موقوف نمی کردند۔

برہانی امیر خانی آہنگش باعتبار است و صدایش متوسط بمذاق
امیر خاں ترغمی دارد و در ادائے نعمات خیلے تمکین بکار می برد و سامعین
منتظری دارد۔

رحیم خاں جہانی از منتبان سرکار امیر خاں است خیال را
بمزمہ می خواند و تلاشہا بکار می برد شنید نیست۔

شجاعت خاں نسبتش بہ کلاونت ہائے عمدہ اعلیٰ حضرت
می رسد در کبت دعویٰ دارد لیکن اثرے در دلہا نیست و ضعیف متصدیاً
است و دستار را بہ ترتیب و تقطیع می بندد و التزام سرپیچ دارد حشمت ہمیشہ
بسرہ آشنا است لیکن با بے بصران اورا منظور نمیداریم۔

ابراہیم خاں کلاونت یکمرتہ در مجمع اتفاق شنیدن شد سامعہ
آفندہ مخطوطا نگردید کہ اعادہ صحبت بخاطر بگذرد مثل میر بود لیکن برخے ہندستان
زالا معروف بودند۔

سواد خاں مشہور کولہ و سوادہ در وقتے از مشاہیر دہلی بودند الحال
چوں دہلی کہنہ اعتبارے نداشتند قدما را بصحبت اینہا شغف بود۔ لیکن

جوانان ایں عصر اعتنا بہ کمال آہنائی کردند و احترامش در انال و سترن بہاں وتیرہ بود۔

بولے خال کلاؤنت از ملازمان بادشاہست و در جرگہ ناظران شاہی اعتبار دارد و خواندہ نش قدایند است۔

گھانسی رام پچاوجی در فن خود مہارت ملا کلام دارد اگر سازش را بجائے چرم از گلبرگ ترتیب دہند بجاست کہ حرکات دستش چون برگل بروئے ہوا خرام دارد گردش انال با در کمال نازکی چون طیش نبض مستقیم در نہایت آرمیدگی است و جنبش اصابع از فرط ملایمی بزرگ اندیشہ ذوالعقول در مین مہواری و سنجیدگی۔

حسین خال ڈھولک نواز نادرہ روزگار و اعجوبہ اعصار است رتبہ نواختن ڈھولک را بدرجہ اقصی رسانیدہ کہ زیادہ بریں متصور نیست اہل ہند متفق اند کہ بہ ازین ڈھولک نواز از سر مین دہلی نشو و نما نکرده در مجمعے بآئین تفاخر نقل می کرد کہ اگر تا شش ماہ در یک مجمع صحبتہا امتداد کند میتواند ڈھولک را در ہر راگ بطریق شبہ نواخت کہ شائبہ ابتذال در آن نباشد و حاضران تصدیق ایں معنی میسر دند و در واقع ید بیضا داشت اگر قرص آفتاب و ہتاب را بجائے خبر اش استعمال نمایند سزد و اگر انال اورا کہ در سرعت سیر کرد از شوخی نگاہ می برد بچو اہر گرانیہ تر صیغ

نمائند می سزد بے اندیشہ به تشخیص می پرداخت تبدیل گشت می کرد و بنام جمع
 بفہم می کرد رنگ دیگر بروئے کاری آورد. زبانها صرت تحمین بود و بیاہنا
 وقت آفریں.

تہنا کہ از جملہ تلامذہ اوست بلیاقت خلیفت. اتیاز دارو و از طر زمند
 ترکناز است ہر چندے کہ باو نمی رسد چوں بہتر از د در دہلی نیست نعم البدل
 می انگارند.

شہباز دھمدھے نواز پدرش در سرکار اعظم شاہ نوکر بود و ہمیں
 ساز را می نواخت بالفعل در تمام دہلی نظیرش نیست صنایع بکار می برد کہ
 از پچھاوج و ڈھولک نواز امکان ندارد و بیعت خوانندہ ہر راگے کہ قش
 باشد در ساز خود می نواز د چنانچہ آہنگش مفہوم ستمعان می شود اگرچہ پیشتر در
 طبیعت متبول این امر انکار محض داشت لیکن بعد از حصول صحت روایت
 تصدیق انجامید.

نقد نام شاہ درویش سبوچہ نواز اعلیٰ بادر زاد است در نواختن
 سبوچہ قسمے تصافات بکار می برد کہ از ناصیہ پچھاوجی و ڈھولک نواز عرق
 خجالت می چکد و شیشہ حوصلہ از چاکدستی ہائش تن شکستن می دہد معائنہ
 بتوقیر تمام سواری بہ تکیہ اش فرستادہ می طلبند و سجتہا می دارند و سازی
 اختراع کردہ کہ جامع چندیں ساز است ہمصدے ڈھولک دارد و ہم پچھاوج

و در ضمنش صدای طنبور برمی آید هر چندے که بصر ندارد لیکن بصیرت دارد۔
 نابیناے دیگر بنظر آمد کہ شکم را موافق قانون و اصول با سلوب و محلولک و پکھاج
 می نواخت و تلاشهای نازک بنظور میرساند اکثرے از طوائف بدستکاری
 ساز شکمش رقص می کردند و فتورے در ارکان اصول راه نمی یافت شکمش از
 کثرت ضرب چوں بختش سیاه شده بود۔

ن
 تفتی از عمد بھکت بازان است و سرخیل حسیع شعبده طرازان ہندو
 از منظور ان جناب سلطانی است و ارباب سرے خلوتخانه خاقانی امرے
 عظیم الشان بجمال توقیر دعوت می کنند و خواہن صحبتش می باشند سامان بھکت
 از آتش و اسلحہ مناسب رسم ہر دیار و ہر فرقہ در خانہ اش موجود و ہتیا و
 اسباب ہزار رنگ تماشا بفرار صنعت او در کیسہ استعدادش آمادہ و
 پیدا امارت متعدد چوں گہائے رنگارنگ در گلشن کارگاہش حاضر و سبز
 غنیر طبعی برنگ ریاحین نورس در چین زار اکھاڑہ اش مستعد یکطرفہ سرقہ
 نو خطان بصید دل نظار گیان دام گرفتاری در زیر سبزہ پنہا می کنند و بیک
 سمت جرکہ خوش نگاہان بہ تیر غمزہ دلدوز تماشا میاں را بچیر می سرمایند
 صبیحانش کیسہ خمیر مایہ سفید، سج ظرت و طبعانش یکقلم نمک مایہ نعمت خانہ
 قدرت خانہ اش جلوه گاہ پری خانہ است و کاشانہ اش رشک آئینہ خانہ
 پیچ و تاب میان نازک کمران برگ گل را بتاب می آرد و سلسلہ زلف

مشکبویاں نبض سنبل را در اضطراب - سہی قدان از خرام نازنین در انداز
 تسخیر دہا و سیہ چشمان با تمامی سخن گوچوں پیام جاہنا ہر جا امردی از طلیہ
 مردمی عاقل می شود چشم آرزو روشن است دہر کجا طفلے ملایم واقع شود
 خانہ بنتالش رشک گلشن قبلہ حیران ہر صنف است کہ نسبت کمال را
 بدو منتہی میگردانند و رب النوع مخنثان ہر نوع است کہ با خدانت
 بیعت او کلاہ تفاخر می افزا ز ند سخن مختصر رئیس الخنثین است و نیز انوار
 عطائے عہد المثل شہاہ و انیال المعروف بہ سرخی - طوطی نا ملقہ اش
 با وجود نواسخی بان بلبل ہزار داستان بچیدیں زبان آشنا است و در نقاشی
 و لطیفہ گوئی با سلوب ندما در عالم مصاحبت بے ہمتا از کثرت مشق و فرط
 اختلاط در باب موسیقی در کبت و خیال و غیرہ اقسام ایں فن جہارت خاصے
 دارد و چنانچہ ماہران ایں پیشہ توقیرش می کنند و چوں دریں حالت خود را
 بفقیہی منسوب می کند و آبا و اجداد خود را متاخر میگیرد رعایت حرمتش
 واجب می دانند کہ خواندش خیلے بہ سختگی و رنگینی است و در حقیقت باب
 مجلس اکابر است و در نشید ہائے قدما نشید صوفی قریب بانہار ہر عالم
 یک نمونہ دارد و بایں تقریب ساز و برگ معیشت فراہم می آرد و در
 جمیع محافل دخیل است و در ہمہ مجامع دلیل با امر ازادہ ہائے شہر
 مربوط است و چوں مرد متحل و خوش گوشت عقد صحبتش در ہمہ جا منوط

ہر جا کہ وارد شد طرفے از جلب منفعت متصور گردید از مغتئات است و شہید
 طعامہائے الوان در جنب اشتہائے صافش جوع البقر انفعال می کشد و بطل
 خوردنش بلایع او کیا مانع می گردد و در اکل طعام طرفہ کمشی دارد و در خواہش حقہ
 عجب اضطرابی خوابیدنش ہم از خالی دہشتہ نیست و صبح بر خاستن و تنہج در منو
 کردن ہم بے وحشتہ نہ بایں ہمہ نظر رنگینی و صحبت و آرائش مراعات با عمل
 می آید و طبعیت مجوز مفارقت نمی گردد قابل مجلس و لایق محفل۔

ذکر خواصی و انوٹھا از نقالان معتبر دہلی اند و مد سرکار بادشاہے
 ملوک و منتظم در انشا بمضامین رنگین نشاط آورستند اند و در گذارش نقول تازہ
 ایجاد بے ہمتا خواندن خیال و قص و ہم علمے دارد در محفلے کہ اجتماع طوائف
 باشد نشہ رنگینی اینہا دو بالاست و دماغ تقریرش اوج کراستہ و مفرہ ہم از
 نہالان ہیں چمن اند و نو بادگان ہمیں گلشن در رقصہا طراز و در ادالم سراپا
 اعجاز در شوخی و تنگی آب اختلاط و برے منادمت قابل ارتباط کا کلہائے
 رسائش چوں عمر در از خوشنما تر و دنبالہ ہائے چشم سیاہش از حدنگاہ ہم رسا
 نزقہ ہائش موزوں و گفتگو ہائش ہمہ خوش مضمون۔ فرد

بہر طرف کہ نگہ می کنم تماشا نیست

خدا کند کہ فلک فرصتے دہد مارا

ذکر یاری نقال قلم را از پرطوطی ایجاد باید تا تعریف سبزہ خطش کہ

یکتعم خط نسخ بر صفحہ ریاحین می کشد شروع نماید و زنگار را بجا مرکب استعمال
باید نمود تا سطری از کیفیت ہائے حسن سبزش بہ تحریر تواند رسید بلیت

حسن سبز آفت جاں بود نمی دانستم

دام در سبزہ نہاں بود نمی دانستم

شکوہ حسن نہ بمرتبہ کہ نگاہ بے محابا بمقابلش تواند گردید و صفائی رنگ نہ بدو
کہ نظر در حوالی آں جا تواند گرفت انداز خرامش برنگ شاخ گل از نسیم
بہار در خم و چیم و عشوہ نگاہش بسان جلوہ پر یزادان خیال در رم ہر یکیکہ
دو چارش شد چوں پری زودہ مدہوش است و ہر کہ در کنارش راہ یافت
تأقیۃ العر حسرت آغوش سبز بہار در جنب سبز حنش چوں موے خمیر است
و گلہ متہ چمن در مقابل طلعتش زمیں گیر قطعہ

خوبی حسن خوبی آواز بہر دہر یکیکہ بہ تنہا دل

چوں شود جمع ہر دو در یکجا کار صاحب دلاں شود مشکل

ہمگی طائفہ اش موز و نست و نقالانش سراپا خوش مضمون دوسہ نو نہال
دیگر سمد رین چمن مستعد قد کشیدن اند فلک حاسد فرصت نظارہ کر است
فرماید۔

ذکر معشوقہ ابوالحسن خاں پسر شریف خاں

خمیر یاہ فطرتش ناشے از تمکین است و مزاج سراپا بہاج چون صحن گلشن

ز گیس اداے بہر حرف منته بخاطر می گذاشت و بہارت بسمش بطرح یک گلشن
 بہمت می گماشت تکلم سنجیدہ اش از عالم متانت و وقار و روزمرہ صافش
 جہانے مستنبط از حسن گفتار خواندش در نہایت خوبی و دلربائی و رقصش در محال
 خوش آیندگی و رعنائی و رودش در کاشانہ میاں محمد ماہ غفرلہ اتفاقی بود
 ارباب محفل آنہمہ احتیاط برداشتند کہ تا حال ہر گاہ ذکرش بر می آمد در حیرت
 تجدید صحبت او از مزہ سنج تا سفا می شوند۔ بکتے و یک خیالے در سورتہ مسموع
 گردید کہ اگر ہمہ عمر اعادہ اش نمایند طبیعت را سیری ممکن نیست و استغنا متصو
 یہ صحبتش نہ چوں تجلی برقی بود کہ تکرار صورت نہ بہت۔

ذکر جہا قوال زیب مجامع ارباب وجد و حال و شمع محفل صوفیہ
 تواجد اشمال نصوص قرآنی را کہ مشتمل بر وحدت وجود است با آہنگہائے
 خریں می خواند و متصوفہ را بسان مرغ نیم سہل مضطرب می گرداند اقوال
 مشایخ سلف آل قدر مستحضر کہ اگر بترتیب کتاب سلوک پردازد گنجائش
 دارد و اشعار شعرائے صوفیہ آن ہمہ از برکہ اگر بقیتہ تعین آرد سفینہ مہم کہ
 منتخب و مستنبط جمیع دواوین قدیم باشد می تواند ساخت و وجد و حال فقر
 فرع نفہائے اوست و اضطراب دلہا متعلق ساز و نوائے او مدوح جمیع
 مشایخ کبراست و محبوب ہنگی فقر او در خانقاہ شاہ باسط کہ برادر زادہ
 صمصام الدولہ اند و خود را در فقر و محسوب نمی کنند و در ہر ہفتہ روز یکشنبہ

صحبت خاصه منقده می گردد فقراء و اغنیاء را در باب تماشا هجوم می کنند و همه روز
 سماع مستوفی دست بهم میدهند و از کثرت اشخاص حسین خان ایشان مثل پرخیاء
 می شود چوں جثا از ملازمان ایشان است بلکه از تربیت یافتگان همواره ملتر
 آن انجمن فیض نشان است و اکثری بتصانیف ایشان که در فن قوالی طرفه
 مهارت دارند رطب اللسان خصوصیات این محافل وجدانی است نه بیانی
 مصحح قلم اینبار سید و سر بشکست

ذکر رحیم خاں و دولت خاں و گیان خاں و هُندو ادا
 دلیل کمال اینها این است که از اخلاف کولہ و سواد اند که شهرت خوانندگی
 ایشان از فرط وضوح محتاج بیان نیست و در واقعہ این ہر چہاں برادر
 در خواندن خیال نظیر ندارد و بایں نازکی و بایں پرداز می خوانند کہ طبعیت
 سامع بے اختیار متلذذ می شود و باعتبار کمال تعینی دارند خصوص دولت خاں
 کہ نازک مزاجیہائے معشوقانہ اوقیامت می کند پنجم ہر ماہ در خانہ اینہا مجمع
 است جمیع قوالان و ارباب غنا مجتمع گردیدہ داد خوش نوای می دہند و چوں
 آن ہنگامہ محضر ارباب کمال است سند سختگی حاصل می کنند بعد فراغ دیگران
 نوبت باینہا میرسد خیلہ انتظار کش باید گردید تا دولت خاں زباں را بر نیز
 آشنا گردانند چوں صدایش باریک است و کثرت غنائن مردم بتلاش تقریب او
 طرفہ سعیہا بجاری برنند تا سامعہ تند نباشد احتمال شنیدن نیست بیشتر مردم تمجبت

اشخاص محل لفظ تحمین استعمال می کنند و محروم می روند۔ و رحیم خاں کدو رسادگی
پر کارے دارد مشقتش در کمال سختگی و خوش ادا ایست و آهنگش در نهایت خاطر
فریبی و دلربائی امرا باشتیاق و بتلاش اینها را منتظم سرکار خود با می کنند و
دست بدست می برند و حرکات ناملاعیم اینها که از افراط دادن شراب
سرزومی شود متحمل می شوند چون چشم سیاه مست خواباں همه روز مخمور می بنهند
و غیر از گفتگوئے مینا و جام حرفه ندارند۔ کیا آن خاں و ہڈو کہ برادران خورد
اند ایں ما نیز در عالم خود تماشیا دارند و از اہل مجلس ذل آفریں بر می دارند
جمع مشاہیر دہلی دریں ہنگامہ حاضر می شوند و عرض کمال می دہند و مجمع
خاطر خواہی است و صحبت بچسپی۔

الہ بندی امر دیت مخطط مشتملہ تناسب اعضا ترکیبش شبہا بسیار
خوب می نماید پدرش از مشاہیر قوالان بود خودش ہم خیال را بجزہ می خواند
و رنگینی بکار می برد منظور نظر باست و مقصود خاطر با۔

رحمی امر و سید فامیت گلوش در نهایت نازکی پہلو بصدائے تار
می زند و از فرط تناسب متمیز نمی شود تا قوت ممیزہ درست نباشد فرق
از صدائے تار سازش کردن متعذر است و نجیاء اہلے مروجہ دہلی کہ
منصف بشارنگ است زبانش آشنا است و ناطقہ اش بایں اہل
مروجہ زمزمہ پیرا۔

امر و ہنگامہ پیرامیاں ہینگارنگش چینی است و لباس یاسینی
 در پیشگاہ قلعہ دارا خلفہ ہر روز بزم آراست و بعد اٹے تماشا ئیاں ہنگامہ پیر
 بملاحظہ رقص و اشخاص مقبرہ تمہید سیر چوک میکنند و بمشاہدہ حسن و اوقرب
 ابتیاع نفائس و نوادر بروئے کار می آرند و بے تکلف مشتریان خود بلا شا
 تصنع در اطراف مجمع او سوار اسپان باد پاکشتہ صنع آہی را معائنہ می نمایند
 حلقہ اقبال و هجوم جہول در جوانب این سیرگاہ متعذر الانحصار است
 و کثرت خلایق از قایمین و قاعدین در دور این تماشا کہہ خارج از دائرہ
 شمار امور ضروری اقبیاعی را مردم موقوف کردہ مشغول تفرج می شوند و وجہ
 خرید و نقد فرصت را از کف دادہ خائن و خاسر بخانہ میر و ندادا اٹے
 خرامش خانہ بر انداز عالمی است و التفاتہائے مخصوص تاراج کن مردے
 صباحت رنگش از ملاحظہ باج میگیرد و سبزہ خطش از سبز ان چمن خراج
 از سفید پوشیہا بمشاہدہ خوشنماست کہ گویا در عین شام صبحی دمیدہ یا گل چاندنی
 است کہ در فضا ئے چمن بے اختیار بالیدہ تا غروب آفتاب جلوہ گر ہیا
 کردہ مبلغہ مقصد بہ تحصیل می نماید و راہ خانہ می گیرد و ہر چندے کہ اعزہ تکلیف
 می نمایند بخانہ ہیچ کسے اقدام نمی نماید بہر کہ شیفۃ او باشد می باید کہ بخانہ اش
 برود و احتیاط وافی بردارد۔

سلطانہ امر دیت سبزہ رنگ و در سن دوازہ سالگی در قرض طر فا
 با

و شوخی با دارد سحر کا رہاے خواندش عالمے را مفتون و خلقے را محزون کردہ
 دریں عمر قسے تحصیل علم موسیقی کردہ کہ فریدے براں متصور نباشد در غنچگی
 پہلو بگلہائے شگفتہ میزند و با وجودیکہ پر تو چراغے بیش نیست دعوی ہمسری نتا
 دارد سامعہ از کم وسعتے ہائے خود در حسرت و باصرہ از کم ظرفیہائے نگاہ
 در خلعت شبے تا صبا حے از صا جہان ما بزم آرا بود صحبت مستوفی دست داد
 و ہمہ شب بعشرت و انبساط گذشت خار خار حسرت اعادہ صحبتش در دہا
 یاران باقیمت شوق تحرکیے می خواہد در گاہے نام ز نکولہ نوازی ہماش بود
 مراحل امر دیرا قطع کردہ چوں تعینے از مزاجش محسوس نمی گردید تامل بتفتیش
 پرداخت معلوم گردید کہ در نواختن ز نکولہ و رقص نظیر ندارد ہر چندے کہ
 ہیئتہش مقتضی حرکات رقص نبود لیکن طبیعت بریں آمد کہ عیاش بجاک
 امتحان رسد امور کردند و واقع استغنا و تعینش بجا بود بجز وہیہ رقص
 حسرت با دست داد ہمہ تن چشم گردید گاہے در عین رقص صدا از کیلنگ
 برمی آورد گاہے ازدو و گاہے از ہمہ غرض طرفہ قدر تے و عجب مشقے داشت
 شور تخمینہا بر صدائے ز نکولہ اش چربید و صدائے پہیہ پہیہ آفرینہا اصول
 را معطل کرد و ہمیں قسم مورچک نوازی در ہمیں طائفہ معائنہ گردید
 کہ ہمتا داشت و برگ کاہ را در دہان گرفتہ مثل بلبل ہزار داستان
 شروع بنوا سنجی کرد و بہزار زبان گویا گردید بے تکلف از نوائے او

وچھپہ بلبل داستاں سراپچ فرق کردہ نمی شد منطق الطیر مجسم بشاہدہ رسید۔
 سرس روپ بشاہدہ حرکات و لفریش چشم تما روشن و باندیشہ
 خرامش صفحہ خاطر ہار شک گلشن نسیم آہنگش بہار آفریں و شامیم نغمہ اشش
 عطر آگیں رقص در نہایت رنگینی و محبوبے و خواندنش در اقصا مرتبہ
 دلچسپی و مرغوبی منتخب ارباب جاہ و جلالت و مستحسن اصحاب وجد و حال
 شغش حسش نظر را خیرہ میکند و تصور لمعہ جلوہ اش عقل را تیرہ۔ دریافت
 صحبتش بے وسیلہ تعرف متعذراست و نیل ملاقاتش تقدیم تواضعات مستجاب
 متعسر تالے شانہ بسیر خاطر خواہی باریاب ذوق نصیب گرداند و دست شوق
 بدامان تما رساند۔

نور حدیقہ خوش ادائی خمیرمایہ روشنائی نور بانی از ڈومنی ہائے دہلی
 است رفت شنانش بمرتبہ کہ امر ابیدش التجار دارند و برنخے بخانہ اش میروند
 خانہ اش چوں خانہ ارباب دول سامان ہزار رنگ تجمل در باؤ کو کب سواری
 عمدہ ہا پر از چاؤش و چوہدار بیشتر سواریش سوار فیل است در خانہ عمدہ ہا
 کہ وارد می شود یک رقم جوہر رونما تواضع میکنند و مبلغے مقصدیہ بخانہ اش
 می فرستند کہ قبول دعوت می کنند رخصتانہ را از ہمیں قیاس باید کرد کہ مزہ
 صحبتش بہذاقے آشنانہ باعث خانہ خرابی است و نشہ آشنائیش بدماغ
 کہ سریت کرد چوں گرد باد در کشائش بیتابی عالمے بضاعتہا را در سلین کار کرد

و نطقے سرمایہ دارانہ فارت این سنگرداد صحبتش تا کیسہ پر است گیر است
 و الفتش تا نقدی باقیست پذیرا تمکنش با تمکین گوهر ہم ترازو و آب رنگش
 آب و رنگ گلشن ہم پہلو سخن فہم بے نظیر است و نکتہ دان خوش تقریر
 صفائے روزمرہ اش سامع را در بوسے بہار غوطہ می دہد و ادائی محاورہ
 اش زبا نہا از گلبرگ می تراشد مصاحبے بایں رنگینی اگر رضیب شود مفت
 آرزوست و ہمدے بایں شوخی اگر دست دہد ہر چہ باشد ہمہ از و مراعات
 مجلس و ادب بمرتبہ کہ چنداں ادیب می باید تعلیم گیرند و پاس خاطر جمیع حضار
 محفل بشاہ کہ صاحبان تہذیب اخلاق می باید تلقین پذیرند خواندنش خالی از
 مزہ نیست مستحسن از باب موسیقی است جنگلہ را کہ بالفعل راجع الوقت دہلی
 است خوب مشق کردہ بموافقت جمعے از نسواں کہ ہر یکے بیگم و خانم نام دارد
 بزم آرامی شود و برائے رعایت ہر کدام سفار شہامی کند چوں خاطرش ہمجا
 عزیز است ہر چہ می گوید مبلغے قبول می شود و حاصل دید نیست نہ شنیدنی
 فقیر کمر تہ استفادہ صحبت کردہ۔

چمنی از مشاہیر دہلی است و بادشاہ رس و بمقتضائے کسب کمال
 موسیقی کہ پہلو نصاحب کمالان عصر می زند ہمہ جامعرز و محترم صحبتش بدو
 بذل مبلغے لایق از ممتنعات سوائے این کمال خوش صحبت و خوش روزمرہ
 است و سخن در نہایت پختگی می گوید چوں از بہار جوانیش تبا شیر صبح پیری

گل کردہ غیر ازیں کہ کسے صرف بہ نشیدن سرور شوقے داشتہ باشند میل نمی کند
 بادشاہ ہم گاہ گاہے یاد می فرماید و التفات می کنند نعمہ اش طائر ہوش را
 بہ پرواز و دواغ سر میدہد و آہنگش آب رفتہ آرزو ہارا باز بجوئی می آرد۔
 و ترانہ سنجی ز بانش از مقرض گوئے سبقت بردہ اکثرے معاصر ادعرا^ف
 بحال او دارند خالی از اہلیت نیست مراعات آشنائی می کند یک شبے
 در خانہ اش اتفاق صحبت افتاد تا صبح صحبتہا کوک بود۔

ادبیکم در دہلی مشہور و معروف اند کہ پایجامہ نمی پوشند و بدن
 اسفل را برنگ آمیزے ہائے خامہ نقاش با سلوب قطعہ پایجامہ رنگین
 می کنند بے شاہہ تفاوت گل و برگ کہ در تھان کینخاب بند رومی نبی باشد
 بقلم می کشند و در محافل امرا و میر و مذہر گز امتیاز پایجامہ و ایں رنگ کردہ
 نمی شود تا پردہ از کارش نیفتد فہم ہیچکس بکنہ صنعت انہا نمی رسد چوں
 خالی از ندرت و غرائب نیست مرغوب دلہا اند۔

ہمینا سے فیل سوار از مشاہیر رقاصان و رئیس طائفہ دارانست
 چو بداران نوکر اند بامرا بائین ہمیشماں ارتباط است رقعہ ہا در سفارش
 می نویسند و اینہا در قبول می کنند۔ سابق با اعتماد الدولہ ربط خاص بود و اینشا
 بخانہ اومی رفتند یکمرتہ برسم تو صنع آلات و ادوات تجرع کہ عبارت از
 گلابے و پیالہ ہا و غیرہ باشد گذرانیدہ بود چوں ہمہ اش ترصیع داشت

ہنقاد ہزار روپیہ قیمت گشت صدقہ ہذا علی التمول۔

نوشحالی رام حنبی از ملازمان سرکار اعتماد الدولہ است طرفہ شانے دارد
وعجب تعینے در مجلس کہ رقص می کرد و اکثرے از اعیان شہر مجتمع بودند و بیکس
را در نظرش و تفتے نبود و از فرط استغناء ہیچ سمت التفاتے و خطابے نمیکرد و خواندنش
بسیار رنگین و حرکاتش در نہایت تمکین بود و آسا پورا از رام حنبی ماست و از شہرت
کمال در ہمہ محافل محترم است و پیش جمیع نغمہ سنجان مکرّم کبت خوانیش بقاعدہ
کلاونت ہائے قدیم در نہایت مضبوطی وزیر و بش بقانون استادان با قصے
غایت مربوطے نغمہ اش در ہمہ حال سرسبز جاوید و آہنگش در ہمہ جا رو سپید
بسبب رسائی سن اندکی از دلہائے معاشران یکسوست لیکن بچشم قدر دانان
نغمہ باید دید کہ چقدر در نظر آنہا واقعی دارد حرمت طلب است و مستحق حرمت
خوانان عزت است و شایستہ عزت۔

چک مک و مانی در بہار جوانیہا طرفہ شوخے داشت بطبع جمہور بود
و بادشاہ جم جاہ فریفتگی داشتند چک مک خطاب دادہ بودند بحال کہ قدم کہ در
شیب گذاشتہ اعتبارش رو بہ نشیب است در آہنگش سامعہ پرور و شور
نغمہ اش جنوں در سر مبلغا صرف تواضعش می کردند تا شبے میسری آمد و زربا
سبیل را ہنش می نمودند تا راہ مدعا و امی شد حالا ہم حصول صحبتش بے تواضع
مستوفی متعذراست و رابطہ آشنائیش بے سماجتہائے رسامتعصر۔

کالی کنکا از معتبر قاصان است و از فرقہ احترام کشاں سیف اش
 جو خال گلر خاں زیب افزا است و چوں سواد دیدہ سیہ چشمان مرد مک آرا
 نگینش بر مرتبہ کہ سخن بہزار تیج و تاب بزبان آسشنا می گردد و خرامش
 بتدریجی کہ تا قدم بدائرہ مجلس گذارد اضطراب بدہا راہ می یابد خواندش
 سرشق نغمہ سنجاست و قصش دستور العمل چاکبک خراماں خالی از تعین
 نیست و می نبرد سماجہائی طلبند و می کنند۔

زینت و بہجی خوش ادائیٰ ہائش در تیج مواد باہ و خیل نازک اندام
 ہائش بیجان شہوت را کفیل نغمہ اش پیام تلاوت میرساند و آہنگش بصفائے
 منتے بر سامعہ میگذارد نغمات را گش با صافی چہرہ او ہمرنگ و آہنگش
 بصفائے رنگ او ہمسنگ طبایع لطیف را نظر بلا خطہ لطافتش میل طبعی
 و افزہ لطیف را نگاہ بشاہدہ لطافتش خواہش فطری رقصش غیر از خرامے
 بیش نیست و بدل نزدیک محراست و تعینش در قبول ہم آغوشی ہا بر نسبت
 و خوش آیند تر ہر شبے رویف آغوش حریفے است و ہر روز ہمدوش ظریفے و از
 ہجوم اسد عا سرشتہ قبول صحبت کم است کاش از سودا خے سر بدر می آورد از
 کثرت تکالیف قافیہ و قش تنگ است خانہ اش بدوش یار است و دعا
 خانہ بدوش اورا سلم و کاشانہ اش در بغل معاشران است و ادعا بے
 بغل گیری با و مناسب و متحتم۔ فرد

می کشندش چو قدح دست بدست

می برندش چو سبو دوش بدوش

گلاب از خواندنش رائحه گلاب بمشام می خورد و از ملاحظه حرکات
رنگینش کیفیت شراب دست می دهد بختگی های وضعش مطبوع و حاضر
جوابش پیش همه کس منظور و مسموع نکته فهم است و سخندان خوش نغمه
است و مسلم نغمه سبجان فرح

محو کدام آئینه سیما شود که

آئینه خانه ایست دو عالم ز روئے تو

ش
رمضانی خیالش چون صبح عید رمضان رنگ از دلها می برد و نغمه

در سواد خاطر معاشران اثرهای کار در محفل که وارد می شود حکم عید گاه بهم
می رساند و بجمع که در و دوش واقع می گردد رسم تنهیت بعل می آید و اله

قدر دانست و شایق ادا نهم و نکته دان سنش مانع کرم اختلاط است
هوس پیش پانی خورد و کلهوتش باعث خود داری پہلو از تکلف خالی میکند

رحمان بانی از دعا های زاده است سیاهی رنگش بمنزله تصویق

سیاه قلمی منظور صاحب نظران و رسائی رنگش بشابه نشتر فساد باعث تحریک
رگ جان خال روئے استعداد است و سرمه چشم اتحاد سوادش چو شام
کشمیر در نظر ما خوشنما و سیاهی نوش چو سیاهی آب حیات در مرد که با روح افزا

سکناش شوئے آمیز و حرکاتش فتنه انگیز بہر محفل کہ وارومی شود خود را از تکلف
می دزد و از دست برد ہوس محفوظ بدرمی جہد می گویند نامہ اش سر بستہ است
و ہر ش ناشکستہ ۷

خطش نہ کردہ مانی ب نقش بہر اداست
کہ این سیاہ قلم کار خوب استاد است

پنا یابی از تلامذہ مخصوصہ نعمت خان است و بلبل زبان او
غزل خواں اگر قلم زمرہ بہ تحریر و صفحہ مخترع شود می سنود کہ سر سبزی بہا
آہنگ و البستہ صدائے دوست و تریاق مارگزیدہ بے فراق سازند و
او استقامت او جگرانی بے نعمہ اش بہ مرتبہ کہ تافس بلند شود در صحن شد
و مدنعمہ صدایش بان تار شاع آفتاب آسمان می پیوندد و قدرت
موشگا فیہائے انداز نصر فاش بشاہ کہ تا فہم سلیم ادراک نماید گرہ بر تار ہوا
می بندد آہنگ رسایش بان اندیشہ ذوالعقول فلک پیا و نعمہ بلندش
برنگ فکر منجم او جگر اقریر و پذیرش سند معاشرت پیشگان و تہیہ گشتگویش
دستور العمل عشرت طرازان در ضمن ہر سخن لطیفہ رنگینی مضمر و در ادلے ہر حرف
لطیفے خاصے مدغم و مستتر حسن ادایش از حسن دیگران چپاں تراست
و لطیف مقالش از غنچ و دلال این و آن خوش آیندہ تر سامعہ کہ آشنائے
آہنگش گردید از مسموعات دیگر مستغنی است و ذائقہ کہ متلذذ بہ نغمائے

نفاش گشت از چاشنی نوائے دیگران منزوی مقدّش در سبزه جاغرا از کتاب
است و خواندش در همه حال عشرت کتاب -

طوطی شاخسار خسروائی کمال بانی صافی مشتق در موسیقی چون
نامش با قصه غایت کمال است و تربیش در رقص خوش ادائی کمال عظمت
و جلال مدّتی در محل بادشاهی بزم آرا بود و در حلقه نوا سنجی سخن سر دریں ولا
که از سواخه نادرشاهی مزاج بادشاه دین پناه از استماع ساز و نوا خراف
ورزیده و نغمه ارباب نغمه یک قلم ستر و ک و موقوف گردیده باین تقریب
محبتش میسر آمد والا ممتنعات غفلے بود و خواندش موافق ضوابط کلاوت
بچی است بسیار برنگینی و خزینی میخواند و سامعه را بدائرہ تواجد می نشانند
بیشتر خیال نعمت خان که منسوب به بادشاه غازیست استعمال می نماید
و ابواب انبساط بر روی مشتاقان می کشاید بشابه مشتاق که اگر تکلیف صحبت
روز و شب نمایند چل میل بهار غزل خوانست و برنگ قطعه چمن از ترزبانی
خود گلشن خالی از تمکین و ادانیست از شوخیها آشناست و باعتبار آداب
و آیین در امثال و اقوان مستثنی مبر که طلبیه خط مستوفی برداشت و رقم لغتش
بر لوح خاطر نگاشت -

سر مشق رنگین و پنجه روانی او ما بانی رنگینی بهار و پذیرش
برنگ نسیم بهار چمن آرائی انبساط و بهار رنگی نغمات بنیطیه تر گلدسته بسند

ریاضین ز بهشت نشانی به گوی سبیل می‌ش و در عالم بدایت چو فکر اسیر بر زیره شوخی
 و رنگینی و نقایلهایش بسان نقل شراب در نهایت خوش مزگی نمیکنی حرکات و
 سکناش همه موزون و مرغوب خرام و ادایش همه خوش اندام و خوش اسلوب
 در عالم کبت کشتی گیر و در فضائ خیال چو خیال نظیر به نظیر طبعش الفت
 پیر است و مزاجش بوفای آشنا کنور که بهال نوخیز همین چمن است و موزونی قد
 رشک سر گلشن معشوقه صابحی میان محمد ماه است که سند معاشرت پیشگان
 اند و سر آمد جمیع بزم آریاں اکبری بدولت خانه ایشان محبتها منعقد
 می‌گشت احتیاط و انی محصل می‌گردید -

پینا و تنو مقدم این طایفه باعتبار حسن سرشار و کمال و جاهت و
 حسن غنا و تناسب ارج و اعضا منظور جناب بادشاهی بود و مورد عنایات
 نامتنباهای اکنون بطور خود بزم آرائی شتافانست و رنگ افروز بهت کلیف
 آرزو مندان خراش میس که بحركات رقص آشنا گردید شور تخمین در نغمه بلند
 میگردود و صدایش هرگاه که با وج کشید غلغل آفرین فضائی هو اتناک می‌نماید
 رنگینی روزمره دایش سامعه را بگلگشت بهار میبرد و دم به شیرینشکن و حقیقت
 جزو محاوره است انسون بخودی بگوش و لما بخواند خاندن جمال به نزاکت و انداز
 که حوصله سامعه بفریادی آید و به اختیار بهار موکشان بدایره وجد و حال می
 گرسنه چشمان راگ را از مایده صحبتش سیری و نادیدگان حسن را دام اختلاطش

کتابخانه

جامعه اسلامی

۱- در این کتاب به بیان کلیات و مفاهیم اسلامی پرداخته شده است.
۲- در این کتاب به بیان جزئیات و تفصیلات اسلامی پرداخته شده است.
۳- در این کتاب به بیان روش و سبک زندگی اسلامی پرداخته شده است.
۴- در این کتاب به بیان احکام و قوانین اسلامی پرداخته شده است.
۵- در این کتاب به بیان عقاید و باورهای اسلامی پرداخته شده است.
۶- در این کتاب به بیان اخلاق و فضیلت‌های اسلامی پرداخته شده است.
۷- در این کتاب به بیان تاریخ و رویدادهای اسلامی پرداخته شده است.
۸- در این کتاب به بیان علم و فنون اسلامی پرداخته شده است.
۹- در این کتاب به بیان هنر و معماری اسلامی پرداخته شده است.
۱۰- در این کتاب به بیان ادب و شاعری اسلامی پرداخته شده است.

کتابخانه

جامعه اسلامی

کتابخانه

جامعه اسلامی

کتابخانه

جامعه اسلامی

کتابخانه

جامعه اسلامی

کتابخانه

جامعه اسلامی

کتابخانه

جامعه اسلامی

